www.KitaboSunnat.com

NOMANI KUTAB KHANA

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی (القرآن)

ضربِ حدیث

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹیؒ

نعمانی کتب خانہ - حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب طبع نہ کریں)
www.KitaboSunnat.com

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (پ۵ ع)

"جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی"

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

www.KitaboSunnat.com

ضربِ حدیث

اس کتاب میں قرآنی آیات کے استدلال سے فتنۂ انکارِ حدیث کا استیصال کرکے، حضور والیٔ بطحا رامین اسریٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو وحی، حجت۔ ماخذ دین اور قرآن کی تبیین ثابت کیا گیا ہے

تالیف

حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

مصنف کتب کثیرہ

ناشر:- مکتبۂ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

لاہور میں ملنے کا پتہ:- نعمانی کتب خانہ اردو بازار۔ حق سٹریٹ۔ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2-42-8
حسم حرص - حس

نورِ حدیثِ رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں کہ ذرّۂ خاکی ہے آفتاب فروش
یہاں کہ ریزۂ مینا ہے جام صہبائی
یہاں کہ سینۂ خس میں رواں ہے موجِ بہار
یہاں کہ رقصِ شرر میں ہے نورِ سینائی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	فہرست	۳
۲	خطبہ رحمت للعالمین	۱۱
۳	پیش لفظ	۱۳
۴	دین اسلام	۲۳
۵	نزولِ قرآن	۲۴
۶	محمدؐ رسول اللہ کی شہادت	۲۵
۷	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت	۲۵
۸	اتباعِ رسولؐ	۳۱
۹	خدا کا فرمان اور پیغمبروں کا اتباع	۳۶
۱۰	راہِ رسولؐ اختیار کرو	۳۷
۱۱	اتباعِ رسولؐ خدا کی حکم برداری ہے	۴۰
۱۲	انکارِ حدیث کا فتنہ	۴۲
۱۳	حدیث پاک کا معجزہ	۴۲

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۴	امریکہ نشینی اور انکارِ حدیث	۴۳
۱۵	منکرین حدیث اسوۂ رسولؐ سے محروم ہیں۔	۴۴
۱۶	امریکہ نشینوں سے متاثر لوگ۔	۴۵
۱۷	اطاعتِ رسولؐ سے متعلق گمراہ کن تعلیم	[illegible]
۱۸	پرویز صاحب کا لحاظ [illegible]	۴۹
۱۹	امام وقت پر وحی [illegible]	[illegible]
۲۰	نیا اسلام طلوع ہوا	۵[illegible]
۲۱	اسلام نام ہے اسوۂ [illegible]	۵[illegible]
۲۲	دو اطاعتیں فرض ہیں	۵۷
۲۳	مرکزِ ملت یا امام وقت کی اطاعت مشروط ہے۔	۵۸
۲۴	پرویزی ”وحی“	۶۱
۲۵	دین اسلام میں ہزاروں شریعتیں۔	۶۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۲۶	زکوٰۃ کے بارے میں بھی پرویز پر ایسی ہی "وحی" نازل ہوتی ہے۔	۶۵
۲۷	پرویزی نماز	۶۶
۲۸	اقامت نماز نفسیاتی تغیر ہے	۷۲
۲۹	سجدے اور رکوع کا گمراہ کن مطلب	۷۴
۳۰	اقامتِ صلوٰۃ تمسک بالکتاب ہے۔	۷۶
۳۱	اقامتِ صلوٰۃ بغیر قرآنی حکومت کے ناممکن ہے۔	۷۷
۳۲	تمسک بالکتاب ناممکن ہے	۷۹
۳۳	پرویز صاحب کے من گھڑت ترجمے	۸۰
۳۴	صلوٰۃ قائم کرنا مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔	۸۸
۳۵	قرآنی حکومت کے بغیر اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے۔	۹۰
۳۶	مسلمانوں کی رسمی نمازیں	۹۰
۳۷	پرویز صاحب کی متضاد باتیں	۹۴

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۸	سائنٹیفک اسلام	۹۴
۳۹	نمازوں سے استخلاف فی الارض	۹۵
۴۰	نمازوں کے متعلق شک و شبہ پیدا کرنا	۹۹
۴۱	انبیاء علیہم السلام اور خوف و حزن	۱۰۱
۴۲	تیرہ سو سال سے امت کی حالت	۱۰۶
۴۳	پرویز نے لٹیا ہی ڈبو دی	۱۰۷
۴۴	قرآنی نظام پرویز بنائے گا	۱۰۷
۴۵	اسلامی نظام کبھی قائم نہیں ہوا	۱۰۸
۴۶	تیرہ سو سال پہلے کا دورِ وحشت	۱۱۱
۴۷	نبوت محمدیہ کی منسوخی	۱۱۳
۴۸	دیں ہمہ اوست	۱۱۸
۴۹	مسلمانوں کے اسلام کو قرآن سے کوئی واسطہ نہیں۔	۱۲۰
۵۰	خدا رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا۔	۱۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵۱	بعض کو بعض پر رزق میں برتری	۱۲۴
۵۲	انبیائے کرام اور مصائب	۱۲۶
۵۳	مومنوں کا امتحان	۱۲۷
۵۴	پرویز کی نادانی	۱۲۹
۵۵	پرویز کے نزدیک خدا کا مفہوم	۱۳۱
۵۶	دین اسلام میں انتشار	۱۳۲
۵۷	قربانی ضیافتوں کے جانور ہیں۔	۱۳۴
۵۸	قربانی ضیاع مال ہے	۱۳۴
۵۹	حج میں قربانی کا ذکر	۱۳۷
۶۰	پرویز کا تعارف	۱۴۰
۶۱	متن اور شرح	۱۴۲
۶۲	سم الفار اکسیر جسم ہے	۱۴۳
۶۳	پرچہ ترکیب استعمال	۱۴۵
۶۴	پرویز کی ژولیدہ فکری	۱۴۷
۶۵	جدا سنت ہو قرآں سے تو رہ جاتی ہے پرویزی	۱۵۱
۶۶	خطاب بہ پرویز۔	۱۵۳
۶۷	نماز کیا ہے	۱۵۳
۶۸	کتب لغت میں نماز کے معنی	۱۵۵
۶۹	اپنی اپنی مرضی سے نماز کی تشریح۔	۱۵۶
۷۰	صلوٰۃ کے کس معنی پر عمل ہو۔	۱۵۹
۷۱	اقیموا الصلوٰۃ کی تشریح رسالتمآب	۱۶۱
۷۲	اصول قرآنی کی جزئی	۱۶۸
۷۳	روزہ کیا ہے	۱۷۲
۷۴	زکوٰۃ کسے کہتے ہیں	۱۷۳
۷۵	حج کیسے کریں۔	۱۷۶
۷۶	پرویز صاحب بتائیے کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی کا کیا مطلب ہے؟	۱۷۸
۷۷	مسلمان بھائیو یاد رکھو۔	۱۸۷
۷۸	حدیث نبویؐ کی حجیت	۱۸۷
۷۹	رسولِ خدا کا منصب	۱۸۹
۸۰	انکارِ حدیث کا فتنہ	۱۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۸۱	حاکم کو ماننا اور اس کے حکم کو ٹھکرانا۔	۱۹۱
۸۲	ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض	۱۹۳
۸۳	قرآن اور حدیث دو فیصلے ہیں	۱۹۳
۸۴	منکر حدیث کی سزا	۱۹۴
۸۵	حدیثِ نبوی بنیادِ ایمان ہے۔	۱۹۸
۸۶	پرویز رسول خدا کے قول و فعل کو دین نہیں مانتا۔	۲۰۱
۸۷	اسلام محبتِ رسول کا نام ہے۔	۲۰۵
۸۸	انکار حدیث نفاق ہے	۲۰۶
۸۹	قرآن کو ماننا، اور حدیث کا انکار کرنا	۲۰۸
۹۰	سخت منکر حدیث	۲۱۰
۹۱	رسول کی فرماں برداری اللہ کے حکم سے ہے	۲۱۲
۹۲	رسول کا کہنا حجت ہے	۲۱۲
۹۳	اتباعِ رسول حدیث کی پیروی ہی ہے	۲۱۳
۹۴	انکار حدیث کی سزا	۲۱۴
۹۵	اتباع رسول سے ہی تنزیل کی تکمیل ہو سکتی ہے۔	۲۱۵
۹۶	اشتراکیت اور مذہب	۲۱۶
۹۷	پرویز اور کمیونزم	۲۱۸
۹۸	اشتراکیت کے لئے سازگار فضا	۲۱۹
۹۹	ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار	۲۲۰
۱۰۰	محبت سید ولد آدم	۲۲۲
۱۰۱	انکار حدیث اور کمیونزم ایک ہی بات ہے۔	۲۲۳
۱۰۲	خدا اور رسول کی اطاعت میں تفریق کفر ہے۔	۲۲۴
۱۰۳	کسی مرکز ملت کو بیان قرآن کا استحقاق حاصل نہیں۔	۲۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۰۴	سرورِ دو عالم کا ہر قول و فعل حجت فی الدین ہے	۲۲۷
۱۰۵	حدیث کے وحی ہونے پر گیارہ دلائل	۲۲۸
۱۰۶	احادیث سے سرتابی نہ کرو۔	۲۳۵
۱۰۷	استجابتِ رسولؐ فرض ہے۔	۲۳۶
۱۰۸	اسوۂ رسولؐ یا حدیثِ خیر الوریٰ۔	۲۳۸
۱۰۹	منکرِ حدیث، منکرِ معاد کے برابر ہے۔	۲۳۹
۱۱۰	اتباعِ رسولؐ کی حسرت	۲۴۰
۱۱۱	حدیث برہان ہے	۲۴۳
۱۱۲	مسلمان پر قرآن اور حدیث کا ماننا فرض ہے	۲۴۷
۱۱۳	خدا نے اپنے رسولؐ کو ذکر بنا کر بھیجا۔	۲۵۰
۱۱۴	قرآن بھی ذکر ہے اور صاحبِ قرآن بھی ذکر ہے	۲۵۲
۱۱۵	ارمِ سنن میں خرامِ زندگی	۲۵۳
۱۱۶	رسولِ خدا ساری امت کیلئے اسوۂ حسنہ ہیں	۲۵۶
۱۱۷	حدیث کی مخالفت سے ڈرنا چاہیئے۔	۲۵۸
۱۱۸	اتباعِ صحابہ پر بہشت کی بشارت۔	۲۵۹
۱۱۹	وحی تین قسم کی ہے	۲۶۰
۱۲۰	کتاب کے بغیر وحی	۲۶۲
۱۲۱	وحی حدیث کا ثبوت قرآن مجید میں۔	۲۶۵
۱۲۲	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بولنا وحی ہے۔	۲۶۶
۱۲۳	غیر قرآن وحی۔	۲۶۷
۱۲۴	رسولِ رحمت پر قرآن کے علاوہ وحی۔	۲۶۸
۱۲۵	ازواجِ مطہرات کے متعلق حدیثی وحی۔	۲۶۹
۱۲۶	قرآن کی سورتوں کی ترتیب حدیثی وحی سے ہوئی۔	۲۷۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۲۷	قرآن مجید حدیثی وحی سے لکھوایا گیا	۲۷۰
۱۲۸	بیانِ قرآن وحی غیر قرآن ہے	۲۷۱
۱۲۹	مَآ اَرٰىكَ اللّٰه حدیثی وحی ہے۔	۲۷۲
۱۳۰	بیت المقدس حدیثی وحی سے قبلہ بنایا گیا	۲۷۲
۱۳۱	قرآن مجید حدیثی وحی سے کلام اللہ مانا گیا	۲۷۳
۱۳۲	قولِ رسولؐ قرآن پر حجت ہے۔	۲۷۳
۱۳۳	رسولؐ کا ہر قول وحی اور حجت ہے	۲۷۴
۱۳۴	قولِ رسولؐ سے رسالت حجت ہوئی	۲۷۵
۱۳۵	قولِ رسول کے حجت ہونے پر قرآن سے دلائل	۲۷۵
۱۳۶	نمازوں کی تعداد اور رکعات پر قولِ رسولؐ	۲۷۸
۱۳۶	حجت ہے۔	
۱۳۷	قرآن اور حدیث کی حفاظت	۲۸۰
۱۳۸	حضورؐ کی حیات اقدس میں قرآن کی کتابت	۲۸۳
۱۳۹	حدیث لکھنے کی ممانعت وقتی طور پر تھی۔	۲۸۶
۱۴۰	حدیث نہی کی تفصیل	۲۸۶
۱۴۱	کتابت قرآن میں حدیث نہ ملاؤ	۲۸۷
۱۴۲	میری حدیثیں لکھ لیا کرو	۲۸۸
۱۴۳	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ حدیثیں لکھوائیں	۲۸۹
۱۴۴	رسولِ خدا نے حضرت علی کو حدیثیں لکھوائیں	۲۹۰
۱۴۵	حضرت عبداللہ بن عمرو حدیثیں لکھتے تھے۔	۲۹۰
۱۴۶	ثمامہ بن اثال کو	۲۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۴۶	نوشتۂ رسولؐ پہنچا	۲۹۲
۱۴۷	شرائط صلح کی حدیث	۲۹۲
۱۴۸	خون بہا کی حدیث	۲۹۳
۱۴۹	بادشاہوں کی طرف حدیثیں	۲۹۳
۱۵۰	قبیلہ جہینہ کو حدیث بھیجی	۲۹۳
۱۵۱	اہل جرش کے نام حدیث	۲۹۳
۱۵۲	اہل ہجر کے نام حدیث	۲۹۳
۱۵۳	معاذ کے نام تعزیت کی حدیث	۲۹۴
۱۵۴	اہل یمن کے نام حدیث	۲۹۴
۱۵۵	مجاعہ صحابی کیلئے حدیث	۲۹۴
۱۵۶	حضرت ابو ہریرہؓ کیلئے حدیث کی کتاب	۲۹۵
۱۵۷	حدیثیں لکھنے کا حکم	۲۹۵
۱۵۸	حضرت انسؓ کے پاس حدیثوں کا دفتر	۲۹۶
۱۵۹	حضورؐ نے تین نوشتے لکھوائے	۲۹۶
۱۶۰	حضورؐ نے کتاب الصدقہ لکھوائی۔	۲۹۶
۱۶۱	حدیثیں لکھو اب کوئی ہرج نہیں	۲۹۷
۱۶۲	حدیثوں کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ	۳۰۲
۱۶۳	حدیثوں کی جمع اور تدوین	۳۰۴
۱۶۴	حدیث کی اقسام	۳۰۴
۱۶۵	خبر واحد حجت اور موجب عمل ہے۔	۳۰۶
۱۶۶	خبر کی دو قسمیں	۳۰۷
۱۶۷	خبر واحد مثل قرآن موجب عمل ہے۔	۳۰۸
۱۶۸	حضرت موسیٰؑ نے خبر واحد پر عمل کیا۔	۳۰۸
۱۶۹	ایک لڑکی کی خبر پر موسیٰؑ نے عمل کیا	۳۰۹
۱۷۰	حضرت شعیبؑ نے خبر واحد پر عمل کیا	۳۰۹
۱۷۱	فاسق کی خبر واحد	۳۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۷۲	ایک مومن کی خبر واحد	۳۱۱
۱۷۳	خبر واحد کی حجیت قرآن مجید سے	۳۱۱
۱۷۴	صحابہ نے خبر واحد کو حجت مانا ہے۔	۳۱۲
۱۷۵	خبر واحد پر روزہ افطار کرا دیا	۳۱۳
۱۷۶	خبر واحد لاکھوں روپیہ کی تحریر پر حجت ہے	۳۱۴
۱۷۷	خبر واحد کو سارا جہان ماننا ہے۔	۳۱۴
۱۷۸	حدیث کے ظنی ہونے کا مطلب	۳۱۵
۱۷۹	ظن یقین کے معنی میں	۳۱۶
۱۸۰	ظن احتمال راجح کے معنی میں	۳۱۷
۱۸۱	ظن شک کے معنی میں	۳۱۷
۱۸۲	حدیث کی ظنیت	۳۱۷
۱۸۳	قرآن کے تواتر کی مانند حدیث کا تواتر عملی	۳۲۰
۱۸۴	رسول خدا قرآن کے ساتھ اس کی مثل بھی دیئے گئے	۳۲۵
۱۸۵	قرآن اور حدیث دونوں متساوی ہیں	۳۲۸
۱۸۶	ساری امت حدیث پر ایمان رکھتی ہے۔	۳۳۲
۱۸۷	کتاب و سنت کے متعلق حضور انور کے ارشادات	۳۳۳
۱۸۸	رسول خدا کی نافرمانی	۳۳۴
۱۸۹	رسول خدا باران ہدایت تھے۔	۳۳۴
۱۹۰	سنت کو زندہ کرنے کا ثواب	۳۳۵
۱۹۱	سنت باعث جنت ہے	۳۳۶
۱۹۲	سرور عالم امت کو دو چیزیں دے گئے ہیں	۳۳۷
۱۹۳	جھوٹی حدیث بنانے کی سزا	۳۳۷
۱۹۴	احادیث کی تبلیغ کا ارشاد	۳۳۸
۱۹۵	سنت سے محبت کریں	۳۳۹
۱۹۶	رحمت للعالمین نے فرمایا	۳۴۰
۱۹۷	مقام سنت	۳۴۱
۱۹۸	نسخہ کیمیا	۳۴۷
۱۹۹	بر عیار مصطفیٰ خود را زند	۳۵۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ رحمت للعالمین[1]

صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ
خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ

---

[1] نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضورؐ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ؎

"ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں، اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے، ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو، کہ جسے اللہ راہ دکھائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے، اس کے لئے کوئی رہبر نہیں ہوسکتا۔ اور ہم (تہ دل سے) گواہی دیتے ہیں، کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور (اسی طرح اعماق قلب سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں۔ جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے۔ وہ بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ بے صوت اندریں عالم بدیم
از رسالت مصرعِ موزوں شدیم

بہشت سے ہبوط کے بعد ہم اس دنیا میں لائے گئے۔ ذَاقَا الشَّجَرَةَ کا "سجدہ سہو" بجا لانے کے لئے عالم کون و فساد میں آئے۔ حیاتِ مستعار کے ایام گزار کر پھر ہم نے یہاں سے چلے جانا ہے۔ کیونکہ یہ جہان ہماری مستقل قیام گاہ نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا:۔

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ (پ۱ ع۴)

"اور تمہارے لئے زمین میں (عارضی) ٹھکانا ہے۔ اور فائدہ اٹھانا ہے ایک میعاد معین تک"

جو لوگ اس رزمگاہِ خیر و شر میں "پہلی غلطی" کا اعادہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ اب "شجرہ ممنوعہ" کو نہیں چکھیں گے، بالکل خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ اس کی ہدایت پر شب و روز بسر کرینگے تو خدائے بزرگ و برتر انہیں ان کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی وراثت، بہشت بریں عطا کردیں گے۔ اور جو لوگ اس دارِ مکافات میں من مانیاں کریں گے۔ دستورِ خداوندی، اور احکامِ الٰہی سے بے اعتنائی برتیں گے۔ منع کئے ہوتے "پھلوں" کو قوتِ لایموت بنائیں گے۔ معصیت کی زندگی گزارنے والے یہ لوگ محروم الارث ہو کر رہ جائیں گے۔ دیکھئے ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۴)

"پھر جو آئے گی تمہارے پاس (دنیا میں) میری طرف سے ہدایت، تو (اس پر چلنا کیونکہ) جو ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے، (آخرت میں) ان پر نہ تو (کسی قسم کا) خوف ہوگا۔ اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہمارے احکام کو جھٹلائیں گے، وہ دوزخی ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

یعنی خدا نے ہمیں دنیا میں بھیج کر حکم دیا۔ کہ اب تمہارے لئے واپس بہشت میں آنے کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ میری آسمانی ہدایت کی پیروی کرنا۔ اسی پر چلنا۔ اور جو آسمانی ہدایت، اور احکام الٰہی کی پابندی نہ کریں گے۔ وہ بہشت سے محروم کردیئے جائیں گے۔ آدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السّلام کی یہ "ناخلف" اولاد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دی جائے گی۔

گویا دنیا میں آنا ہمارے لئے ایک چانس (CHANCE) ہے۔ بہشت سے نکالے ہوؤں کے لئے پھر بہشت میں لوٹنے کے لئے ایک موقعہ ہے۔ کہ خدائے رحمٰن کے اوامر کا آبِ حیات پی کر جئیں۔ اور اس کی نواہی کے خارزار سے دامن سمیٹ کر گذر جائیں۔

اس آشوب گہہِ دہر میں اولاد آدم؈ کے لئے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت تھی۔ کہ ہاتھ پسارے نظر نہیں آتا تھا۔ کسی کو کچھ پتہ نہ تھا۔ کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ کہاں آیا ہے۔ اور اسُ نے کہاں جانا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کیا۔ کہ ان میں سے ہی اپنے رسول منتخب فرمائے۔ ان پر اپنی وحی، ہدایت، اور احکام نازل کئے اور حکم دیا۔ کہ تم اِن احکام اور ہدایات پر عمل کر کے میرے بندوں کے لئے راستہ بناؤ۔ چنانچہ انبیاء علیہم السّلام نے خدا کی وحی پر اس کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ اور اپنے عمل کے نور سے جہان سے ظلمت دور کی۔ اور آخرت کے مسافروں کے لئے روشن شاہراہیں بنائیں۔ جن پر خوش بخت لوگ گام فرسا ہو کر منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔

بعثتِ انبیاء کے اسی سلسلہ میں عین "ظلمتِ شب" کے اندر رہنمائے انس و جاں، شمس الضحٰے، بدر الدجیٰ۔ سرورِ کون و مکاں، وقارِ دو جہاں، ندیمِ خستہ جاں، زینتِ خلد و جناں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کے نور مبین ۔ رحمت للعالمین ۔ خاتم النبین ۔اکرم الاولین ۔ اکرم الآخرین ۔شفیع المذنبین سرورِعالم۔ افتخارِ دودۂ آدم ۔ سیّد العرب و العجم ۔ پیغمبرِ بحرو برّ ۔ رسولِ کائنات حضرت محمّدؐ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم مبعوث ہوئے ۔ خدا تعالیٰ نے آپ پر قرآن مجید نازل کیا ۔ اور حکم دیا ۔ کہ اس کو اپنے عمل کے ساتھ لوگوں تک پہنچا دو ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ٥ (پ۱۴ ع ۱۲)

"اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہے ۔ تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ان کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔ تم ان کو اچھی طرح سمجھا دو ۔ اور تاکہ وہ سوچیں "

غور کریں ۔ کہ اس آیت میں خدا نے فرمایا ہے ۔ کہ اے میرے پیغمبرؐ! یہ قرآن ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے ۔ کہ تم اسے لوگوں کو سمجھاؤ ۔ بیان کرو ۔ اس کی تشریح کرو ۔ اس کے معنی مطلب اور مفہوم لوگوں کو سمجھاؤ ۔ اس آیت سے دو چیزیں ثابت ہوئیں ۔ ایک قرآن، اور دوسری تشریحِ قرآن، یا تفہیم قرآن ، یا تفسیر قرآن ، پس قرآن کی تشریح ، تفسیر، تفہیم ، اور بیان حضورؐ کی حدیث ہوئی ۔ جس طرح ہر پیغمبرؑ خدا کی وحی ، حکم اور امر کو اپنے عمل کے ساتھ امت کے آگے پیش کرتا تھا ۔ بالکل حضورؐ سید العرب والعجم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ۔ اسی طرح قرآن کو اپنے عمل کے ساتھ ، اس کے مطالب اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم کے ساتھ اپنی امت کو پہنچایا ہے۔ یعنی رحمت عالم صلے اللہ علیہ و سلم نے امت کو دو چیزیں دی ہیں۔ قرآن اور اس کی تشریح۔ یعنی حدیث، پھر جس طرح قرآن کو ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح حدیث پر ایمان لانا لابُدّی ہے۔ قرآن بھی دین میں حجت ہے۔ اور حدیث بھی حجت ہے ایک اور مقام پر قرآن سے حدیث کی حجیّت یوں ثابت ہوتی ہے:-

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ (پ۵ ع ۱۴)

"بیشک ہم نے تیری طرف قرآن برحق نازل کیا۔ تاکہ (اس کا) جو مطلب خدا تمہیں بتائے۔ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو"

ثابت ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت انورؐ پر قرآن بھی نازل کیا۔ اور ساتھ ہی قرآن کا مطلب اور مفہوم بھی حضورؐ کو بتایا اور سکھایا۔ پس یہ مطلب اور مفہوم ہی حدیث ہے۔ قرآن کی نص بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ سے حدیث کی حجیّت مہر نیمروز کی طرح واضح ہو گئی۔ آیت مذکور پر پھر غور کریں۔ یعنی خدا نے فرمایا۔ اے میرے پیارے رسولؐ! لوگوں کے درمیان قرآن کے ساتھ فیصلہ کر۔ جس طرح ہم تمہیں دکھائیں، بتائیں سمجھائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ضرور حضورؐ کو دو چیزیں دیں۔ ایک قرآن، دوسری بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ۔ قرآن کی سمجھ بوجھ، مطلب، مفہوم، تشریح اور تفسیر، یہ اَرٰىكَ اللّٰهُ حدیث شریف ہے۔ خوب یاد رکھیں۔

مذکورہ آیت کے تحت حضرت امام رازیؒ اپنی مایۂ ناز تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں:-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْمُحَقِّقُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰٓى اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا كَانَ يَحْكُمُ اِلَّا بِالْوَحْيِ وَالنَّصِّ ـ "محققین نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وحی اور نص کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرتے تھے"

مطلب یہ کہ آپ کی حدیثیں، اقوال، فرامین اور تمام ارشادات جو بطریق محدثین صحیح سند سے ثابت ہیں۔ سب کے سب وحیِ خداوندی ہیں۔ نص ہیں۔ دین میں قرآن کے مانند حجت ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہوتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج ـ (پ۴ ع ۸)

"اللہ نے مسلمانوں پر (بڑا) احسان کیا۔ کہ اُن میں اُن ہی میں کا رسول بھیجا۔ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی، اور پاک کرتا ہے ان کو، اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت"

یہاں دو چیزیں جدا جدا بیان کی گئی ہیں۔ ایک "تلاوت قرآن کی، دوسری قرآن کی تعلیم۔ یعنی حضور انور اُن پر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور پھر اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ تلاوت کا مطلب تو واضح ہے کہ قرآن سناتے ہیں۔ متن پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس متن کی تعلیم دیتے ہیں یعنی اس کا مطلب، مفہوم اور تشریح بتاتے ہیں۔ مثلاً تلاوت کرتے ہیں۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔ نماز قائم کرو۔ اب اس تلاوت کی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ نماز ادا کرکے، قائم کرکے دکھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری شریف) ۔ "پڑھو نماز جس طرح دیکھتے ہو۔ کہ میں نماز پڑھتا ہوں" پس حضرت انورم کا عملاً نماز کی ہیئت پیش کرنا قرآن کی تعلیم ہے ۔ معلوم ہوا تلاوت علیحدہ چیز ہے۔ اور تعلیم دوسری چیز ہے۔ پس یہ تعلیم قرآن ۔ یاد رہے حدیث ہے ۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لاتے اور پڑھتے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اس کے یاد کرنے میں بہت جلدی کرتے، اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَإِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝

"مت ہلا ساتھ قرآن کے زبان اپنی کو، تا کہ جلدی کرے تو ساتھ اس کے، تحقیق ہمارے ذمہ پر ہے جمع کرنا اس کا تیرے دل میں اور پڑھنا اس کا زبان تیری سے ۔ پس جس وقت پڑھیں ہم اس کو (بذریعہ جبرائیل) پس پیروی کر ہمارے پڑھنے کی، پھر بیشک ہمارے ذمہ پر ہے بیان کرنا اس کا" (پ ۲۹ ع ۱۸)

یعنی خدا نے فرمایا ۔ اے میرے پیارے رسول! (صلے اللہ علیہ وسلم) وحی کو یاد کرنے کے لئے اپنی زبان مبارک کو جلدی جلدی نہ ہلا ۔ اس بات کا قطعاً خیال نہ کر۔ کہ جبریل سے قرآن سن کر تو بھول جائے گا ۔ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا ۔ کہ قرآن، کا تیرے سینے میں جمع کرنا ہمارے ذمہ پر ہے ۔ پھر اس کا بوقت ضرورت تیری زبان سے پڑھوا دینا بھی ہمارے ذمہ پر ہے اور پھر قرآن کا تجھ سے بیان کرانا، لوگوں کو اس کی تشریح اور تفسیر، مطلب اور مفہوم بتانا بھی ہمارا کام ہے ۔ الحاصل قرآن کو تیرے سینہ میں جمع کرنے ۔ اس کے پڑھوانے، اور اس کے متن کے بیان اور تشریح کرنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داری ہم لیتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس طرح سینۂ اقدس میں قرآن کے جمع کرنے، زبان سے اس کے پڑھوانے کا ذمہ لیا۔ اسی طرح قرآن کے بیان، تشریح، اور تفسیر کروانے کی ذمہ واری اٹھائی۔ پس قرآن کی اس تشریح رسول بیانِ رحمتِ عالم کو حدیث کہتے ہیں۔ قیامت تک جہاں خدا تعالےٰ قرآن کو محفوظ رکھے گا۔ وہاں بیانِ قرآن کی بھی اُسی طرح حفاظت کرے گا۔ تاکہ امت حضورؐ کے طریقے کے مطابق قرآن پر عمل کرتی رہے۔

متذکرۂ الصدر آیات سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی اس کا مطلب، مفہوم اور تشریح بتانے کا حکم دیا۔ اس سے حدیث کی اہمیت قرآن کی اہمیت کی طرح ثابت ہوتی۔ لیکن افسوس! کہ اس دور میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو حدیثوں کا انکار کرتے ہیں۔ کہ ان کا ماننا کوئی ضروری نہیں۔ صرف قرآن ہی ماننے اور عمل کرنے کے لئے آیا ہے۔ اور مسلمانوں کو حدیثوں سے نفرت دلانے کے لئے ان پر نہایت لغو اعتراضات کرتے ہیں۔ ان کو محرّف مبدّل کرتے، ترجمے غلط کرتے، مفہوم بگاڑتے، ان میں مین میکھ نکال کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

غور کریں کہ جب مسلمان قرآن کا مطلب صاحبِ قرآن حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چھوڑ دیں۔ یعنی احادیث سے بے نیاز ہو جائیں۔ تو پھر ہر مسلمان اپنی اپنی مرضی، اور منشاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق قرآن کا مطلب اور مفہوم اختیار کر کے عمل کرنے لگ جائے۔ تو اسلام ایک مذاق بن کر رہ جائے گا۔ دیکھئے قرآن میں آتا ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ (پ ۱۴ ع ۶) اور عبادت کر اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔"

یہاں یقین کے معنی تمام صحابہؓ، تابعینؒ، اور تبع تابعینؒ نے موت کے کئے ہیں۔ یعنی عبادت موت تک فرض ہے۔ موت سے پہلے عبادت سے رخصت نہیں۔ کہ لغت میں یقین کے معنی پختہ اعتقاد (FIRM FAITH) کے علاوہ موت کے بھی ہیں۔ یہاں معنی موت ہی ضروری ہیں۔ جو تمام سلف اور خلف نے بیان کئے ہیں۔ اب سنیئے کہ ایک پیر صاحب نے اس آیت کا مطلب یہ بیان کیا۔ کہ عبادت اس وقت تک فرض ہے۔ جب تک یقین نہ آئے۔ جب خدا کی ذات پر یقین اور اعتقاد پختہ ہو جائے۔ تو نماز، روزہ وغیرہ کی تکلیف اٹھ جاتی ہے۔ پس عبادت کمزور ایمان، اور ضعیف اعتقاد والوں کے لئے ضروری ہے۔ دیکھئے! تشریح رسول (حدیث شریف) سے بے نیاز ہو کر جب آیت کا مطلب اپنی مرضی سے کیا۔ تو الحاد، گمراہی، بے ایمانی، اور کفر حاصل ہوا۔ منکرین حدیث ایسا ہی کرتے ہیں۔ کہ آیتوں کا مطلب خود گھڑ کر سناتے ہیں۔ ضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا۔ پھر گمراہ ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

اس کتاب کے لکھنے سے ہماری یہی غرض ہے۔ کہ حدیث کی اہمیت حجیت، اور قرآن کی مانند اس کا لابدی ہونا ثابت کیا جائے — اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کا مطلب بتایا جائے۔ کہ احکام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی کی بجا آوری اتباع رسول یعنی پیروی حدیث پر موقوف ہے۔ اوران احادیث کی سونے کی ڈلیوں سے دجل و فریب اورلغو اعتراضات کا وہ کیچڑ اور گرد وغبار دور کیا جائے۔ جو برادرانِ یوسف" کی "اسلام دوستی" نے ڈال رکھا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں حضور سیدالکونین والثقلین کی محبت و عزت کی مانند آپ کی احادیث، اقوال اور ارشادات کی محبت و عزت، اور ان پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو وہ ہزار جان سے شمعِ حدیث پر قربان ہوں۔ اور حدیث پر اپنے مرنے اور جینے کی بنیاد رکھیں۔

دعا ہے! کہ اللہ تعالیٰ عامۃ المسلمین کو "ضربِ حدیث" کے پڑھنے سے ہدایت بخشے۔ اور ان کا سینہ قَالَ الرَّسُوْلُ کے نُور سے جگمگا اُٹھے کہ ؎

محمدؐ حامیِ دین، ماحیِ کفر وضلالت ہے
محمدؐ شمعِ ایمان، مشعلِ راہِ ہدایت ہے

مئی ۱۹۶۱ء

محمد صادق سیالکوٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِینِ اِسلام

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (پ۳ ع۱۰)

"دین (برحق) اللہ کے نزدیک (صرف) اسلام ہے"

اسلام سے پہلے بھی دنیا میں ادیان تھے۔ لیکن جب دین اسلام آسمان سے اترا۔ تو سابقہ ادیان منسوخ ہو کر رہ گئے۔ اور دنیا جہان کے لوگوں کے لئے قابل عمل صرف اسلام کا دین قرار پایا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا :-

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ
وَ ھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (پ۳ ع۱۷)

"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے۔ تو خدا کے ہاں اس کا وہ دین قبول نہیں اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں ہو گا"

یہ دینِ اسلام جو دستورِ الٰہی، اور قانونِ خداوندی ہے، خدا تعالیٰ نے آسمان سے قرآن کی صورت میں نازل کیا۔ آہستہ آہستہ اتارا۔ یہاں تک کہ تئیس برس میں پورا کیا۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا :-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (پ ۶ ع ۵)

"آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی، اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام کو"

معلوم ہوا۔ کہ قرآنِ مجید مکمل دستور، کامل دین، اور پورا پورا قانونِ خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر بڑا بڑا احسان کیا۔ کہ انہیں دین و دنیا کی رہبری، پیشوائی، اور ہدایت کے لئے قرآن مجید عطا فرمایا۔ جو اپنے نزول کے دوران سے لے کر تا نور نیرین روئے زمین کے لوگوں کے لئے نور افشاں رہے گا۔ پس یہ قرآنِ مجید دین اسلام ہے، خدا کا قانون ہے۔ دستور الٰہی ہے۔ ضابطہ ایزدی ہے۔ اللہ کی وحی ہے۔ جس پر ایمان لانا فرض ہے۔ اور اس کی تعمیل کرنا ضروری اور لابدی۔ کہ بغیر تعمیل کے نجات نہیں ہے۔

نزول قرآن

آپ جانتے ہیں۔ کہ قرآن منزل من اللہ ہے، خدا نے اپنے پاس سے بھیجا ہے۔ لیکن آپ کس کے کہنے سے اسے خدا کا کلام، منزل من اللہ، اور وحی خداوندی مانتے ہیں؟ اپنے آباؤ اجداد کے کہنے سے، بزرگوں، داناؤں، یا دوسرے اعاظم رجال کی شہادت سے قرآن کو خدا کا نازل کردہ دستور مانتے ہیں؟۔ نہیں!۔ اگر اربوں انسان متفق ہو کر کہتے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ تو کیا آپ کلام الٰہی مان لیتے؟ نہیں!۔ پھر کس کی شہادت، کس کی بات پر اعتبار کر کے آپ نے قرآن کو دستورِ خداوندی، اور کلامِ الٰہی مانا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اعتبار کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی شہادت پر قرآن مجید کو خدا کی وحی اور کلامِ الٰہی مانا ہے۔ اگر حضور سید الکونین، سید العرب والعجم، سید الثقلین، سید ولد آدم، سید العالمین، سرور کائنات، پیغمبر بحر و برّ، حبیب خدا، اشرفِ انبیاء، احمد مرتضےٰ، شافعِ روزِ جزا، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کے منزّل من اللہ ہونے کا اقرار نہ کرتے بحیثیت رسول اللہ ہونے کے اس کے وحی الٰہی ہونے کی شہادت نہ دیتے۔ تو کوئی بھی کتاب اللہ المجید کو کلام اللہ نہ مانتا۔

مُحَمَّدٌ رسُولُ اللہ کی شہادت

معلوم ہوا۔ کہ حضرت مُحمّدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے ہم نے قرآن کو خدا کا کلام مانا ہے، اس لئے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ہم نے آپ کو اللہ کا رسول اس لئے تسلیم کیا۔ کہ وہ کتاب اللہ المجید لائے۔ جو انسانی کلام نہیں ہو سکتا، اس کلام نے تمام دنیا کو چیلنج کیا۔ کہ میری مثل کوئی سورت یا آیت ہی بنا لاؤ۔ آج تک کوئی اس کی مثل نہیں لا سکا۔ ثابت ہوا۔ کہ یہ کلام الرحمٰن ہے۔ جو خدا نے اپنے بندے حضرت محمّد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ پھر جس مقدس ذاتِ پر کلام الٰہی اترا۔ وہ ضرور خدا کے رسول ہیں۔ اور ان سے بہت سے معجزات کا ظہور ہوا۔ جن کے آگے سارا جہان عاجز آگیا۔ یہ سب معجزات حضور انورؐ کی نبوت اور رسالت پر گواہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

جب یہ مان لیا۔ اور تسلیم کر لیا کہ حضرت محمّد صلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ قرآن آپ ہی کے قلب اطہر پر نازل ہوا۔ قانونِ الٰہی، دستورِ خداوندی اور وحی ایزدی کے حامل مِن جانب اللہ آپ ہی ہیں۔ خدا کے پیغمبر، فرستادہ، ایلچی — اور رسول برحق ہیں۔ تو کیا آپ نے قرآن اپنی امت کو چٹھی رسان کی مانند دیا ہے۔ کہ آسمان سے اترا، اور امت کو پہنچا دیا۔ اب امت، جس طرح چاہے، اسے پڑھے پڑھائے، اور عمل کرے؟ — ہرگز نہیں! امت کو قانونِ خداوندی میں قطعاً اس بات کی اجازت نہیں۔ کہ وہ جس طرح چاہے۔ قرآن پر عمل کرے۔ بلکہ دستور الٰہی۔ کتاب اللہ المجید پر عمل کرنے کے لئے امت کو اطاعت رسول کی نکیل ڈال دی گئی ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس طرح قرآن پر عمل کریں جس طرح صاحبِ قرآن، حاملِ وحی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے۔ بلکہ یہاں تک تاکید اور تخویف آئی ہے۔ کہ جو حضرت انورم کی تابعداری سے ہٹ کر عمل کرے گا۔ اس کا وہ عمل خدا تعالیٰ قبول ہی نہیں کرے گا۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (پ۲۶ ع ۸)

"مسلمانو! حکم مانو اللہ کا اور اطاعت کر رسولؐ کی، اور (رسولؐ کا خلاف کر کے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو"

یعنی حکم احکم الحاکمین، شہنشاہِ لازوال، ربّ عرشِ عظیم کا مانو۔ کہ وہی مطاع حقیقی ہے۔ اس کے قانون، دستور، اور حکم کے آگے گردنیں جھکا دو۔ اس کی حکومت کے وفادار غلام بن جاؤ۔ اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل کردہ قرآن کے ہر ہر حکم پر لرزہ بر اندام ہو جاؤ۔ تعمیل کے لئے تمہارا رونگٹا رونگٹا مستعد اور تیار رہے۔ لیکن خبردار! تعمیل خداوندی میں صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی اختیار کرنا۔ قرآن پر ہو بہو رحمتِ عالم کی مانند عمل کرنا۔ اگر خدا کا حکم ماننے۔ اور اس پر عمل کرنے میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف ہوا۔ تو وہ عمل ضائع اور برباد ہو جائے گا۔ خدا کے ہاں سے اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔ وہ عمل عنداللہ مردود ہوگا۔ خدا مانے گا ہی نہیں۔ کہ تم نے میرے حکم کی تعمیل کی ہے۔ یہ ہے حیثیت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ثابت ہوا۔ کہ حضور انور نے چٹھی رسان کی طرح قرآن امت کو نہیں دیا۔ کہ وہ جانے اور قرآن، بلکہ حضورؐ نے قرآن اپنے عمل کے ساتھ امت کو پہنچایا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی حکم برداری کے لئے مسلمان کو پیدائش سے موت تک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا مقید بنا دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (پ۵ ع ۱۴)

"اور جو شخص راہِ راست (کتاب و سنت) کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبرؐ سے کنارہ کش رہے۔ اور مسلمانوں (صحابہؓ) کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) چلے۔ تو جو (رستہ) اس نے اختیار کر لیا ہے۔ ہم اس کو اُسی رستے چلائے جائیں گے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آخرکار اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے"۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کریں۔ اور آپ کی مخالفت سے بچیں۔ جس طرح صحابہؓ نے حضورؐ کا اتباع کیا ہے۔ سب مسلمان بالکل اسی طرح حضورؐ کی پیروی کریں۔ اس آیت میں مومنین کا راستہ اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور مومنین سے مراد یہاں صحابہؓ ہی ہیں۔ کیونکہ ایک دوسری جگہ خدا نے صحابہ کو مؤمنین فرمایا۔ اور انہیں بہشت کا سرٹیفیکیٹ دیا۔ ان کے ایمان، اسلام، اور نجات کی شہادت دی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

"البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالیٰ مومنوں سے جس وقت بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے"۔ (پ۲۶ ع ۱۱)

صلح حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے کون تھے؟ صحابہؓ ہی تھے۔ یہاں ان کو خدا نے صاف طور پر مومنین فرمایا ہے — پس صحابہؓ یقیناً ایمان والے ہوئے۔ اور خدا نے فرمایا۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ "خدا ان مومنوں (صحابہؓ) سے راضی ہو گیا"۔ گویا اپنی رضامندی اور خوشنودی کی بشارت بھی دے دی۔ پس یہی وہ خدا کی رضامندی کی سند پانے والے مومنین ہیں۔ جن کے بارے میں مذکورہ آیت میں خدا نے فرمایا ہے۔

کہ جو شخص راہ راست (کتاب وسنت) کے ظاہر ہوتے پیچھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول سے کنارہ کش رہے۔ اور مومنوں کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) چلے۔ تو اُسے جہنم میں داخل کریں گے"۔

مومنین سے مراد یہاں صحابہؓ ہی ہیں۔ جن پر اللہ راضی ہوا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ تو حاصل کلام یہ ہوا۔ کہ سب مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں۔ جس طرح صحابہؓ نے کیا تھا تو صحابہؓ کا طریق عمل قرآنی نص سے خدا کی مرضی کے مطابق ہوا۔ لہذا اجماع صحابہؓ بہ شہادت قرآن صحیح اتباع رسول قرار پا کر قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے واجب العمل ٹھہرا۔ پس بحکم قرآن اتباع رسول بطریق صحابہؓ واجب العمل ہوا۔ صحابہؓ کے بعد ہر شخص کے لئے یہی حکم ہے۔ جو شخص قرآنی آیات کا مطلب، مفہوم اور طریق عمل اتباع رسول سے بے نیاز ہو کر تعامل صحابہؓ کے خلاف بتائے گا اور لوگوں کو ادھر بلائے گا۔ وہ آیت مذکور نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ کے رو سے ملحد۔ بے دین۔ گمراہ اور جہنمی ہوگا۔ مسلمانوں کو ہوش سے کام لینا چاہیئے۔ اور قرآنی آیات کے من مانے معنی اور تفسیر بالرائے کرنے والے۔ منکرین حدیث سے اپنے ایمان اور اسلام کو بچائیں۔

مذکورہ آیت کی تشریح میں حدیث ذیل کتنی برمحل ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً۔ قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ ؕ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک بنی اسرائیل متفرق ہوئے اوپر بہتر (۷۲) فرقوں کے۔ اور (آہ) متفرق ہوگی میری امت اوپر تہتر (۷۳) فرقوں کے۔ (سنو!) سب (فرقے) دوزخ میں جائیں گے۔ سوائے ایک گروہ (جماعت) کے۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ وہ کونسا گروہ ہوگا۔ اے اللہ کے رسولؐ! (یعنی اس کی پہچان کیا ہے) آپؐ نے فرمایا۔ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ۔ "جس (راہ) پر میں ہوں اور میرے اصحاب"

مطلب یہ کہ نجات پانے والی جماعت میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پر ہوگی عقاید اور اعمال میں۔

اب پچھلی آیت پر پھر غور کریں۔

وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ ـــ جو رسولؐ سے کنارہ کشی کرے گا۔ ایک طرف ایک جانب ہوگا۔ آپ سے اختلاف کرے گا۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی ـــ پیچھے اس کے جو اس کے پاس ہدایت آچکی۔ یعنی اس کو قرآن پہنچ گیا (بخاری شریف، مسلم شریف، موطا، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی) ـــ فرامین سیدالمرسلین صحیح اسناد سے پہنچ گئے"

وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ـــ اور مومنوں (صحابہ) کے رستہ کے سوا اور رستہ اختیار کرے"

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی ـــ جو رستہ اس نے اختیار کیا ہے۔ ہم اُسے اسی رستے چلاتے جائیں گے۔ یعنی حضورؐ سے ایک کنارے ہو کر، صحابہؓ کا رستہ چھوڑ کر جدھر چلا ہے۔ ہم (خدا تعالیٰ) اس کو ادھر ہی چلاتے جائینگے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ۔" اور لے جا داخل کریں گے اس کو جہنم میں۔"
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔" اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔"

غرض آیت میں بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع، اور صحابہؓ کے تعامل پر زور دیا گیا ہے۔ اور حدیث مذکور میں بھی مَآ اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِیْ پر عمل درآمد کی تاکید کی گئی ہے۔ یعنی نجات پانے کے لئے اس رستے پر چلنا چاہیئے۔ جس پر حضور انورؐ اور آپ کے پیچھے پیچھے صحابہؓ چلے تھے۔ آیت اور حدیث کی کتنی مطابقت ہوتی ہے۔ مبارک ہو مسلمانوں کو اتباعِ رسول بطریق صحابہؓ۔

تو مسئلہ ہم یہ بیان کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے احکام وفرائض کی تعمیل بہ اتباعِ رسول چاہتا ہے۔ پھر جو شخص اتباعِ رسول سے کنارہ کش اور بے نیاز ہو کر عمل کا کوئی رستہ اختیار کرے گا وہ رستہ نجات کا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ رسُولِ رحمت نے قرآن مجید اپنے عمل کے ساتھ لوگوں کو پہنچایا ہے۔ تا کہ قرآن پر بہ اتباع رسُول عمل کیا جا سکے۔

اِتّباعِ رسُولؐ

اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ احکامِ خداوندی پر عمل کرنے کے لئے اتباعِ رسول فرض ہے۔ ہم اور آیتیں پیش کرتے ہیں:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ۳ ع ۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہہ (اے پیغمبرؐ) اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری پیروی کرو۔
چاہے تم کو اللہ! اور بخشے تمہارے گناہ۔ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ کہ (اے پیغمبرؐ!) اطاعت کرو تم اللہ اور رسول کی
پس اگر پھر جائیں۔ تو اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو۔"

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہے کہ خدا اس کو دوست رکھے، اور اس پر راضی اور خوش ہو جائے۔ خدا نے فرمایا۔ کہ تمہاری یہ خواہش اس طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ تم میرے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔ ان کی پیروی کرو۔ یعنی ان کی حدیثوں اور سنتوں پر عمل کرو۔ پھر جب تم ایسا کرو گے۔ میرے رسولؐ کے فرماں بردار اور متبع بن جاؤ گے۔ تو میں تم کو چاہوں گا۔ تم کو اپنا دوست بنا لوں گا۔ تم سے محبت کروں گا۔ تم کو اپنا ولی بنا لوں گا۔ اور ساتھ ہی تمہارے سب گناہ بھی بخش دوں گا۔

اس آیت میں اتباعِ رسول کا ذکر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی اور خوشنودی کا دار و مدار اتباع رسول پر رکھا ہے۔ اب اتباع پر عمل اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب آپ کے اقوال و افعال معلوم ہوں اور اقوال و افعال کا علم احادیث سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس حدیثوں پر عمل کرنا خدا کی رضامندی کا موجب ہُوا۔ اگر کوئی حدیثوں کا انکار کر دے۔ اور ان سے استغنا برتے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو ہرگز راضی نہیں کر سکتا۔ وہ خدا کا فرماں بردار نہیں بن سکتا۔ خدا اس کو کبھی نہیں چاہتا۔ اور کبھی نہ چاہے گا۔ کیونکہ وہ حدیثوں کا انکار کر کے اتباع رسول سے محروم رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مذکورہ آیت میں خدا نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولؐ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ گویا خدا کی اطاعت بھی فرض ہوئی۔ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی فرض ہوئی۔ دونوں اطاعتوں میں فرق، یہ ہے۔ کہ خدا کی اطاعت مستقل، اور حقیقی اطاعت ہے۔ کیونکہ وہ مُطاعِ حقیقی ہے۔ اصل اطاعت اسی کی ہے۔ اور اطاعتِ رسول خدا کی اطاعت کی موجب اور باعث ہے۔ حضورؐ نے بھی خدا کی اطاعت ہی کی ہے۔ ہم حضورؐ کی اطاعت کرکے در اصل خدا کی اطاعت کرینگے، آپؐ کا اتباع ہم سے خدا کی اطاعت اور حکم برداری کرائے گا۔ جب تک ہم آپ کی اطاعت، آپ کا اتباع، آپ کی فرماں برداری نہ کریں گے۔ خدا کی اطاعت اور فرماں برداری نہ کرسکیں گے۔ مثلاً نماز خدا کی عبادت ہے۔ اللہ کی حقیقی، اور مستقل اطاعت ہے، جب تک ہم رحمتِ عالمؐ کی فرمانبرداری کرکے آپ کی بتائی ہوئی نماز بعینہٖ نہ پڑھیں گے۔ خدا کی اطاعت عبادتِ ربِّ لم یزل بجا نہ لاسکیں گے۔ اور خدا کے نزدیک بے نماز، بے دین، ہوکر مریں گے۔ یہ وجہ ہے۔ کہ خدا نے اطاعتِ رسول فرض کی ہے۔ کہ آپ کی اطاعت سے خدا کے فرائض اور احکام پورے ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ رسولؐ کی اطاعت کو ضروری نہیں سمجھتے۔ یعنی حدیثوں کی ضرورت نہیں جانتے۔ ان کی ایمانی حالت نہایت خطرناک ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں ارشاد فرمایا:۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۝

"پس اگر پھر جائیں۔ (اطاعتِ رسولؐ سے)، تو اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست نہیں رکھتا کافروں کو"

غور کریں کہ خدا نے اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ کا حکم دیا۔ کہ رسول کی اطاعت کرو۔ پھر فرمایا۔ اگر پھر جائیں۔ یعنی اطاعت سے پھر جائیں۔ آپ کے اقوال و افعال سے رو گردانی کریں۔ حدیثوں کا انکار کریں۔ منکرِ حدیث ہو جائیں۔ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ نصِ قرآنی سے ثابت ہوا۔ کہ منکرِ حدیث کافر ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ۝ (پ۲۶ ع ۸)

"مسلمانوں اللہ کے حکم پر چلو۔ اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور (رسول کا خلاف کر کے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو"

اس آیت میں بھی خدا کی اصل اور حقیقی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس اطاعت کی بجا آوری کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری فرض کی گئی ہے۔ یعنی خدا کی عبادت، اطاعت، اُس طرح کرو۔ جس طرح رسول تم کو حکم کرے، اور اگر رسول کے حکم کے خلاف تم نے اپنی مرضی سے خدا تعالےٰ کی عبادت یا اطاعت کی۔ تو وہ عبادت، اطاعت، نیکی سب رائگاں اور ضائع جائے گی۔ خدا اسے قبول ہی نہیں کرے گا۔ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ۔

ملہ ایک شخص حدیث کو مانتا ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنے میں سستی اور غفلت کرتا ہے۔ ایسا شخص گنہگار رہے کا فر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اپنے عملوں کو (خلاف سنت بجا لاکر) ضائع نہ کرو"

یہ خدا کا ارشاد ہے۔ جس سے بڑھ کر کسی کی بات سچی نہیں ہو سکتی، پھر یقین کریں۔ کہ تمام اعمال اور نیکیاں، خدا کی ہر قسم کی عبادات جب تک رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم، فرمان اور عمل کے مطابق نہ ہوں گی۔ اُن پر سنت نبویؐ کی مہر نہ ہوگی۔ وہ قبول نہیں ہوں گی۔ ضرور ضائع ہو جائیں گی۔ اس سے حضورؐ کی حدیث کی حجیت اور فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ خوب یاد رہے۔ کہ غیر مسنون اعمال اکارت اور برباد ہو جاتے ہیں۔ خدا کے ہاں ان کا کوئی صلہ نہیں۔

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ (پ ۱۶ ع ۱۷)

"اور اگر ہم قرآن (کے اتارنے) سے پہلے کسی عذاب سے ان کو ہلاک کر دیتے۔ تو کہتے۔ اے ہمارے پروردگار، تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکموں پر چلتے"

اس آیت میں لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ ــــ قابل غور ہے۔ تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے"

ثابت ہوا۔ کہ بغیر رسول کے اتباع کے خدا کے حکموں پر نہیں چلا جا سکتا۔ جب تک اسوۂ رسولؐ، اقوالؐ اور افعالِ پیغمبر امت کے سامنے نہ ہوں۔ وہ احکام خداوندی کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یاد رہے۔ کہ رسول چٹھی رساں کی طرح آسمانی کتاب دے کر نہیں جاتا۔ بلکہ کتاب کی ہر ہر آیت کی تلاوت کرتا۔ اس کا مطلب سمجھاتا اور اس پر عمل کرکے دکھاتا ہے۔ جو لوگ رسول کے عمل، قول، اور کردار سے بے نیاز ہو کر اپنی مرضی سے کتاب الٰہی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ گمراہ اور ملحد ہو جاتے ہیں۔ کتاب اللہ المجید کے متن کے شارح اور مبین، صاحبِ کتاب۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم ہی ہیں۔ اور کوئی نہیں ؎

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل، جس نے
غبارِ راہ کو بخشا، فروغِ وادیٔ سینا

خدا کا فرمان، اور پیغمبروں کا اِتباع

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ

"اور (اے پیغمبرؐ) ڈرا لوگوں کو اس دن سے کہ آئے گا ان پر عذاب، پس کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے (پیغمبروں کی نافرمانی کرکے) ظلم کیا تھا۔ اے ربّ ہمارے ایک مدت قلیل تک ہمیں (اور) مہلت دے، تو قبول کریں ہم کہنا تیرا اور اتباع کریں ہم پیغمبروں کا۔" (پ ۱۳ ع ۱۹)

اس آیت میں پیغمبروں کا اتباع نہ کرنے والے ظالموں کا ذکر ہے، کہ جب وہ معذب ہوں گے۔ تو کہیں گے۔ اے رب ہمارے ہمیں تھوڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں کے لئے دنیا میں بھیج کر اور مہلت دے ، اب کہ ہم دنیا میں تیرا کہا مان لیں گے۔ تیرے احکام سر آنکھوں پر رکھیں گے۔ اور تیرے پیغمبروں کا اتباع کریں گے۔ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۔ قابلِ غور ہے خدا کا فرمان ، اور پیغمبروں کا اتباع۔ ظالم حشر کے دن آرزو کریں گے۔ خداوندا! ہمیں دنیا میں ایک بار پھر بھیج۔ تیرا حکم مانیں ۔ اور تیرے پیغمبروں کی فرماں برداری اطاعت اور اتباع کریں۔ معلوم ہوا۔ کہ خدا کا فرمان اور کہنا پیغمبروں کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ہی بجالایا جا سکتا ہے۔ پیغمبروں کے اقوال و افعال سے آنکھ موند کر خدا کی وحی پر ہرگز عمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی وحی اور اس کے حکم پر خدا ہی کی مرضی کے مطابق عمل کرنا ہے۔ اور خدا کی مرضی سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جان سکتا۔ پس اتباعِ رسول خدا کی حکم برداری کے لئے لازم ہے۔

راہِ رسولؐ اختیار کرو

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ (پ ۱۹ ع ۱)

"اور جس روز ظالم (نہایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔ (اور) کہے گا۔ کاش پکڑتا میں ساتھ رسول کے راہ"

یعنی ظالم جس نے دنیا میں رسول کا رستہ اختیار نہ کیا ہوگا۔ رسول کے قدم بقدم نہ چلا ہوگا۔ رسول کی پیروی نہ کی ہوگی۔ حشر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ اور کہے گا۔کیا اچھا ہوتا۔ کہ میں نے رسول کا راستہ پکڑا ہوتا۔ ثابت ہُوا۔کہ رسول کا قول اور فعل، اسوہ اور کردار، امتیوں کے لیے اپنانے کے لائق ہے خدائی احکام، وحی کے فرامین۔ پیغمبر کے عمل سے قابلِ عمل بنتے ہیں۔ بس پیغمبروں کی سنتوں اور حدیثوں سے انکار کرنے والے وحی کے نور سے کچھ حصہ نہیں پاتے ہیں۔ ظلمت میں زندگی گزارتے ہیں۔ خبردار! رسولِ رحمت کے قول اور فعل اور سنت اور حدیث سے بے نیاز نہ ہونا۔ رسول سے بے نیاز آدمی کا خدا سے کوئی تعلق رابطہ، واسطہ قائم نہیں ہو سکتا۔

علمی روایت کی حجیت

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (پ۲۶ ع ۱)

(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو۔کہ بھلا دیکھو تو سہی، کہ خدا کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ مجھ کو تو دکھاؤ۔کہ انہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے۔ یا آسمانوں کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا ہے۔ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت پیش کرو۔ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو"

خدا مشرکوں سے پوچھتا ہے۔کہ جن کو تم اللہ کے سوا مصائب و حوائج میں پکارتے ہو۔ ان کی عبادت کرتے ہو۔ بتاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سہی۔ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ زمین میں سے، یا کیا ان کو آسمانوں کے بنانے میں کچھ شراکت ہے؟ اگر تم خدا کی عبادات میں ان کو شریک مانتے ہو۔ اور اپنے دعوے میں سچے ہو۔ تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ۔ بطور سند کے، یا کوئی علمی روایت ہی پیش کرو۔ یعنی کسی پیغمبر کا قول جو صحیح سند سے تمہیں پہنچا ہو۔ لاکر دکھاؤ۔ کہ خدا کے شریک ہیں۔

اس آیت میں دو باتوں کو حجت بنایا گیا ہے۔ ایک آسمانی کتاب اور دوسری اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ۔ کوئی علمی روایت۔ یعنی پیغمبر کا قول یا حدیث۔ پس قرآن کی آیت سے ثابت ہوا۔ کہ صحیح سند سے پہنچی ہوئی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث دین میں حجت ہے۔ اس حجت (حدیث) کا انکار کرنے والا قرآن کی آیت کے منکر کی مانند ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے:-

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا
كِتَابَ اللهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ؕ (مشکوٰۃ شریف)

"(مسلمانو!) میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رکھو گے۔ ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (سنو! ایک تو) اللہ کی کتاب ہے، اور (دوسری) اس کے رسول کی سنت ہے"

اوپر کی قرآنی آیت میں دو چیزوں کو حجت بنایا گیا ہے۔ کتاب اور علمی روایت۔ یعنی پیغمبر کا قول۔ اسی طرح مذکورہ حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں حضورؐ نے بھی دو چیزیں حجت اور دلیل کے طور پر امت کو دی ہیں۔ کتاب اور سنت۔ یہ سنت اَثَارَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ ہی تو ہے۔ سید العرب والعجم، سید الکونین والثقلین کی منقول روایت لیجئے قرآن سے ثابت ہو گیا۔ کہ حدیث بھی قرآن کی مانند حجت فی الدین ہے۔

اِتّباعِ رسولؐ خدا کی حکم برداری ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج (پ۵ ع ۸)

"اور جس نے فرمانبرداری کی رسول کی، اس نے کہا مانا اللہ کا"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ اتباع رسول خدا کی حکم برداری ہے۔ یعنی آپ کی فرمان برداری سے خدا کا حکم مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں بار بار اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ رسول کی اطاعت، اتباع، پیروی، اور فرمان برداری کرو۔ در اصل دین پر عمل کرنا عبارت ہے اتباع رسول سے۔ اور اتباع رسول کا نقشہ احادیث پیش کرتی ہیں، اس لئے حدیثوں پر عمل کرنے سے ہی رسول کا اتباع کیا جا سکتا ہے پھر جو شخص حدیثوں کی دین میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ وہ اتباع رسول نہیں کر سکتا۔ جب اتباع رسول نہ کیا۔ تو خدا کا حکم بھی نہ مانا۔ احکامِ خداوندی پر کچھ بھی عمل نہ کیا۔ اور اگر اپنی مرضی سے کیا تو وہ بحکم وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ اکارت اور ضائع ہو جائے گا۔ سہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ مصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی است

شعر مذکور میں علامہ اقبال نے سچ کہا ہے۔ کہ اے مسلمان! اپنے آپ کو مصطفےٰ کے پاس پہنچا۔ یعنی حضورؐ کا اتباع کر۔ آپؐ کی فرماں برداری کر تمام احکام و فرائض کو سنت اور حدیث کے مطابق عمل میں لا۔ ہر ہر بات میں حضورؐ کی اطاعت کر۔ کیونکہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم ہی مکمل دین ہیں۔ خبردار! اگر تو حضورؐ تک نہ پہنچا۔ یعنی دین پر عمل کرنے کے لئے آپ کے افعال و اقوال کو نہ اپنایا۔ حضورؐ کی حدیثوں، اور سنتوں پر عمل نہ کیا۔ اُسوۂ حسنہ سے بے نیاز ہو کر اپنی مرضی برتی۔ اپنی راستے پر چلا۔ قرآن پر اپنی خواہش کے مطابق عمل کیا تو پھر جان لے۔ کہ تو تمام کا تمام ابو لہب ہے۔ بے ایمان ہے۔ پھر سن! اگر بہ اُو نرسیدی۔ اگر حضورؐ کا قول و فعل تو حاصل نہ

لہ اس شعر میں اُو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ یعنی علامہ اقبالؒ کہتے ہیں کہ اگر تو ان تک نہ پہنچا۔ یعنی حضور انورؐ تک۔ تو پھر تو پورا ابولہب ہے، گویا اطاعتِ رسول کی ازحد تاکید کی گئی ہے۔ فنا فی الرسول ہو جانے کا سبق دیا گیا ہے، لیکن پرویز کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے اس درجہ کد ہے۔ کہ وہ اقبالؒ کے اس مصرعہ میں اُو کو ایں سے بدل کر قرآنی حکومت (امام وقت) کی طرف اشارہ کرتا ہے لکھتا ہے۔ قرآنی حکومت سے مراد سلیم! اس نظام ربوبیت کے قیام کے سوا کچھ نہیں۔ اگر بایں نرسیدی تمام بولہبی است۔ (سلیم کے نام صفحہ ۲۴۷) — اقبالؒ نے حضورؐ کی اطاعت پر زور دیا ہے۔ اور پرویز کہتا ہے۔ کہ اگر تو نے خود کو امام وقت کے پاس نہ پہنچایا۔ اس کی اطاعت نہ کی تو تُو ابو لہب ہے۔ افسوس! —

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔ تمام بولہبی است۔ تو پھر تو پورا پورا سر سے پاؤں تک ابولہب ہے۔ چہ خوب ا۔ اتباعِ رسول کی تو ضرورت نہ سمجھے، حدیث سے ابا، کرے۔ سنت سے بے اعتنائی برتنے۔ اور پھر تو مسلمان کہلائے، ہرگز نہیں۔ بلکہ بے ایمان اور ابولہب کہلائے گا۔ یہ اتباعِ رسولؐ اور اطاعتِ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر اقبالؒ کی نظر ہیں۔

انکارِ حدیث کا فتنہ

ملک میں ایک عرصہ سے انکارِ حدیث کا فتنہ پھیلا ہوا ہے۔ اس کے بانیوں میں سے مولوی عبداللہ چکڑالویؒ ہوا ہے۔ یہ شخص لنگڑا تھا۔ اس لئے اَریکہ یعنی تخت پوش پر بیٹھ کر حدیثوں میں رین میکھ نکالا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا۔ کہ حدیث دین میں داخل نہیں۔ صرف قرآن ہی واجب العمل ہے۔ اس نے ساری زندگی انکارِ حدیث کے فتنہ کو ہوا دی۔

حدیث پاک کا معجزہ یہاں ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث جو سراسر معجزہ واقع ہوئی ہے بیان کرتے ہیں۔ اوپر ہم نے لکھا ہے۔ کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی بوجہ لنگڑا ہونے کے اریکہ یعنی تخت پوش پر بیٹھ کر حدیثوں کا انکار کیا کرتا تھا۔ تخت پوش پر بیٹھ کر حدیثوں کے انکار کرنے کے متعلق مہبطِ وحی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ذیل ملاحظہ فرمائیں، لاکھوں درود و سلام مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم پر۔

لہ چکڑالہ ضلع میانوالی (پنجاب) میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَآ اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰٓے اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّآ اَمَرْتُ بِہٖٓ اَوْ نَھَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ لَآ اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ۔ (احمد۔ترمذی۔ابن ماجہ)

"حضرت ابی رافع روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے تکیہ کئے ہوئے اوپر اریکہ (تخت پوش) اپنے کے۔ کہ آئے اس کے پاس حکم میرے حکم سے، اس قسم سے کہ حکم کیا ہے میں نے، یا منع کیا ہے میں نے (یعنی میرا امر یا نہی)، پس کہے کہ نہیں جانتا میں (کہ حدیث کیا ہے؟) میں نے صرف پیروی کی اس چیز کی کہ پائی قرآن میں"

اریکہ نشینی اور انکار حدیث

مطلب حضورؐ کے فرمان کا یہ ہے۔ کہ تم میں سے کوئی اریکہ تخت پوش، پلنگ، پر بیٹھ کر، تکیہ لگا کر، میرے حکم، امر یا نہی کے متعلق یہ نہ کہے۔ لَآ اَدْرِیْ۔ میں نہیں جانتا۔ یعنی حدیث کو نہیں جانتا، مانتا، کہ وہ دین کی چیز ہے۔ واجب العمل اور قابل اتباع ہے۔ میں تو صرف قرآن کو مانتا اور صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں۔

غور فرمایا آپ نے کہ حضورؐ کا ارشاد کتنا حرف بحرف صحیح نکلا ہے بلکہ معجزہ ثابت ہوا ہے۔ کہ عبداللہ چکڑالوی نے اریکہ، یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخت پوش پر بیٹھ کر، پلنگ پر بیٹھ کر تکیہ لگائے ہوئے کہا ہے۔ لَا اَدْرِی۔ میں نہیں جانتا حدیث کو؛ نہیں مانتا حدیث کو۔ حدیث دین کی چیز نہیں ہے۔ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ۔ میں تو صرف قرآن پر ہی چلوں گا۔"

منکرین حدیث اسوۂ رسولؐ سے محروم ہیں

اَرِیْکَۃٌ۔ یعنی تخت پوش، پلنگ، مسہری پر تکیہ لگائے ہوئے۔ کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے۔ کہ حدیثوں میں مین میکھ نکالنے، ان کو خارج از دین بتانے والے منکرین حدیث بڑے آرام طلب، تن آسان، دین سے غافل، اسوۂ رسول پر عمل کرنے سے محروم بدعمل قسم کے لوگ ہونگے۔ بجائے مسجدوں، محرابوں، منبروں، کے وہ کرسیوں، صوفوں پر بیٹھ کر حدیثوں میں معاذ اللہ کیڑے نکالیں گے، آپ ٹوڈیٹ قسم کے فیشن زدہ ہوں گے۔ ان کے چہرے بشرے عموماً مغربیت کے آئینہ[1] دار ہوں گے۔ مسجدوں میں آکر اُن تن آسانوں

---

[1] ہمارے محترم شیوو (SHAVO) حضرات معاف فرمائیں کہ وہ ہمارے مخاطب نہیں ہیں کیونکہ وہ پرویز و برقی وغیرہ وغیرہ کی طرح دین کے ٹھیکے دار نہیں بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ عامۃ المسلمین میں شامل ہیں۔ جو سنت پر عمل کے تساہل، اور دوسری خامیوں پر خدا کے حضور ہر وقت نادم ہیں۔ ہمارے مخاطب " وضع میں تم ہو نصاریٰ " قسم کے وہ " اریکہ نشین " ہیں۔ جو حضور سید العرب والعجم کے اقوال و افعال سے مسلمانوں کو بدظن، اور منحرف کرکے انہیں گمراہ کر رہے ہیں۔ اُن سے اطاعتِ رسول چھڑا کر اپنے اپنے زمانے کے مرکزِ ملت کی اطاعت کا درس دے رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اریکہ نشینوں" کو رحمتِ عالم ﷺ کی پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز پڑھنی نصیب نہ ہوگی۔ نہ جمعے، نہ اقتداء، نہ امامت، نہ عیدین کے اجتماعوں کی حاضری، وہ صوفوں، کرسیوں، مسہریوں پر بیٹھ کر انکارِ حدیث کا لیکچر جھاڑیں گے۔ مسلمانوں کی نماز، زکوٰۃ، قربانی کو مُلّا کا مذہب کہہ کہہ کر ان چیزوں کا مذاق اڑائیں گے۔ مسلمانوں کے درود پڑھنے، خدا کی تسبیحوں، حمدوں، کا ذکر کرنے کو من من کرنا کہیں گے۔ اور جن نیک اعمال پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بڑے بڑے درجوں کے اور بہشت کے وعدے دیئے ہیں۔ ان سے ٹھٹھا اور تمسخر کریں گے۔ وغیرہ! ۔ ان سب باتوں کا بیان آگے آئیگا۔

اَرِیکہ نشینوں[1] سے مُتاثر لوگ

پھر اریکہ نشینوں کے لیکچرز، کتابیں، اور رسالے سہل انگار نوجوانوں دفتروں کے بابوؤں۔ تاجروں، رئیسوں، امیروں اور ملازمت پیشہ حضرات کو (جو دین سے ناواقف ہیں) متاثر کر رہے ہیں۔ اس مشینی اور مصروف دور میں لوگ مذہب میں آسانی اور تخفیف چاہتے ہیں۔ انتہائی مصروفیت کے باعث وقت بچاتے ہیں۔ چنانچہ ایک انگریزی دواؤں کے تاجر نے مذہب پر تبصرہ کرنے کے دوران ہم سے کہا۔ کہ آج کل مذہب بڑا مختصر سا چاہیئے۔ پانچ نمازوں کیلئے لوگ وقت کہاں سے لائیں۔ کیا اچھا ہو۔ کہ ایک نماز صبح گھر سے ہی پڑھ کر کام پر آجائیں۔ اور دوسری نماز رات کو گھر پر ہی جاکر پڑھ لیں۔

---

[1] اریکہ نشینوں سے مراد منکرین حدیث ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص صرف دو نمازیں قرآن سے ثابت کر دے۔ لوگ اس کے علم کی داد دیں گے۔ اور دو نمازیں آسانی سے پڑھ بھی سکیں گے، اس طرح اگر انکم ٹیکس کو بروئے مذہب زکوٰۃ قرار دے دیا جائے۔ تو لوگ ایسے مذہب کو سینے سے لگا لیں گے، اور حج کے اربوں، اور قربانی کے کروڑوں روپے اگر جمع کر کے قوم اور ملت کے تعمیری کاموں پر لگا لئے جائیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ اس زمانے میں اس طرح کا سائنٹفک مذہب چاہیئے۔ جو شخص اس طرح کا مذہب پیش کرے، وہ قوم سے داد کا مستحق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل پرویز صاحب کے خیالات۔ پڑھے لکھے لوگ اپنا رہے ہیں۔ اور ان کے رسالوں، اور کتابوں کو شوق سے پڑھ رہے ہیں۔ پرویز صاحب کہتے ہیں۔ کہ قرآن میں تو ردّ و بدل نہیں ہو سکتا۔ لیکن قرآنی احکام کی عملی صورتوں میں ردّ و بدل ہو سکتا ہے۔ مرکز ملت یعنی قرآنی حکومتیں ہر زمانے میں زمانہ کے تقاضوں کے مطابق مذہب میں ردّ و بدل کر سکتی ہیں۔

یہ ہے تبلیغ دین پرویز صاحب اور اس کے ساتھیوں کی اور تاثر جو دین سے ناواقف لوگ قبول کر رہے ہیں۔ گویا الحاد پھیل رہا ہے۔

ہاں تو ہم انکارِ حدیث کے فتنہ کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ اس کے بانیوں سے عبد اللہ چکڑالوی ہوا ہے۔ تو پھر اس کے ساتھ احمد دین امرتسری، اسلم جے راجپوری، برق کیمبل پوری۔ اور غلام احمد صاحب پرویز بٹالوی وغیرہم شامل ہو گئے۔ اور اس الحاد کے پھیلانے میں پرویز صاحب سب سے بڑھ گئے۔ چنانچہ وہ ایک رسالہ "طلوعِ[1] اسلام" کے نام سے

---

[1] "طلوع اسلام" پرویز صاحب کا اپنا گھڑا ہوا اسلام۔ جو اب طلوع ہو رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال رہے ہیں۔ اور متعدد کتابیں بھی لکھ چکے ہیں۔ جنہیں سکولوں کالجوں کے طلبہ اور انگریزی پڑھا لکھا مہذب طبقہ جو اسلام کی اصل تعلیم سے ناواقف ہے۔ پڑھ کر گمراہ ہو رہا ہے۔

اطاعتِ رسولؐ سے متعلق گمراہ کن تعلیم

یاد رہے کہ اصل ہدایت وحی الٰہی ہوتی ہے، جو خدا تعالیٰ اپنے نبیوں پر نازل کرتا ہے۔ جس طرح تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السّلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر، اور صدہا صحیفے دیگر انبیاء پر نازل ہوئے۔ یہ کتابیں خدا کی وحی، اس کا قانون، ضابطہ، اور دستور تھا۔ اس دستور کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ لوگ اس پر عمل کریں۔ اور اپنی دنیا اور دین سنوار لیں۔

جس پیغمبر پر جو ضابطہ، دستور، قانون، اور کتاب نازل ہوتی تھی۔ وہ پیغمبر پہلے خود اس پر عمل کرتا تھا۔ اور خدا اس کو حکم بھی یہی دیتا تھا۔ کہ میرے پیغمبر! پہلے میرے قانون پر تم عمل کرو تاکہ تمہارے عمل کے مطابق لوگ بھی عمل کریں۔ پھر وہ پیغمبر خدا کی کتاب پر خدا کی مرضی کے مطابق عمل کر کے لوگوں کو حکم دیتا تھا کہ تم میرا اتباع کرو۔ یعنی جس طرح میں نے خدا کے حکم پر عمل کیا ہے۔ تم بھی کرو۔ چنانچہ لوگ خدا کی کتاب پر اپنے پیغمبر کے طریقے کے مطابق عمل کرتے تھے۔ وہ عمل صالح کہلاتا تھا۔

پیغمبر کے طریقے کے مطابق کتاب الٰہی پر عمل کرنا اسلئے ضروری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قبولیت کے لئے شرط ہے۔ کہ سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس حکم سے خدا کی منشار کیا ہے۔ وہ اپنے حکم کی تعمیل کیسے چاہتا ہے؟ چونکہ پیغمبر پر وحی آتی ہے۔ خدا اس کو وحی کے ذریعے اپنے احکام کی منشار۔ مرضی۔ اور پسندیدہ تعمیل بنا دیتا ہے، پھر پیغمبر خدا کی وحی کے مطابق عمل کرکے امت کے لئے شاہراہِ عمل کھول دیتا ہے۔ پھر جو شخص اتباع پیغمبر، اور اطاعت رسول سے بے نیاز ہو کر کتاب الٰہی پر اپنی مرضی سے عمل کرتا ہے۔ وہ عمل خدا قبول نہیں کرتا۔ ایسا شخص خدا کا نافرمان، اس کے قانون کا باغی کہلاتا ہے۔

جس طرح پہلے انبیار پر کتابیں نازل ہوئیں۔ اسی طرح ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔ تاکہ ہم اس پر عمل کرکے نجات پائیں۔ چونکہ ہم نہیں جان سکتے۔ کہ خدا کے حکم۔ قرآن پر کس طرح عمل کرنا ہے؟ اقیموا الصلوٰۃ کی تعمیل خدا تعالیٰ کس طرح چاہتا ہے؟ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر بنیادی، اصولی، اور اساسی فرامینِ خداوندی کی عملی صورتیں کیا ہیں؟ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس مقدس ذات سے کہ جس پر قرآن اترا۔ دریافت کریں۔ کہ انہوں نے قرآنی احکام پر کیسے عمل کیا ہے۔ تاکہ ہم بھی اسی طرح خدا کے احکام کی تعمیل کریں۔ اُن کا عمل بالقرآن معلوم کرنا، اور اس کا اتباع کرنا اس لئے لازمی ہے۔ کہ آپ نے خدا کی مرضی اور منشار کے مطابق قرآن کی تعمیل کی ہے اور یہی مقصود ہے عمل بالقرآن سے، کہ خدا راضی ہو جائے، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی رضامندی کا پتہ حضورؐ کے عمل سے ہی چل سکتا ہے اسی لئے خدا نے حکم فرمایا:۔

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ! (پ۵ع۵)

"رسول کی اطاعت کرو۔"

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ! (پ۵ع۸)

"جو رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ بے شک اس نے اللہ کا حکم مان لیا۔"

پرویز صاحب کا الحاد

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں اَطِیْعُوا الرَّسُوْل پر ازحد زور دیا ہے۔ بار بار اطاعتِ رسولؐ کا ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن یہ کس قدر دل خراش امر ہے۔ کہ منکرِ حدیث[1] غلام احمد صاحب پرویز خدا کے احکام و فرائض پر عمل کرنے کے لئے اطاعتِ رسولؐ ضروری نہیں سمجھتے۔ انہوں نے مسلمانوں کو حضورؐ کی اتباع سے بے نیاز[2] کر دیا ہے۔ دیکھئے کتنی دیدہ دلیری سے پرویز نے لکھا ہے۔

"قرآن میں جہاں جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم دیا

---

[1] پرویز صاحب لکھتے ہیں، اگر احادیث بھی جزو دین ہوتیں۔ تو کیا رسول اللہ انکی حفاظت کا کچھ انتظام بھی نہ کرتے؟ (مقام حدیث جلد اول ص۴۵)۔ معلوم ہوا کہ پرویز صاحب حدیث کو دین نہیں مانتے۔ پس وہ منکرِ حدیث ہوئے۔

[2] پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ اتباع صرف قرآن کی ہے۔ (مقام حدیث جلد اول ص۳۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے اس سے مراد امام وقت یعنی مرکز ملت کی اطاعت ہے، جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے۔ ان کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت تھی۔ اور آپ کے بعد آپ کے زندہ جانشینوں کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی، اور اطاعت عربی میں کہتے ہیں زندہ کی فرمانبرداری کو" (مقام حدیث جلد اول صفحہ ۱۵۵)

غور فرمائیں کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ "خدا کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو۔ لیکن پرویز صاحب کہتے ہیں کہ جہاں جہاں اللہ رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد امام وقت، یعنی مرکزِ ملت کی اطاعت ہے، یہ غلط بیانی اور کید ہے کہ اطاعتِ رسول سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے۔ حدیثوں کے متعلق پرویز صاحب یہ پراپیگنڈا کرنے تھکتے نہیں کہ وہ دین نہیں ہیں۔ اور ساری امت کے خلاف اپنی بے دلیل بات کو دین بتاتے ہیں۔ کہ اطیعوا الرسول سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب کسی کے ہاتھ سے رسالت کا دامن چھوٹ جاتا ہے۔ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے لاپروا ہو جاتا ہے۔ تو ضرور ضرور گمراہ ہو جاتا ہے اپنی مرضی سے قرآن کا مطلب بیان کر کے، اپنی خواہش سے آیتوں کی مراد بتا کر صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے۔ ضلالِ بعید کی تاریک وادی میں بھٹکتا پھرتا ہے، اور قرآن کی اس پر یوں پھٹکار آتی ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا۔ (پ۱ ع۳) "خدا قرآن کے ساتھ گمراہ کرتا ہے بہتوں کو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو لوگ اطاعتِ رسولؐ چھوڑ کر، پیغمبروں کے فرمودوں سے لاپروا ہو کر اپنی خواہش سے قرآن کا مطلب بتاتے ۔ تفسیر بالرائے کرتے ہیں۔ وہ گمراہ ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ قرآن کا اپنا فتوےٰ ہے۔ یُضِلُّ بِہٖ ۔ اللہ قرآن کے ساتھ گمراہ کرتا ہے۔ یعنی اپنی مرضی سے قرآن میں دخل دینے والوں، صاحبِ قرآن کی تبیین سے لاپروا ہو کر اپنی خواہش سے آیات کو موڑنے توڑنے والوں کو خدا تعالےٰ قرآن کے ساتھ پھٹکارتا اور دھتکارتا ہے۔ اور پھر ایسے لوگ ملحد اور بے دین ہو جاتے ہیں ۔

پرویز صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے لوگوں کو ہٹا کر ان کو لادینی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ سوچئے کہ یہ کہنا کتنی دیدہ دلیری ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں۔ اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے" ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ قرآن میں کہاں لکھا ہے۔ کہ رسول کی اطاعت سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے؟ جب قرآن میں اطیعوا الرسول سے مراد امام وقت کی اطاعت مراد لینا کہیں مذکور نہیں ۔ تو پرویز صاحب کو یہ کہاں سے حق حاصل ہے کہ صحابہ سے لے کر آج تک ساری امت کے خلاف زہر اگلیں، کہ اطاعت رسول سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے ۔ یہ الحاد ہے ۔ کہ رسول کی اطاعت کو قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے فرض نہیں مانا بلکہ حضورؐ کو درمیان سے نکال کر اپنے زمانے کے بادشاہوں، خلیفوں، اور اماموں کی اطاعت کو ضروری قرار دیا ہے، کہ جس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا مطلب ہر ہر زمانے کا امام یا حکومت بتائے۔ اس طرح عمل کرو محمدؐ رسول اللہ کی اطاعت ہر ہر زمانے کے لئے نہیں ہے ــــ پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! غور کرو۔ کہ کیا پرویز صاحب کی یہ تعلیم گمراہ کرنے والی نہیں ہے؟ جو آپ سے خواجہ بدر وحنین، حضرت سیّد الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری چھڑا کر وقت کے اماموں کی غیر معتبر اطاعت کرواتی ہے! حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو معصوم ہیں۔ آپ کے اقوال و افعال، اور قرآن کی تعلیم و تبیین سب کچھ خدا کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہے۔ کہ خدا نے فرما دیا۔

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ اے میرے رسول! بیشک قرآن کا تیرے دل میں جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ۔ پھر قرآن کا بیان (یعنی تجھ سے اس کا مطلب اور مفہوم بیان کرانا) ہمارے ذمہ ہے۔" (پ ۲۹ ع ۱۷)

قارئین کرام! غور کریں۔ کہ حضرت انورؐ سے قرآن کا مطلب اور مفہوم بیان کرانا ــــ امت کے لئے اس کی تشریح اور تفسیر کرانا خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ گویا خدا نے اپنے رسول سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحِ قرآن، تفسیر قرآن، تبیین قرآن کی ضمانت دی ہے۔ ہر طرح کی ذمہ داری اپنے اوپر لے کر حکم دیا ہے۔ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ــــ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو" لیکن اس کے برعکس جو شخص حضورؐ کو امامِ وقت کا درجہ دے کر ان کی زندگی تک ان کی اطاعت درست جانتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے قول و فعل، اور اُسوہ حسنہ کو واجب الاطاعت نہیں ماننا۔ بلکہ امام وقت کی اطاعت کو۔ واجب ہے۔ وہ بڑا ملحد، بے دین، اور دجال ہے۔ وہ لوگوں کو صرف احادیث سے ہی منحرف نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن سے بھی دُور ہٹاتا ہے۔ اس طرح کہ حدیثوں سے منحرف کرا کر قرآن اپنی مرضی کے مطابق سنا کر، ان کو گمراہ، اور بے دین کرتا ہے۔ کیا پرویز صاحب پر قرآن اترا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے؟ یہ تو پرویز صاحب کا اپنا ذاتی خیال ہے، جس کی دلیل قرآن سے بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ در اصل پرویز صاحب مسلمانوں میں کجروی، اور خود سری پھیلا رہے ہیں۔ ان میں اتنی جرأت تو ہے نہیں۔ کہ اسلام کو جھوٹ کہیں۔ یا قرآن کا انکار کر دیں کیونکہ ایسا کرنے کا وہ انجام جانتے ہیں۔ اس لئے وہ حدیثوں کا انکار کرتے ہیں۔ باقی رہا قرآن۔ تو اس کا مطلب خود گھڑ کر لوگوں کو سناتے ہیں۔ اور اس طرح ایک نیا اسلام بنا رہے ہیں۔ جب ہی تو انہوں نے اپنے رسالہ کا نام "طلوع اسلام" رکھا ہے، جس کا مطلب ہے نیا اسلام، جو حال میں طلوع ہو رہا ہے۔ یہ اسلام پرویز صاحب کا خانہ ساز اسلام ہے۔ جس کو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

امام وقت پر وحی نہیں آتی

اوپر آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی تفسیر اور تشریح کرانے کی ذمہ داری لی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن امام وقت یا مرکز ملت کا بھی خدا نے کہیں ذکر کیا ہے۔ کہ اس کی تشریح قرآن کو غیر مشروط طور پر مانو۔ امام وقت کی تبیین قرآن خدا کی مرضی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس کسی غیر نبی کی کوئی بات بھی رسول کی حیثیت سے نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ اس پر وحی نہیں آتی۔ وہ معصوم نہیں ہے۔ نبی رحمت کے لائے ہوئے اسلام کو ڈھانے اور ملیا میٹ کرنے والا زندیق ہی کہہ سکتا ہے کہ اٰتیوں کو اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا درجہ دو۔ وقت کے اماموں سے قرآن کا مطلب پوچھو اور عمل کرو۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کے لئے امام تھے۔ صرف اپنی زندگی میں ہی مرکز ملت تھے۔ وفات کے ساتھ ان کے اقوال و افعال۔ اور اُسوۂ حسنہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خود سر ظالم سے سمجھے جو رحمت للعالمین کے کردار اور اسوۂ حسنہ کو مدفون سمجھتا ہے۔ اور لوگوں کو بے دین بناتا ہے۔

نیا اسلام طلوع ہوا ہے

پرویز صاحب کا یہ کہنا۔ کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے۔ (یعنی زندہ تھے) ان کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت تھی اور آپ کے بعد (یعنی وفات کے بعد) آپ کے زندہ جانشینوں — کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی۔ اور اطاعت عربی میں کہتے ہیں زندہ کی فرمانبرداری کو۔ (بحوالہ مذکور مقام حدیث جلد اول صفحہ ۱۵۵)

غور فرمایا آپ نے — کہ پرویز صاحب علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے۔ یعنی زندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ان کی اطاعت کرنی چاہیئے تھی۔ صرف اپنی زندگی میں رسولِ خدا واجب الاطاعت تھے۔ ان کے بعد۔ یعنی وفات کے بعد۔ آپ کے جانشینوں کی اطاعت ضروری ہے۔ حضورؐ کی ضروری نہیں۔ کیونکہ اطاعت کہتے ہیں زندہؒ کی فرمانبرداری کو۔ جب تک حضورؐ زندہ تھے۔ ان کی فرمانبرداری بھی تھی۔ جب حضورؐ فوت ہو گئے۔ تو فرمانبرداری بھی فوت ہو گئی۔ وفات کے بعد ان کی فرمانبرداری نہیں ہے۔ یہ ہے ظالم پرویز کی تعلیم اسلام۔ کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے رحمت للعالمین کی تابعداری کا دامن چھڑا رہا ہے۔ یہ ہے طلوع اسلام یعنی نیا اسلام جو مطلع الحاد پر ابھرا ہوا ہے۔ خدا غروب کرے اس نئے اسلام کو۔ جو ان سید العرب والعجم، سید الکونین والثقلین سید ولد آدم، سید العالمین، اکرم الاولین والآخرین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو مردہ قرار دیتا ہے۔ جن کی رسالت کا آفتاب تا نورنیرین زندہ و تاباں رہے گا۔ اسوۂ حسنہ کی مشعل قیامت تک بنی نوع انسان کی پیشوائی کرے گی۔ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسلام نام ہے اُسوۂ رسُول کا۔ دنیا میں قوموں کے لیڈر اور ریفارمر ہوتے ہیں۔ جو قوموں کی سیاسی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کی تعمیر کر کے دنیا میں اُن کا وقار بلند کرتے ہیں

---

۵ یہ اطاعت کے خانہ ساز معنی ہیں۔ لغت میں کہیں نہیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لیڈر جب فوت ہو جاتے ہیں۔ تو قومیں ان کے کردار کو اپناتی ہیں۔ ان کی برسیاں منا منا کر ان کی تعلیم سے زندگی پاتی ہیں، یہ تو دنیا کے لیڈروں کا حال ہے۔ کہ قومیں ان کے کردار کو زندہ سمجھتی، اور اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ لیکن بقول پرویز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی "تابعداری انکی زندگی میں ہی تھی۔ ان کی وفات کے ساتھ ہی ان کا کردار، ان کا عمل، ان کی تعلیم بھی ناپید ہو گئی ہے۔ اور ان کی وفات کے بعد وقت کے اماموں کی اطاعت ضروری ہو گئی ہے مطلب یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی حیثیت معاذ اللہ ایک لیڈر کی بھی نہ ہوئی۔ کہ لیڈر کا اسوہ قوم کے لئے زندہ اور قابل عمل ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مسلمانوں کے لئے خاکم بدہن مُردہ۔ اور ناقابل عمل ہے۔ پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! کیا پرویز کے ان خیالات سے آپ اتفاق کرتے ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضورؐ کی نبوت اور رسالت حضورؐ کی وفات پر منسوخ ہو گئی۔ کیونکہ نبوت اور رسالت نے جو کام تئیس برس تک کیا تھا۔ وہ ان تئیس برس کے مسلمانوں کے لئے ہی تھا۔ بعد کے مسلمانوں کے لئے اس پر عمل کرنا درست نہیں۔ بلکہ اپنے اپنے وقت کے اماموں اور حکومتوں کے حکم پر چلنا ہے۔ قرآن کے اصولوں کی جو جزئیات وقت کے امام بتائیں۔ زمانے کے تقاضوں کے مطابق قرآن کی جو تشریح وقت کی حکومت سمجھائے، وہ قابل عمل اور واجب اطاعت ہے۔ پرویز صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وعظ سے اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب اتباع رسول، اطاعت رسول، اسوہ حسنہ، کردار اطہر، حضورؐ کے اقوال و افعال کی ضرورت نہ رہی۔ تو اسلام ختم ہو گیا۔ معاذ اللہ مٹ گیا۔ اس لئے کہ اسلام نام ہی حضور سرور کائنات حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ، اقوال و افعال، اور گفتار و کردار کا ہے، جب مشعلِ اسوۂ رسولؐ نہ رہی۔ تو اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔

دو اطاعتیں فرض ہیں!

قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ فرمایا ہے، اس کے ساتھ ہی اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ارشاد فرمایا۔ یعنی مسلمانوں کو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا حکم دیا ہے۔ اس میں ایک اطاعت تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور دوسری اطاعت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اللہ کی تو اطاعت مستقل بالذات اطاعت ہے کہ اصل حکم اسی کا ہے۔ جس کا ماننا فرض ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقات اور دیگر اوامر اور نواہی۔ تمام احکام خداوندی کی اطاعت فرض ہے کہ مُطاعِ حقیقی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، اب احکامِ خداوندی پر عمل بھی کرنا ہے۔ وہ کس طرح کریں؟ وہ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کی مانند کریں۔ یعنی جس طرح حضورؐ نے اللہ کی اطاعت کی ہے۔ اس کے فرائض اور احکام بجا لاتے ہیں۔ ہم حضور کی فرمانبرداری کر کے، آپ کا اتباع اور اطاعت کر کے احکامِ خداوندی پر عمل کریں۔ چونکہ حضرت انورؐ کی فرمانبرداری سے خدا کے حکموں کی تعمیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ اس لئے خدا نے حضورؐ کی اطاعت فرض کردی ہے، تاکہ آپؐ کی اطاعت سے اللہ کی مستقل اطاعت بجا لائی جا سکے۔ اور یہ بات یاد رکھیں۔ کہ حضور کی فرمانبرداری کئے بغیر خدا کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے جو حضور کی اطاعت کو ضروری نہیں جانتا۔ وہ اطاعتِ الٰہی بھی نہیں کرسکتا۔ پس اطاعتِ رسول کا منکر خدا کی اطاعت کا منکر ہے"

مرکزِ ملت یا امامِ وقت کی اطاعت مشروط ہے

یہ جو پرویز صاحب نے لکھا ہے۔ کہ قرآن میں جہاں جہاں اللہ رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد امامِ وقت، یعنی مرکزِ ملت کی اطاعت ہے۔ ان کا یہ کہنا قطعاً غلط بلکہ گمراہ کن ہے۔ کہ غیر نبی کی اطاعت مشروط ہے۔ مثلاً ماں باپ کی فرمانبرداری کی بہت تاکید آئی ہے۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ۔ "اور (جھکا) محبت سے والدین کے لئے ذلت کا بازو بچھا" گویا قرآن نے والدین کی اطاعت پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (پ۱۵) ۔ "اور اگر تیرے ماں باپ درپے ہوں کہ تو کسی کو ہمارا شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو ان کا کہا نہ ماننا" دیکھئے یہاں خدا نے والدین کی اطاعت سے روک دیا ہے۔ کہ کسی غیر شرع بات میں والدین کی اطاعت مت کرو۔ پس ماں باپ کی فرمان برداری مشروط ہوئی۔ اسی طرح امامِ وقت کی اطاعت کے متعلق بھی ارشاد ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي
الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ
الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ (پ۵ ع۵)

" اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی ، اور جو تم میں صاحبِ حکومت ہیں ، پھر اگر کسی امر میں تم (اور امام وقت) آپس میں جھگڑ پڑو۔ تو اس امر میں تم اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ اگر تمہارا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے "

اس آیت میں خدا نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اپنی اطاعت کے لئے بھی اطیعوا کہا ہے۔ اور رسول کی اطاعت کے لئے بھی اطیعوا مکرر فرمایا ہے۔ یہ دو اطاعتیں وہی ہیں۔ جن کا ذکر آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ خدا اور رسول کا کہا مانو۔ بلا چون وچرا خدا اور رسول کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کردو۔ خدا رسول کا جو بھی حکم ہو۔ جیسا بھی ہو۔ تم مان ہی لو۔ بس خدا رسول کے آگے تم کو بولنے کا حق نہیں ہے۔ اونچی سانس لینے کی اجازت نہیں۔ دم بخود رہو۔

آگے تیسری اطاعت اولی الامر یعنی امام وقت کی ہے، اس کی اطاعت کے لئے اطیعوا کا لفظ نہیں آیا۔ جس طرح اللہ رسول کی اطاعت کے لئے دو مرتبہ اطیعوا ، اطیعوا آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ امام وقت کی اطاعت ، اللہ ، رسول ، کی اطاعت کے ماتحت ہے۔ یعنی جب تک امام وقت خدا رسول کے احکام سنائے ، اور بتائے ، اس وقت تک اطاعت ہے۔ اور اگر وہ کتاب و سنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہٹ کر کوئی حکم دے۔ تو اس حکم کی اطاعت نہیں ہے، اس صورت میں امامِ وقت سے لوگوں کا "تنازع ہو سکتا ہے۔ اس تنازع کو مٹانے کے لیے خدا نے فرمایا۔ کہ اس کو اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ۔ یعنی خدا اور رسول سے فیصلہ کراؤ۔ قرآن کی مذکورہ آیت سے ثابت ہوا۔ کہ خدا اور رسول کے ساتھ اطاعت میں تنازع اور جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ اور امام وقت کے ساتھ اس کی اطاعت کے سلسلہ میں جھگڑا ہو سکتا ہے۔ جب امام وقت کے ساتھ اس کی اطاعت میں جھگڑا ہو سکتا ہے۔ تو اس کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت کی مانند نہ ہوئی۔ بلکہ اللہ اور رسول کی اطاعت کے ماتحت مشروط ہوئی۔ پھر امامِ وقت کے ساتھ جو "تنازع پڑ جائے۔ اس کو خدا اور رسول کی طرف لوٹانے سے یہ ثابت ہوا۔ کہ خدا اور اس کے رسول کی بات حجت فی الدین ہے۔ اور امامِ وقت کا فرض لوگوں سے خدا، اور رسول کی اطاعت کرانا ہے، قرآن کی جو جزئیات، اور مطلب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بتا گئے ہیں۔ اسی کی تبلیغ اور اشاعت کرنا ہے۔ لوگوں کو اسوۂ رسولؐ۔ اور کردارِ پیغمبر پر چلانا ہے۔ امامِ وقت کا ہرگز یہ منصب نہیں۔ کہ خود قرآنی آیات کی جزئیات وضع کر کے لوگوں کو ان پر چلائے، یہ سراسر الحاد، بے دینی، اور گمراہی کی اشاعت ہے۔ کہ ہر زمانے کا امام وقت، اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق قرآن کے اصولوں کی جزئیات از خود گھڑ کر۔ لوگوں میں پیش کرے۔ اور لوگ ان جزئیات کو اطیعوا الرسول کے درجہ سے قبول کریں۔ یہ ضرور دھوکا اور لادینی ہے۔ کہ وقت کے امام کی بیان کردہ جزئیاتِ قرآن اطاعتِ رسولؐ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویزی "وحی" قرآن کریم میں بجز چند تفصیلی احکام کے دین کے اصول بیان ہوئے ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجتماعی نظام (امام وقت) اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق جزئی احکام خود مرتب کرے گا۔ ان احکام کا نام شریعت ہے — لہذا قرآن کے اصول تو غیر متبدل ہیں۔ لیکن ان کی روشنی میں متعین کردہ جزئی احکام زمانے کے تقاضوں کے مطابق بدلتے رہیں گے۔

(مقام حدیث جلد دوم صفحہ ۴۰۲)

پرویز صاحب پر جو "وحی" نازل ہوئی ہے۔ آپ نے پڑھ لی ہے۔ کہ ان (قرآن کے) اصولوں کی روشنی میں ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجتماعی نظام اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق جزئی احکام مرتب کرے گا۔ ان احکام کا نام شریعت ہے۔

قارئین کرام از راہ انصاف غور کریں۔ کہ جس ذات اقدس پر قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ کیا انہوں نے قرآن کے اصولوں کی روشنی میں جزئی احکام مرتب کئے تھے یا نہیں؟ ضرور کئے تھے۔ پھر وہ کدھر گئے؟ جواب یہ ہے۔ کہ وہ موجود ہیں۔ ان کو احادیث کہتے ہیں۔ لیکن ظالم پرویز کی یہ کتنی دیدہ دلیری ہے۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتب کردہ جزئی احکام کی تغلیط اور تکذیب کرتا ہے۔ اور صاف الفاظ میں کہتا ہے۔

لیکن دین میں حجت کے طور پر وہ (حدیث) نہیں پیش کی جا سکتی۔ اِس (حدیث) کو دین بنا لینے سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے۔ کہ قرآن کریم جو سراسر زندگی ہے۔ حجاب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گیا ہے ۔ (مقام حدیث جلد اول صفحہ ۱۶۸) ۔

گویا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مرتب کردہ جزئیات (احادیث) دین نہیں ۔ شریعت نہیں ۔ مذہب نہیں ۔ واجب العمل نہیں، اِن سے قرآن حجاب میں آ گیا ہے ۔ البتہ ہر زمانے میں مسلمانوں کا اجتماعی نظام (امامِ وقت) جو جزئیات قرآنی اصولوں کی مرتب کرے ۔ وہ شریعت ہے واجب العمل ہے. کیا اب بھی پرویز کے دین نا آشنا ہونے میں کچھ شک باقی ہے. کہ وہ رسولِ خدا کی تشریحِ قرآن سے تو لوگوں کو بدظن کرتا ہے. خارج از دین بتاتا ہے ۔ اس سے لوگوں کو متنفر کرتا ہے ۔ اور بادشاہ کی تشریح قرآن کو دین، مذہب قرار دے کر واجب العمل کہتا ہے ۔

دینِ اسلام میں ہزاروں شریعتیں؟

شریعت کے معنی سیدھا راستہ طریقہ، دین کا دستور۔ یعنی اللہ کی کتاب پر عمل کرکے اللہ کا رسول جو طریقہ امت کو بتاتا، اور دکھاتا ہے ۔ اپنے عمل بالکتاب سے جو راہ متعین کرتا ہے ۔ وہ شریعت ہے ۔ اس شریعت پر چلنا ساری امت کا فرض ہے. کسی امتی کو خواہ وہ امام ہو ۔ والی اور خلیفہ ہو ۔ مرکزِ ملت ہو ۔ یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول کی متعین کردہ راہ کو چھوڑ کر اپنی مرضی یا عمل سے قرآنی اصول کی کوئی راہ بنائے ۔ اگر ایسا کرنے کی اجازت ہو ۔ تو ہر زمانے میں نئی نئی راہیں اور شریعتیں بن جائیں گی ۔ جس سے دین اسلام ایک بازیچہ اطفال بن کر رہ جائے گا ۔ لیکن پرویز صاحب کے خیال کی تاریک رات قرآن پر یوں چھائی ہوتی ہے :-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اصولوں (یعنی قرآنی اصولوں) کی روشنی میں ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجتماعی نظام (امام وقت) اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق جزئی احکام خود مرتب کرے گا۔ ان احکام کا نام شریعت ہے۔" (بحوالہ مذکور)

مطلب واضح ہے۔ کہ ہر زمانے کے امام وقت، حکومت، مرکز ملت، کو اپنے زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق قرآنی اصولوں کی خود تشریح کرنی چاہیئے۔ بس یہ تشریح شریعت ہے۔ بقولِ پرویز حدیثیں دین نہیں ہیں۔ ان کا تو ذکر ہی جانے دیں۔ رہی رسول خدا کی تشریحِ قرآن۔ تو وہ ان کی زندگی کے وقت تک تھی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ ناقابلِ عمل ہے۔ ان کے بعد ہر زمانے کے امامِ وقت کی تشریحِ قرآن واجب العمل ہے۔ مثلاً اگر کوئی امامِ وقت اپنے دور کے تقاضے کے مطابق چار نمازیں مقرر کر دے۔ تو مسلمانوں کے لئے چار نمازیں فرض ہونگی اور اگر کوئی امام وقت دن رات میں تین نمازیں کر دے۔ تو امت رسول کے لئے تین نمازیں فرض قرار پائیں گی۔ اور اگر آج کل مرکز ملت یا امام وقت یا بادشاہ اقیموا الصلوٰۃ کے اصول کی جزئی یوں بنائے۔ کہ ایک نماز بستر سے اٹھتے وقت صبح پڑھو۔ اور ایک نماز رات کو بستر پر سونے سے قبل پڑھو۔ یعنی صبح و شام ایک ایک نماز پڑھ لیا کرو۔ کہ یہ دَور بڑا مصروف اور انقلابی دَور ہے۔ کاروباری حالات، اور انسانوں کی کم فرصتی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس دَور میں صرف دو نمازیں ہی کافی ہیں۔ تو بقولِ پرویز امامِ وقت کا یہ جزئی حکم دو نمازوں کی فرضیت کا شریعت قرار پائے گی۔ اور زمانے بھر کے مسلمانوں کا اس شریعت پر چلنا فرض ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ہر زمانے کی شریعت علیحدہ علیحدہ ہوگی۔ امت میں سے کچھ لوگ پانچ نمازیں پڑھنے والے ہوں گے۔ کچھ چار، کچھ تین اور کچھ دو۔ اور پھر ایک ایسا انقلابی دور آئے۔ کہ وقت بالکل ہی کم ملے۔ تو صرف ایک نماز ہی پڑھ لی جائے۔ یہ سب جدا جدا شریعتیں ہوں گی۔ اور اگر زمانے کا تقاضا کسی امام وقت کو یوں مجبور کرے۔ کہ نماز کے معنی عاجزی کے ہیں۔ پس جو انسان عاجزی، اور انکساری سے زندگی گزارے، وہ نماز قائم کرنے والا ہے۔ عاجز، فروتن، مسکین اور خاکسار آدمی دراصل نماز ہی میں رہتا ہے۔ اگر اقیموا الصلوٰۃ کی یہ جزئی اور تشریح امام وقت لوگوں کو بتائے۔ تو بقولِ پرویز لوگوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ وہ مرکزِ ملت کی تشریحِ قرآن کو اطیعوا الرسول کی حیثیت دیتا ہے۔ اور واجب العمل جانتا ہے۔ یہ صرف ایک مثال نماز کے بارے میں ہے۔ اسی طرح بہت سے اصولِ قرآن کی تشریح، اور جزئیات اپنے اپنے زمانوں کے امامِ وقت، یا مرکزِ ملت جو بھی کریں، وہ سب شریعتیں ہوں گی۔ اور لوگوں کو اُن پر چلنا ضروری ہوگا — پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! سکولوں اور کالجوں کے طالب علمو! دفتروں کے محترم ملازمو! خدا را انصاف کرو۔ کہ کیا پرویز کی ایسی تعلیم دینِ محمدؐ کی بیخ کنی کرنے والی نہیں ہے؟ اسلام کو مٹا دینے والی نہیں ہے؟ ہر زمانے کی حکومت یا امامِ وقت جو مطلب نماز کا مسلمانوں کو بتائے۔ اور جتنی نمازیں رات دن میں تجویز کرے۔ ان لوگوں کی وہی شریعت ہوگی۔ یہ اسلام کے ساتھ استہزاء نہیں ہے؟ قرآن کے ساتھ ٹھٹھا نہیں ہے؟ اور امتِ رسول کو ملحد اور بے دین بنانے کا سامان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں؟ دینِ اسلام میں ہزاروں شریعتیں، گھر گھر کی جدا شرع، باپوں، دادوں، پردادوں، اور خاندانوں کی اپنی اپنی مرضی کی شریعتیں! ایسا مذاق بھی اسلام کے ساتھ کسی نے کیا؟ کوئی یہ مجوسیت اسلام میں لایا؟۔

زکوٰۃ کے بارے میں بھی

پرویز پر ایسی ہی "وحی" نازل ہوئی ہے

قرآن نے زکوٰۃ کا حکم دے کر اس کی شرح و قیود کو غیر متعیّن چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ ہر زمانہ کی اسلامی حکومت اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اسے خود متعین کرتی رہے۔ قرونِ اولیٰ میں اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا۔ اس وقت یہی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے۔ تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی۔" (سلیم کے نام صفحہ ۸۲، ۸۳)

دیکھ لیا آپ نے کہ اقیموا الصلوٰۃ کی طرح اٰتو الزکوٰۃ کا بھی پرویز صاحب نے مثلہ کر کے رکھ دیا ہے۔ صاف کہہ دیا ہے۔ کہ ہر زمانے کی اسلامی حکومت جو شرح زکوٰۃ کی متعین کر دے۔ وہی شرعی ہو گی۔ یعنی وہی شریعت ہے۔ اس کے لئے "قرآن" سے پرویز صاحب نے کوئی دلیل دی ہے؟۔ کوئی نہیں!۔ پھر تمام امت کے چودہ سو سالہ اجماع کے خلاف پرویز صاحب مسلمانوں میں گمراہی اور الحاد پھیلا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو بے دین بنا رہے ہیں۔ اقیموا الصلوٰۃ اور اٰتو الزکوٰۃ کی تشریح اور مطلب جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو بتایا۔ اور جس پر چودہ سو سال سے سب مسلمان عمل کر رہے ہیں جو شخص اس سے مسلمانوں کو برگشتہ کر کے اس کے خلاف خود گھڑ کر مطلب بتائے، اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دے۔ کیا یہ دعوت۔۔ گمراہی اور بے دینی کی دعوت نہیں ہے؟

پرویزی نماز

یہود نے تورات میں تحریف کر کے لوگوں کو گمراہ کیا تھا۔ تورات کی آیات کو موڑ توڑ کر اپنی مرضی کے مطابق بنا کر لوگوں کو سناتے تھے۔ اور ان کو بے دین بناتے تھے۔ بعینہٖ وہ کام پرویز صاحب کر رہے ہیں۔ کہ قرآن کا مطلب جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتایا تھا۔ اس سے مسلمانوں کو روک رہے ہیں۔ کہ حدیثیں دین نہیں ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ حضورؐ نے جو تشریح قرآنی اصولوں کی بتائی تھی۔ یہ صرف اسی وقت کے لئے تھی اُن کے بعد ہر زمانے، اور ہر وقت کے لئے امامِ وقت کی تشریح درکار ہے۔ اس "الہام" کے بعد پرویز صاحب قرآن کے ساتھ باطنیوں کا سا سلوک کر رہے ہیں۔ یعنی اس کو اپنے مطلب کا بنا کر پڑھے لکھے لوگوں کو سنا کر گمراہ کر رہے ہیں۔ انگریزی جاننے والے، اور عام پڑھے لکھے لوگ جو اسلام سے واقف نہیں ہیں۔ ویسے بڑے سمجھدار، با اخلاق، اور مہذب ہیں ــ جب پرویز صاحب کی کتاب پڑھتے ہیں، تو سمجھتے ہیں کہ اسلام یہی ہے۔ ان کو کیا معلوم۔ کہ یہ زہرآب ہے۔ جو روح کے لئے سم قاتل (DEADLY-POISON.) ہے! اس لئے جان لیوا ہے کہ پرویز کے بیان کردہ اسلام کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ اسلام نبی رحمت سے ابا، اور انکی بغاوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مبنی ہے۔ پرویز رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان سے ہٹا کر آپ قرآن سناتا ہے، گویا کہ اس پر خدا کی طرف سے سیدھا اترا ہے جس طرح چاہے ترجمہ کرے۔ تشریح کرے۔ اصولوں کی جزئیات مرتب کرے۔ امامِ وقت سے اس کا مثلہ کرائے۔ وقت کی حکومت کے حوالے کر کے اس کی تحریف معنوی کرے، کرائے۔ آج تک جتنی امت گزر چکی ہے۔ صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، اولیاء اللہ، اور بزرگانِ دین سب کے سب معاذ اللہ قرآن نا آشنا، جاہل اور گمراہ تھے۔ صرف پرویز ہی مامور من اللہ آیا ہے۔ جس کو قرآن کی سمجھ آتی ہے۔

پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! یاد رکھو۔ کہ جب تک قرآن پر اُس رسولِ گرامی کی تعلیم اور تشریح کے مطابق عمل نہ کرو گے۔ جس پر قرآن نازل ہوا ہے۔ اس وقت تک، مسلمان نہ بنو گے۔ قرآن کے عامل نہ کہلاؤ گے۔ نجات نہیں پاؤ گے۔

قرآن میں بار بار اطیعوا الرّسول، اطیعوالرّسول کا حکم اس لئے آتا ہے کہ امت حضورؐ کی فرمانبرداری کر کے خدا کے احکام پر عمل کرے، اطاعتِ رسول سے قرآنی اصولوں پر چلے۔ یعنی جس طرح رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اقیموا الصلوٰۃ کی تعمیل کی ہے۔ امت بھی اسی طرح کرے۔ لیکن پرویز صاحب اقامت صلوٰۃ کا جو مطلب بتاتے ہیں۔ اُس سے پیغمبری نمونہ کی نماز کا جو مسلمان مساجد میں پڑھتے ہیں۔ صفایا ہو جاتا ہے، پرویز صاحب قرآن کو یوں اپنی رائے اور نفس کے مطابق بناتے ہیں۔ "صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا مفہوم" کی سرخی کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

الصلوٰۃ صراطِ مستقیم پر چلنے کا نام ہے۔ وہ صراط جس کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ ان ربی علیٰ صراط مستقیم "میرے نشو و نما دینے والے کا قانونِ ربوبیت خود متوازن راہ چل رہا ہے" اس کے پیچھے پیچھے تم بھی چلو۔ مصلّی اس گھوڑے کو کہتے ہیں، جو گھوڑ دوڑ میں پہلے نمبر کے گھوڑے کے بالکل پیچھے پیچھے ہو۔ جو ادھر اُدھر کی راہوں میں نکل جاتے۔ وہ مصلّی نہیں۔ اسی لیئے سورہ قیامت میں نظامِ اسلامی سے منہ موڑنے والے کے متعلق فرمایا فلا صدق و لا صلیٰ و لکن کذب و تولیٰ ۔ کہ وہ تصدیق نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی صلوٰۃ کا پابند ہے۔ بلکہ تکذیب کرتا ہے۔ اور گریز کی راہیں اختیار کرتا ہے۔ دیکھو سلیم! یہاں تصدیق کے مقابلہ میں تکذیب ہے۔ اور صلّےٰ کے مقابلہ ہیں تولّیٰ، یعنی گریز کی راہیں نکالنا۔ اس لیئے مصلّے وہی ہوگا — جو متوازن راہ (صراطِ مستقیم) پر اپنے نشو و نما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے عین پیچھے چلتا جائے۔ اور ادھر اُدھر دیکھے تک نہیں۔ سجدہ سے مراد ہی قانونِ خداوندی کی اطاعت ہے یعنی سجدہ ہر غیر خداوندی قانون کی اطاعت سے انکار، اور قانون خداوندی کی اطاعت کا مظہر ہے۔ اسی طرح ، سورہ مرسلات میں مجرمین اور مکذبین کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ و اذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون ۔ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ رکوع کرو ۔ تو یہ رکوع نہیں کرتے یعنی قانونِ خداوندی کی تکذیب، اور اس سے سرکشی رکوع سے مانع ہوتی ہے' لہذا رکوع کے معنی قانون خداوندی کی عملی تصدیق ، اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے جھک جانا ہے۔ (سلیم کے نام صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

مذکورہ عبارت آپ نے پڑھ لی۔ پرویز صاحب نے جو کچھ صلوٰۃ، سجدہ اور رکوع کے بارے میں لکھا ہے ۔۔ کچھ سمجھ آتی آپ کو؟ کیا پلّے پڑا آپ کے؟ خاک! اچھا بتائیے۔ کس طرح نماز پڑھیں گے آپ؟ ۔۔ کتنی رکعتیں پڑھیں گے آپ؟ کیا پڑھیں گے آپ نماز میں؟ کس طرح سجدہ کریں گے اور رکوع کریں گے؟ کیا پڑھیں گے سجدہ اور رکوع میں؟ دیکھا۔ یہ پرویز صاحب کے الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ آپ کو گمراہ کرنے کے لئے ۔۔ اور عبارت کی بھول بھلیاں ہیں آپ کو نمازِ رسول سے بھلانے کے لیے! ۔۔ پرویز صاحب کی عبارت کا خلاصہ یہ ہوا۔

(۱) ۔۔ الصلوٰۃ صراط مستقیم پر چلنے کا نام ہے۔

(۲) ۔۔ نشو و نما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے پیچھے پیچھے چلو (یہی نماز پڑھنا ہے)۔

(۳) ۔ گھوڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر رہنے والے گھوڑے کے عین پیچھے چلنے والا مصلّی ہے۔ اسی طرح قانون ربوبیت کے پیچھے چلنے والا نمازی ہے۔

(۴) ۔۔ سجدہ سے مراد قانونِ خداوندی کی اطاعت ہے

(۵) ۔۔ رکوع کے معنی قانونِ خداوندی کے سامنے جھک جانا ہے۔

قرآن مجید میں سات سو بار سے زیادہ اقیموا الصلوٰۃ آیا ہے۔ کہ نماز قائم کرو۔ پرویز صاحب اقیموا الصلوٰۃ کی تشریح کر کے مسلمانوں کو یوں نماز قائم کراتے ہیں۔ "الصلوٰۃ صراط مستقیم پر چلنے کا نام ہے" یعنی خدا نے جو قرآن میں نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نماز کی تشریح یہ ہے۔ کہ صراط مستقیم پر چلو۔ یہ صراط مستقیم پر چلنا ہی نماز پڑھنا ہے۔ اب سنیئے! صراط مستقیم کیا ہے؟ قانونِ ربوبیت کے پیچھے پیچھے چلنا۔ جس طرح گھوڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر رہنے والے گھوڑے کے عین پیچھے کوئی گھوڑا چلتا ہو۔ بس قانونِ ربوبیت کے پیچھے پیچھے چلنے والا نمازی ہے۔

قارئین کرام! پرویز صاحب کے بیان کے مطابق نماز پڑھیئے، قرآن میں ہے۔ کہ نماز مسلمانوں پر فرض وقتی ہے۔ اس لئے صبح کے وقت قانونِ ربوبیت کے پیچھے چلئے۔ صبح کی نماز ہوگئی۔ پھر ظہر کے وقت قانونِ ربوبیت کے پیچھے چلئے۔ ظہر کی نماز ہوگئی۔ پھر عصر کے وقت قانونِ ربوبیت کے پیچھے چلئے۔ عصر کی نماز ہوگئی۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کے وقت قانونِ ربوبیت کے پیچھے چلئے۔ مغرب اور عشاء کی نماز ہو جائے گی۔ یہ ہے چودھویں صدی کا امام وقت، جو مسلمانوں کو ساری امتِ رسول سے جدا انوکھی نماز کی تعلیم دینے لگا ہے۔ حضورِ انورؐ کے وقت سے لے کر آج تک تمام مسلمان جس طرح مساجد میں نماز پڑھتے آئے ہیں۔ اور جس ہیئت کی نماز پڑھتے ہیں۔ یہ نماز تو حدیث سے ثابت ہے۔ پرویز صاحب بارہا کتابوں میں لکھ چکے ہیں کہ حدیث دین نہیں۔ جب حدیث دین نہیں تو حدیث سے ثابت شدہ نماز بھی دین سے نہ ہوئی۔ پھر ساری امت جو آج تک رسولِ خدا کی بتائی ہوئی حدیث والی نماز پڑھتی رہی ہے۔ وہ کوئی نماز نہ ہوئی، دین کی چیز نہ ہوئی۔ ہاں نماز ۔۔ دین ہے تو یہ ہے۔ کہ صبح، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کے وقت قانونِ ربوبیت کے پیچھے چلا کیجیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نمازی ہیں۔

قانون ربوبیت کے متعلق پرویز صاحب لکھتے ہیں:۔

خدا کے قانونِ تخلیق کی ایک شق یہ ہے۔ کہ ہر شئے میں کچھ امکانی۔ قوتیں ودیعت کر کے رکھ دی گئی ہیں۔ اور ان مضمر قوتوں کے نشوونما کے بعد انہیں تکمیل تک پہنچانا، ان اشیاء کا مقصودِ حیات ہے، اسے قانونِ ربوبیت کہا جاتا ہے۔ (سلیم کے نام ص۱۳)

یعنی جو امکانی قوتیں انسان کو سونپی گئی ہیں۔ ان قوتوں کے نشوونما کے بعد ان کو تکمیل تک پہنچانا انسان کی زندگی کا مقصود ہے۔ پس انسان کو نظامِ ربوبیت کے ماتحت زندگی گزارنی چاہیئے۔

یعنی بہ الفاظِ پرویز:۔

اس نظام کا نام، نظامِ ربوبیت ہے۔ جس میں ہر فرد دوسروں کی ربوبیت کی فکر کرتا ہے۔ اس طرح سب کی نشوونما ہو جاتی ہے۔

(سلیم کے نام فہرست ص ک)

قارئین کرام کو پتہ چل گیا۔ کہ بقول پرویز نظامِ ربوبیت وہ نظام ہے۔ جس میں ہر فرد دوسروں کی ربوبیت کی فکر کرتا رہے۔ اور اس طرح سب کی نشوونما ہوتی رہے۔ نظامِ ربوبیت کی اس تعریف اور مفہوم کے بعد اب اقیموا الصلوٰۃ کی پرویزی نماز پر پھر غور کریں۔

مصلّی (نمازی) وہ ہو گا۔ جو متوازن راہ پر اپنے نشوونما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے عین پیچھے چلتا جائے۔ اور ادھر اُدھر تک دیکھے نہیں۔" (بحوالہ مذکور)

پتہ چلا آپ کو نماز قائم کرنے کا۔ کہ آپ دوسروں کی ربوبیت'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پرورش کی فکر کرتے رہیں۔ تاکہ سب بنی نوع انسان کی نشو و نما ہوتی رہے۔ یہ ہے نماز قائم کرنا۔ گویا محنت کی کمائی سے بیوی، بال بچے کا پیٹ پالنا، زیادہ مال ہو، تو خویش و اقارب، برادری اور تمام بنی نوع انسان کی پرورش کرنا نماز قائم کرنا ہے۔

اب پڑھے لکھے ــ امیر طبقہ لوگوں کو آسانی حاصل ہو گئی، کہ اپنے خویش و اقارب اور کنبہ قبیلہ کی پرورش کرنا ہی نماز قائم کرنا ہے۔ یہ ملّا لوگوں نے خواہ مخواہ مساجد میں پانچ وقت نماز پڑھنے کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ نماز دراصل انگ پالنا ہے۔ پرویز صاحب نے بہت اچھی تفسیر کی ہے۔ کہ نماز در اصل ہے ہی یہ۔ کہ رزقِ حلال سے بیوی بچوں کی پرورش اور تربیت کرو۔ اور اس طرح نظامِ ربوبیت کو قائم رکھ کر قانونِ ربوبیت کے عین پیچھے چلو۔ تم نماز پڑھ رہے ہو۔

یہ فائدہ ہے حدیثوں کو دین نہ کہنے کا۔ کہ صلوٰۃ کے جو معنی جی چاہے پرویز صاحب کریں۔ لوگوں کو بیوقوف بنائیں۔ اور سادہ لوحوں کو گمراہ کریں۔ اگر حدیث کو دین کی حیثیت دیں۔ تو پھر پانچ وقت، پیغمبری نمونے کے مطابق نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ چونکہ یہ مشینی دور ہے۔ زمانہ سرعت کے ساتھ گزر رہا ہے۔ وقت بڑا قیمتی ہے۔ اس لئے بنی نوع انسان کی پرورش کرنا نماز پڑھنا ہے۔ داد دو پرویز کی! کہ بیک جنبشِ قلم پیغمبرِ رحمت کی پانچ وقتی نماز کا صفایا کر ڈالا ہے۔ اور ساری امت کو بیوقوف اور جاہل بنا دیا ہے۔ جو مسنون نمازیں پڑھتے آتے ہیں۔

اقامتِ نماز نفسیاتی تغیر ہے

پرویز صاحب قرآن میں یوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخل دیتے ہیں۔

لیس البرّ ان تولّوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب۔ یعنی کشادگی کی یہ راہ نہیں۔ کہ تم مشرق کی طرف منہ کرتے ہو۔ یا مغرب کی طرف منہ کرتے ہو۔ یہ جماعتی نظم پیدا کرنے کا طریقہ ہے جو فی ذاتہٖ کوئی نتیجہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اس کے بعد فرمایا۔ ولکن البرّ۔ لیکن اصل کشادگی کی راہ یہ ہے۔ کہ ۔ اس کے بعد قرآنی نظام کے مختلف اجزاء کو گنایا گیا ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ کہ واقاموا الصلوٰۃ واٰتوالزکوٰۃ۔ یعنی یہ ہیں نظامِ دین کے بنیادی عمود، یعنی قانونِ خداوندی سے ہم آہنگی کے ذریعے نفسیاتی تغیر، اور ربوبیت عامہ انسانیت کے نشو و نما کے اسباب و ذرائع کی فراہمی، یہ ہے اصل کشادگی کی راہ — اس کے ساتھ ہی اس اقامتِ صلوٰۃ میں ہر فرد کے رخ کا ایک خاص سمت کی طرف رکھنا بھی نہایت ضروری قرار دیا گیا۔ وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ۔ یعنی دین کے پورے نظام میں اپنے افکار و اعمال کا رخ قانونِ خداوندی کے ساتھ متوازی رکھنا۔ (سلیم کے نام ص۲۱۳)۔

اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ کا ترجمہ اوپر جو پرویز صاحب نے کیا ہے۔ اس نے ساری امت کو جاہل بنا کر رکھ دیا ہے — چودھویں صدی کا امامِ وقت یوں ترجمہ کرتا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ قانونِ خداوندی سے ہم آہنگی کے ذریعے نفسیاتی تغیر یہ نماز پرویز صاحب نے پیش کی ہے۔ کرو قائم اس نماز کو!۔ کس طرح کرو گے؟

ؔ کیا سمجھے آپ کشادگی سے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے صلوٰۃ کا مطلب آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ مصلّے وہ ہوگا۔ جو متوازن راہ پر اپنے نشوونما دینے والے کے قانونِ ربوبیت کے عین پیچھے چلتا جائے۔ پھر "وحی" ہوئی قانونِ خداوندی سے ہم آہنگی کے ذریعے نفسیاتی تغیرا۔ قارئین کرام! نماز۔ قائم کرنے کے لئے پہلے آپ قانونِ خداوندی کی نوعیت کا پتہ لیجئے۔ پھر اس سے ہم آہنگ ہو جئے۔ پھر اس ہم آہنگی سے نفسیاتی تغیر پیدا کیجئے۔ جب آپ کی نفسیات میں تغیر پیدا ہوگا۔ تو پھر آپ اقامت الصلوٰۃ کے فریضہ سے عہدہ برا ہوں گے۔ کچھ سمجھ آئی آپ کو نماز پڑھنے کی؟ ذرا پڑھ کے دکھائیے۔

نفس کی نفسا نفسی سے خدا کی پناہ۔ یہ ہے پرویز صاحب کا نفسانی ترجمہ۔ جو ساری امت کو نہیں سوجھا۔ کسی نے نہ لکھا نہ بتایا۔ اور نہ اس ترجمہ کے مطابق امت میں سے کسی نے نماز قائم کی!۔ افسوس! ؎

یہ کیا اندھیر ہے اے دشمنِ مہرووفا تجھ سے
ہوس نے کامِ جاں پایا محبت شرمسار آئی

سجدے اور رکوع کا گمراہ کن مطلب

"صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا مفہوم" کی سرخی کے ماتحت پرویز صاحب سجدے اور رکوع کا مطلب لکھتے ہیں:۔

سجدہ ہر غیر خداوندی قانون کی اطاعت سے انکار، اور قانونِ خداوندی کی اطاعت کا مظہر ہے۔ رکوع کے معنی قانونِ خداوندی کی عملی تصدیق، اور اس کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھک جاتا ہے"! (سلیم کے نام ص۲۱)

قارئینِ کرام جانتے ہیں۔ کہ نماز میں سجدہ، اور رکوع کیا ہوتا ہے۔کس طرح کیا جاتا ہے۔ اور ساری امتِ رسول نے نماز میں کس طرح سجدہ اور رکوع کیا ہے۔ قرآن میں سجدے اور رکوع کا حکم آیا ہے۔ اور یہ حکم (وحی) جس رسول پاک پر نازل ہوا۔ وہ اسے کیونکر بجا لائے، اور سجدے اور رکوع میں کیا پڑھنے کو بتایا؟ آپ سب کو معلوم ہی ہے نا۔ لیکن پرویز صاحب صلوٰۃ کے موضوع کے تحت سجدے کا مطلب بتاتے ہیں۔" سجدہ ہر غیر خداوندی قانون کی اطاعت کے انکار، اور قانونِ خداوندی کا مظہر ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو کوئی غیر خداوندی قانون کی اطاعت کا انکار، اور قانونِ خداوندی کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ سجدے میں ہی ہے۔ اور ایسے ہی قانونِ خداوندی کی عملی تصدیق کرنے والا، اور اس کے سامنے جھک جانے والا رکوع میں ہے۔ پرویز صاحب نے سجدے اور رکوع کے جو معنی کئے ہیں۔ ان کے مطابق سجدے اور رکوع کی ہیئت کیا ہوتی؟ کیجئے سجدہ اور رکوع! غور کیا آپ نے، کہ نماز کے سجدے، اور رکوع کو کس طرح مٹایا اور مسخ کر دیا ہے ظالم نے!۔ سچ پوچھئے تو پرویز اسلام کے ساتھ مذاق کرنے والا ہے۔ اور اپنی لچریات اور اُوٹ پٹانگ سے مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو دل چاہتا ہے۔ لکھ مارتا ہے۔ جس طرح نفس کہتا ہے۔ ترجمہ کر دیتا ہے۔ حدیث تو بقول اس کے دین ہے ہی نہیں۔ باقی رہا قرآن ــ اس کو اپنی خواہش کے ساتھ بیان کر کے سادہ دل لوگوں کو بے دین بناتا ہے۔ اب اس کے سجدے، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع کے معنوں پر ہی غور کریں۔ کہ ان معنوں کی رو سے نماز میں کس طرح سجدہ کریں۔ اور رکوع کریں؟ اس وقت دنیا میں جتنی مسلمانوں کی حکومتیں ہیں۔ کیا وہاں پرویز صاحب کا قرآنی نظام قائم ہے؟۔ نہیں! پاکستان میں قرآنی نظام قائم ہے؟۔ نہیں!۔ پھر اس غیر قرآنی نظام میں بسنے والے مسلمان نہ سجدہ کرنے والے ہوتے۔ اور نہ رکوع کرنے والے۔ انگریزی دور کے مسلمان بھی بغیر سجدہ اور رکوع کے چل بسے، اور آج کل تمام دنیا کے مسلمانوں کا نہ سجدہ ہے۔ نہ رکوع ہے، نہ نماز ہے۔ نماز کے بارے میں بھی پرویز صاحب نے الحاد کے گھوڑے، مختلف راہوں میں دوڑائے ہیں۔ نماز کا ایک اور مطلب بیان کرتے ہیں۔

اقامتِ صلوٰۃ تمسک بالکتاب ہے

سورہ اعراف میں دیکھو۔ قانونِ خداوندی کے ساتھ کامل تمسک کا دوسرا نام اقامتِ صلوٰۃ رکھا گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ۔

(متقی وہ ہیں) جو قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک رکھتے ہیں۔ یعنی صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں، یہی وہ ہمواریاں پیدا کرنے والے (مصلحین) ہیں۔ جن کے اعمال ضرور نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ (سلیم کے نام ص۲۱)

یہاں پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک رکھنا اقامت صلوٰۃ ہے۔ یعنی جس نے خدا کے قانون کو مضبوط پکڑ لیا۔ وہ نمازی ہے۔ اب جو مسلمان روئے زمین پر نماز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ رہے ہیں۔ کیا وہ قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک کرنے والے ہیں؟ نہیں! کہ بقولِ پرویز قانونِ خداوندی یا قرآنی نظام کہیں نہیں ہے۔ پھر کسی مسلمان کی کوئی نماز نہیں ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کی بھی کوئی نماز۔ نماز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھی قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک کرنے والے نہیں ہیں۔ یعنی قرآنی نظام یہاں رائج نہیں۔ اس لئے کسی کی کوئی نماز نہیں۔ یہ ہے پرویز صاحب کا طلوعِ اسلام!

۔ ڈوب جا او الحاد۔!

اقامتِ صلوٰۃ بغیر قرآنی حکومت کے ناممکن ہے

پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ تمسک بالکتاب یعنی قانونِ خداوندی کا عملاً اتباع ناممکن ہے۔ جب تک کہ دین کا نظام عملاً جاری و ساری نہ ہو۔ اور چونکہ اقامتِ صلوٰۃ بھی اسی نظام ہی سے وابستہ ہے۔ اس لئے اقامت صلوٰۃ بغیر تمکن فی الارض یعنی کسی خطہ زمین میں قرآنی حکومت قائم کئے بغیر ناممکن ہے۔ (سلیم کے نام ص۲۱)

پرویز صاحب کہتے ہیں۔ کہ جب تک کسی خطہ زمین (مثلاً پاکستان) میں قرآنی حکومت قائم نہ ہو۔ نماز قائم کرنا ناممکن ہے؛ ہم پوچھتے ہیں، کہ کیا پاکستان میں قرآنی حکومت قائم ہے؟ جواب نفی میں ہے یعنی نہیں ہے۔ پھر بتائیے۔ کہ کیا اس خطہ زمین۔ پاکستان میں نماز قائم کرنا ناممکن ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ ہزار بار ممکن ہے۔ کہ لاکھوں مسلمان پاکستان میں نماز قائم کرتے ہیں۔ پھر پرویز صاحب کا یہ کہنا کتنا لغو، بے ہودہ، اور گمراہ کن ہے۔ کہ جہاں قرآنی حکومت قائم نہ ہو، وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے۔ لفظ ناممکن پر قائل کی جہالت کا ماتم کیجئے۔

غور فرمائیں! کرۂ زمین کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں قرآنی حکومتیں نہیں ہیں۔ تو پھر ان کا نمازیں پڑھنا کس طرح ممکن ہُوا؟ بات دراصل یہ ہے۔ کہ روئے زمین کے کروڑوں مسلمان نبی رحمتؐ کی حدیث والی نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسوۂ رسول کے مطابق نماز قائم کر رہے ہیں۔ پرویز صاحب کو چونکہ حدیث سے عداوت اور کد ہے۔ اس لئے وہ ان نمازوں کو۔ نمازیں قرار ہی نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک دنیائے اسلام کی یہ تمام نمازیں اکارت اور ضائع ہیں۔ ان کے نزدیک، اس خطہ زمین میں، اس وقت وہ نمازیں ممکن اور مقبول ہیں۔ جو پرویز کا ساختہ قرآنی نظام اس کی خواہش کی حکومت ملک میں قائم ہو۔ اور اس حکومت کی تجویز کردہ نماز ملک میں رائج کی جائے۔ وہ پرویزی نماز۔ ممکن نماز ہوگی۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑھ کر دکھائی ہوئی۔ حدیث میں آئی ہوئی۔ چودہ سَو سال سے مسلمانوں میں رائج، اور جاری شدہ نماز، ناممکن نماز ہے، ممکن نماز جاری کرنے والا صرف ماں نے ایک ہی لعل جنا ہے۔ جس کا نام پرویز ہے۔ سہ

ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں
دے گا تمام عقل کے بخیئے ادھیڑ تو

غور کریں۔ کہ مکہ مکرمہ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک کفار کے ظلم وستم سہتے رہے۔ ظاہر ہے کہ حضرتِ انور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مکی زندگی میں وہاں کوئی خداوندی قانون یا قرآنی حکومت نہ تھی لیکن حضورؐ نمازیں پڑھتے تھے۔ صحابہؓ بھی پڑھتے تھے۔ یہ نمازیں وہاں کیونکر ممکن ہو گئیں؟ اگر حضرت انورؐ اور صحابہؓ کی نمازیں قرآنی حکومت کے فقدان کے زمانہ میں ممکن ہو گئیں۔ تو آج پاکستانیوں، اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی نمازوں کو ناممکن قرار دینے والا، نادان اور جاہل نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ در اصل شاطر پرویز مسنون نماز کا تصور ہی ختم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کی جگہ نماز کا نیا مفہوم، اور جدید تصور قائم کر رہا ہے۔ الحاد (IRRELIGION) کی اشاعت میں کتنی دیدہ دلیری ہے۔

تمسک بالکتاب ناممکن ہے

پرویز صاحب کی لغویات سے ہے۔ تمسک بالکتاب یعنی قانونِ خداوندی کا عملاً اتباع ناممکن ہے۔ جب تک کہ دین کا نظام عملاً جاری و ساری نہ ہو۔" (بحوالہ مذکور۔ سلیم کے نام ص۲۱۰)

قارئین کرام! پرویز صاحب کہتے ہیں۔ کہ تمسک بالکتاب، یعنی قرآن پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ جب تک کہ قرآنی نظام جاری نہ ہو۔ اب غور کریں۔ کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، یہ خدائی احکام ہیں۔ پاکستان میں قرآنی حکومت نہیں ہے۔ کیا پاکستان کے مسلمانوں کے لئے حج کرنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا، اور دوسرے قرآنی ارشادات پر عمل کرنا ناممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ضرور ضرور ممکن ہے۔ کہ سب جانتے ہیں۔ کہ لاکھوں مسلمان ہر سال حج کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ صاحب نصاب لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز کے کہنے کی کیا قیمت ہوتی۔ کہ تمسک بالکتاب یعنی قرآن پر عمل کرنا بغیر قرآنی نظام قائم کئے ناممکن ہے!۔ یاد رکھیں۔ بات یہی ہے کہ قرآن پر عمل کرنا واقعی ناممکن ہے!۔کیونکہ جس طرح مسلمان قرآن پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ نبویؐ ہے۔جو صرف حضورؐ کی زندگی میں ہی ممکن تھا۔ حضورؐ کی وفات کے بعد ناممکن ہوگیا ہے۔ اب صرف وہی تمسک بالکتاب ممکن ہے۔جو زمانے کے تقاضے کے مطابق وقت کی حکومت وضع کرے، جو قرآن پر عمل کرنے کا طریقہ پرویز بتائے[1]۔ اس پر عمل کرنا ممکن ہے۔ واجب ہے۔ یہ سب پرانا نظامِ اسلام ہے۔ اسے اب بدلنا ہے۔ زمانے کے تقاضوں کے مطابق بنانا ہے۔ نیا اسلام۔ طلوعِ اسلام۔ مجسم الحاد!(HERESY- INCARNATE)-

پرویز صاحب کے من گھڑت ترجمے

پرویز صاحب حدیث کو دین سے خارج کرکے صرف قرآن میں ہی دین محصور سمجھتے ہیں۔ لیکن قرآن کے ایجاد بندہ ترجمے۔ آیات کی تاویلات فاسدہ کرکے، قرآن پر ظلم کرتے ہیں۔ آیاتِ ذیل کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط

(متقی وہ ہیں جو) قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک رکھتے ہیں۔ یعنی صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں۔

(سلیم کے نام صنا۲)

---

[1] پرویز صاحب نے قرآن پر عمل کرنے کے طریقے اپنے لٹریچر میں خوب بتائے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانونِ خداوندی کے ساتھ تمسک رکھنا۔ صلوٰۃ قائم کرنا ہے۔ یعنی جس نے صلوٰۃ قائم کی اس نے قانونِ خداوندی کے ساتھ پورا پورا تمسک کر لیا۔ اچھا تو پھر روزہ، زکوٰۃ، حج، اور دیگر اوامر کدھر گئے۔ اقامتِ صلوٰۃ کو ہی تمسک بالکتاب قرار دینا غلط ہے۔ صحیح یہ ہے۔ کہ اقامت صلوٰۃ اور تمسک بالکتاب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدینؒ لکھتے ہیں۔ "اور جو لوگ محکم پکڑتے ہیں کتاب کو۔ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو"

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں۔ "اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں" مولانا حافظ نذیر احمد خانؒ صاحب لکھتے ہیں۔ "اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں" مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں۔ "اور جنہوں نے چنگل مارا ساتھ کتاب کے۔ یعنی عمل کیا موجب اس کے، اور قائم رکھا نماز کو"

پرویز صاحب آزاد ہیں۔ جس طرح چاہتے ہیں۔ قرآن کو استعمال کرتے ہیں۔ دیکھئے آیت ذیل کا ترجمہ:۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

"ربوبیت میں توازن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے اعمال اور افکار کے رُخ میں صحیح سمت اختیار کرو"

(سلیم کے نام ص۲۱۱)

یہ تُک بندیاں اور سینہ زوریاں پرویز صاحب کو ہی زیب دیتی ہیں۔ ساری امت کے خلاف من گھڑت ترجمے کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت کا ترجمہ ساری امت یوں کرتی آئی ہے :-

"کہہ کہ حکم کیا ہے میرے پروردگار نے ساتھ عدل کے۔ کہ توحید ہے اور سیدھا کرو تم اپنے مونہوں کو نزدیک ہر مسجد کے"۔ (موضح القرآن)

"آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کرنے کا اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو"۔ (مولانا اشرف علیؒ)

پرویز صاحب ترجمہ کرتے ہیں ۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ تمہیں اس کے سوا اور کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ بجز اس کے کہ تم صرف قانونِ خداوندی کی "محکومی" اختیار کرو۔ (سلیم کے نام ص ۲۱۳)

اس آیت میں پرویز صاحب نے عبادت کا ترجمہ محکومی کیا ہے۔ جو سراسر غلط ہے ۔ پرویز صاحب ! یہ کس مسخرے نے آپ کو بتایا ہے کہ عبادت کے معنی محکومی کے ہیں ۔ مسلمان سوا سو برس تک انگریزوں کے محکوم رہے ہیں ۔ کیا وہ انگریزوں کی عبادت کرتے تھے ؟ ایسے عامیانہ ترجمے کرکے اپنی بے علمی کا ثبوت دے رہے ہیں !۔

پرویز صاحب کا ترجمہ ۔ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ دین کے پورے نظام میں اپنے افکار و اعمال کا رخ قانونِ خداوندی کے ساتھ متوازی رکھنا۔

پرویز صاحب یہاں ادبیت چھانٹنے کا مقام نہیں۔ لوگوں کو الفاظ کے گورکھ دھندے میں پھنسا کر صحیح ترجمے سے محروم رکھنا دیانت دار مترجم کو زیب نہیں دیتا۔ مسلمان مذکورہ آیت کا مطلب کیا سمجھیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیے مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:۔

"اور تم سب لوگ جہاں کہیں بھی موجود ہو۔ اپنے چہروں کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کیا کرو"

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں:۔

"اور جس مکان میں ہو تم رہنے والے اے مسلمانو! تو پھیرو اپنے منہ کو کعبے کی طرف"

مولانا حافظ نذیر احمد خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

"اور تم جہاں کہیں بھی ہُوا کرو۔ (نماز میں) اس کی طرف اپنا منہ کرو"

خدا کی غرض اس آیت سے یہ ہے۔ کہ مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہُوا کرو۔ جب نماز کا وقت آئے۔ تو منہ قبلہ کی طرف کر لیا کرو"

اب پرویز صاحب کے ترجمے سے کوئی کیا سمجھے۔ "دین کے پورے نظام میں" یہ کس عبارت کا ترجمہ ہے؟۔ "اپنے افکار و اعمال کا رخ" یہ ترجمہ کن الفاظ کا ہے؟۔ "قانونِ خداوندی کے ساتھ متوازی رکھنا" کون سے الفاظ کا ترجمہ ہے؟

پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ سورہ روم میں دیکھو۔ کیسے حسین اور بلیغ انداز میں اقامتِ صلوٰۃ کے دونوں گوشوں کے فطری نتائج کو بیان کیا گیا ہے۔ پہلے فرمایا۔ وَاتَّقُوْهُ۔ یعنی قانونِ خداوندی سے پوری ہم آہنگی پیدا کرو۔ اس کے بعد کہا۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ۔ یعنی اس قانون سے ہم آہنگی کا عملی نتیجہ نظامِ قرآنی کی تشکیل ہوگی۔ اور اس نظام کا فطری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اس نظام کے بغیر گروہوں اور ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں گے۔" (سلیم کے نام ص۲۱۲)

آیت مذکور کا ترجمہ کیا سمجھے آپ؟ ۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ کے ترجمے کی سمجھ آتی ہے آپ کو؟ ۔ یہ ہیں پرویز صاحب کے الفاظ کی تُک بندیاں ۔ قرآن کو اپنی خواہش کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں ۔ آیت مذکور کا قابلِ فہم اور قابلِ عمل ترجمہ امت محمدیہ نے یوں کیا ہے۔

وَاتَّقُوْہُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا ط (پ۲۱ ع ۷)

"اور ڈرو اس سے، اور قائم رکھو نماز کو، اور مت ہو شریک لانے والوں سے، ان لوگوں سے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا انہوں نے دین اپنا۔ اور ہو گئے فرقے فرقے۔"

اس ترجمے سے تو کوئی بات بھی بنی! اور سمجھ بھی آئی۔ لیکن پرویز صاحب کے "ایجاد بندہ" سے عامۃ المسلمین کیا سمجھیں گے؟ اور کیا عمل کریں گے؟ پرویز صاحب نے تو ترجمے میں نماز کا نام تک نہیں لیا۔ افسوس! مسلمان پرویزی لٹریچر سے کیا دین سیکھیں گے؟

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ کا ترجمہ:۔ قانونِ خداوندی سے ہم آہنگی کے ذریعے نفسیاتی تغیر اور ربوبیت عامہ (انسانیت کی نشوونما) کے اسباب و ذرائع کی فراہمی۔ (سلیم کے نام ص۲۱۳ سطر ۱۰، ۱۱)

چودہ سو سال سے مذکورہ آیت کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے ۔ اور قائم رکھو نماز کو، اور دو زکوٰۃ ۔ لیکن پرویز صاحب اقامت صلوٰۃ کا مطلب بتاتے ہیں۔ قانونِ خداوندی سے ہم آہنگی کے ذریعے نفسیاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغیر" اور ایتائے زکوٰۃ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ربوبیت عامہ کے اسباب و ذرائع کی فراہمی" یہ پرویز صاحب کی قرآن کے ساتھ سینہ زوری، اور اس پر ظلم ہے۔ اس ترجمے سے تو شرعی نماز اور شرعی زکوٰۃ کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ پھر نہ تو کوئی مسلمانوں کی طرح نماز پڑھے گا۔ اور نہ شرعی زکوٰۃ دے گا۔ قانونِ خداوندی کے سب سے بڑے باغی پرویز صاحب ہیں۔ جو قرآن کے من مانے ترجمے کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور قانونِ خداوندی سے مذاق کر رہے ہیں۔ کیا یہ مذاق نہیں ہے۔ قرآن سے بغاوت نہیں ہے؟ کہ اقامتِ صلوٰۃ ـــ اور ایتائے زکوٰۃ کی ہیئت کو ہی بگاڑ دیا ہے۔ اس کے شرعی مفہوم کو ہی مسخ کر دیا ہے۔ نماز پڑھنے کے معنی نفسیاتی تغیر، اور زکوٰۃ دینے کے معنی ربوبیت عامہ کے اسباب کی فراہمی۔ جو یہ دو کام کرے، وہ نماز بھی پڑھتا ہے۔ اور زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ اور چودہ سو سال سے ساری امتِ رسول جس طرح نماز پڑھتی چلی آتی ہے۔ اور زکوٰۃ دیتی آئی ہے۔ وہ جہالت اور نادانی میں رہی ہے۔ سہ

رگ و پے میں جب اترے زہر غم پھر دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخیٔ کام و دہن کی آزمائش ہے

پرویز صاحب جو بار بار قرآن قرآن پکارتے ہیں۔ اس سے آپ یہ نہ سمجھیں۔ کہ وہ واقعی قرآن کی کوئی خدمت کر رہے ہیں، اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ بلکہ وہ قرآن پر ظلمِ عظیم کر رہے ہیں۔ ترجمے اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ اوٹ پٹانگ تشریح، اور من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ نہ وہ کسی ضابطہ قرآنی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابند ہیں۔ نہ ان کو زبان اور لغت کا کوئی لحاظ ہے۔ اور نہ امت کے ائمہ، مفسرین، اور محدثین ان کی نظر میں کچھ وقعت رکھتے ہیں۔ پوری بغاوت کے ساتھ جو منہ میں آتا ہے نکال دیتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیت ہے۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ اور (اے میرے پیارے رسول) اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو۔

پرویز صاحب ترجمہ کرتے ہیں۔ بڑائی اور کبریائی کا راز ربوبیت میں ہے۔ یعنی جو معاشرہ، یا اجتماعی نظام افراد معاشرہ کی ربوبیت کا ذمہ وار بنتا ہے۔ وہی واجب التکریم ہوتا ہے۔ اور تعظیم بھی ان ہی افراد کی ہو سکتی ہے۔ جو اپنی محنت کا ماحصل نوع انسانی کی ربوبیت کے لئے عام کر دیں۔

اس آیت کا یہ ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہے۔ خدا اس ظالم انسان کو پکڑے۔ جس نے قرآنی آیت کے ساتھ مذاق کیا ہے۔ آگے ملاحظہ ہو۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ اور (اے میرے پیارے رسولؐ)۔ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ یہ ہے صحیح ترجمہ۔

پرویز صاحب ترجمہ کرتے ہیں۔ اپنی دعوت کو ہر قسم کے مذموم عناصر سے دور رکھو۔ یہ ترجمہ نہیں۔ قرآن کے ساتھ سینہ زوری ہے۔

خدا فرماتا ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ اور (اے میرے پیارے رسولؐ)، بتوں سے الگ رہو۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ باوجود احتمال نہ ہونے کے یہ امر فرمانا اشارہ ہے اہتمام شانِ توحید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف کہ ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ معصوم کو بھی باوجود احتیاج نہ ہونے کے اس کی تعلیم کی جاتی ہے۔ تو غیر معصوم تو بدرجہ اولٰے اس کا مکلّف ہوگا۔

سبحان اللہ! کیسا نورٌ علےٰ نور مطلب ہے۔ اب پرویزصاحب کی درگھنیٹ ملاحظہ ہو "اس تحریک میں شریک ہونے والوں میں رجز نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ذمہ داریوں کے بوجھ سے ان کے پاؤں میں لغزش آجاتے"۔۔۔ کیسا خانہ زاد ترجمہ ہے۔

خدا تعالےٰ آخرت کی تیاری کے لئے بندوں کو متنبہ کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ۔ پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا۔ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ۔ سو وہ وقت یعنی وہ دن ایک سخت دن ہوگا۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ۔ کافروں پر ذرا آسانی نہ ہوگی۔

پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ۔ جب لڑائی کا بگل بجایا جائے گا۔"

اس کی تشریح بھی آپ نے اوپر کی ہے۔ نظامِ جماعت آسانی سے قائم نہیں ہو جائے گا۔ مفاد پرست جماعتیں اس کی مخالفت میں چاروں طرف سے ہجوم کرکے اُمنڈ آئیں گی۔ اور وہ وقت بھی آجائے گا۔ جب اس مخالفت کا مقابلہ میدانِ جنگ میں کرنا ہوگا۔"

یہ ہے شتر بے مہار ترجمہ۔ جو منہ میں آیا اگل دیا۔

سنیئے! خدا تعالےٰ قیامت کے دن کی خبر دیتا ہے ۔۔ کہ جنتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخیوں کو پوچھیں گے۔کہ تم کو دوزخ میں کونسی چیز لے آئی۔ وہ جواب دیں گے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝

(پ ۲۹ ع ۱۶) ۔"وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور غریب کو (جس کا حق واجب تھا) کھانا کھلایا کرتے تھے"

(مولانا اشرف علیؒ)

یہ ترجمہ تو تمام امت کے علماء کا ہے۔اب پرویز صاحب کا طبع زاد ترجمہ سنیں۔اور قرآن کی مظلومیت پر روئیں۔لکھتے ہیں:۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔کہا ہم ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے۔جنہوں نے نظامِ صلوٰۃ کو قائم کیا تھا۔ نظامِ صلوٰۃ کیا ہے اس کے متعلق میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں۔لیکن قرآن نے اس تمام تفصیل کو سمٹا کر ایک فقرہ میں رکھ دیا ہے۔یعنی وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۔ ہم مساکین کے رزق کا انتظام نہیں کیا کرتے تھے۔ (سلیم کے نام ص۲۷۴)

صلوٰۃ قائم کرنا مساکین کو کھانا کھلانا ہے

آپ نے اوپر پڑھ لیا کہ پرویز صاحب نے صاف طور پر لکھ دیا ہے۔کہ قرآن نے نظامِ صلوٰۃ کا مطلب اور معنی ایک فقرے میں سمٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ اور وہ کیا ہیں۔یعنی نظامِ صلوٰۃ کیا ہے۔اور وہ مساکین کے رزق کا انتظام کرنا۔ گویا مساکین کو کھانا کھلانا نماز قائم کرنا ہے۔

قرآن مجید پر اتنا ظلم کسی نے آج تک نہیں کیا۔کہ مساکین کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق کا انتظام کرنا نماز قائم کرنا ہے۔ حالانکہ نماز علیحدہ چیز ہے ۔ اور اطعام مسکین دوسری چیز ہے ۔ پرویز صاحب سے پوچھو۔ کہ ان کے پاس اس مطلب کی کیا دلیل ہے ؟ ــ یقیناً کوئی دلیل نہیں ۔ یہ قرآن کی تحریف ہے۔

اس سے آگے پھر یہ ذکر ہے۔ کہ دوزخی ــ نماز نہ پڑھنے اور مساکین کو کھانا نہ کھلانے کے افراد جرم کے بعد کہیں گے۔ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ــ اور ہم بحث کیا کرتے تھے۔ بحث کرنے والوں کے ساتھ پھر کہیں گے۔ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ۔ اور جھٹلاتے تھے ہم روز جزا کو۔ حَتّٰیٓ اَتٰنَا الْیَقِیْنُ ــ یہاں تک کہ (اسی مشغلے میں) ہم کو موت آگئی ۔ (پ ۲۹ ع ۱۶)

اب پرویز صاحب مذکورہ دو آیتوں کا ترجمہ کرتے ہیں۔

وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ــ عملاً یہ حالت تھی۔ کہ ہم اسے باور ہی نہیں کیا کرتے تھے۔ کہ اس غلط معاشرے کا انجام جس میں مسکین کی روٹی کا انتظام نہیں ہوتا ــ ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ہمیں اس پر بالکل ایمان نہیں تھا ۔ (سلیم کے نام ص۱۷۲)

یہاں پرویز صاحب نے یوم الدین کے معنی مسکین کی روٹی کا انتظام کئے ہیں۔ یہ ترجمہ ہے ؟ ــ ہرگز نہیں ۔ سینہ زوری ہے۔ پرویز صاحب بے لگام ہو کر تیر تکے چلاتے ہیں۔ دنیا والوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ آگے حَتّٰیٓ اَتٰنَا الْیَقِیْنُ ــ کے معنی کرتے ہیں "تا آنکہ یہ حقیقت ٹھوس شکل میں ہماری آنکھوں کے سامنے آگئی"

قرآن کی تکا بوٹی کرنے میں پرویز صاحب کا کوئی مقابلہ نہیں کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ اگرچہ اس سے پہلے بہت سے فتنہ گر اور ظالم گزر چکے ہیں۔

قرآنی حکومت کے بغیر اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے

جو شخص معلّمِ قرآن، مُبَیّنِ فرقان، سید الکونین والثقلین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دامنِ ہدایت چھوڑ کر از خود قرآن سمجھنا اور سمجھانا چاہتا ہے۔ وہ جہالت اور گمراہی کی دلدل میں پھنس کر دین سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ پرویز صاحب کا بھی یہی حال ہے کہ وہ آخرت سے بیخوف ہو کر قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کرنے میں نکتے چلاتے ہیں۔ قرآن کو اپنی خواہش کے مطابق بنا کر سناتے ہیں۔ نہ معلوم انہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ نماز سے (جو چودہ سو سال سے تمام امت پڑھتی چلی آتی ہے) کیوں کشیدگی ہے۔ حدیث کو تو وہ دین نہیں مانتے۔ پھر جو چیز حدیث سے ثابت ہے۔ وہ بھی دین کی چیز نہ ہوئی۔ مسلمانوں کی نماز بھی حدیث سے ثابت ہونے کے باعث دینی نماز نہ ہوئی۔ پرویز صاحب میں اگر شرم و حیا ہوتی۔ تو وہ قرآن سے نماز کی شکل مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے۔ اور کہتے کہ اس طرح نماز پڑھو۔ لیکن انہوں نے نمازِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بے قدری اور بے وقری (DISHONOUR) شروع کر رکھی ہے۔ مسلمانوں کی نمازوں کی اس طرح تحقیر کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی رسمی نمازیں غور کرو سلیم! اگر قیامِ صلوٰۃ سے مقصود یہ ہماری رسمی[1] نمازیں ہی ہوں۔ تو ان

---

[1] صفحہ ۹۱ پر ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تمکن فی الارض ، یعنی ملک میں قرآنی[1] حکومت قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ نمازیں تو ہم انگریزوں[2] کی غلامی میں بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور آج بھی ہندوستان[3] کے مسلمان اسی طرح پڑھ رہے ہیں، پھر یہ بھی سوچو۔ کہ قرآن نے اقامتِ صلوٰۃ کا فطری نتیجہ استخلاف فی الارض بتایا[4] ہے۔ ہماری ان نمازوں سے ہمیں کب استخلاف

(بقیہ صفحہ ۹۰ سلہ) پرویز صاحب کے نزدیک مسلمانوں کی مسنون نمازیں رسمی یعنی رواجی ہیں۔ دینی نہیں۔ گویا عبث ہیں۔ وہ دینی نماز اس نماز کو کہتے ہیں جو قرآنی حکومت وضع کر کے مسلمانوں میں پیش کرے گی۔

[1] پرویز صاحب کے نزدیک دین کی نماز وہ نماز ہے۔ جو قرآنی حکومت کی تجویز کردہ ہو۔ اور قرآنی حکومت کے زیرسایہ مسلمان پڑھیں — [2] انگریزوں کے زمانے میں مسلمان جو نمازیں پڑھتے رہے ہیں۔ پرویز صاحب کے نزدیک وہ بھی رسمی تھیں۔ دینی نہیں تھیں۔ گویا سب مسلمان بے نماز رہے ہیں۔ دیکھا چودھویں صدی نے کیسا مفسر قرآن پیدا کیا ہے۔ جس نے ہزار سال تک کی ساری امت کو بے نماز بنا کر رکھ دیا ہے۔ کیونکہ ہزار سال تک دنیا میں پرویزی قرآنی حکومت نہیں ہوئی ہے۔ پھر اتنے دراز عرصہ کے مسلمانوں کی نمازیں بھی رسمی اور رواجی ہی رہیں۔ وہ قیام صلوٰۃ نہ کر سکے [3] ہندوستان کے مسلمان بھی بے نماز ہی ہیں۔ کہ وہاں قرآنی حکومت نہیں ہے۔ پرویز صاحب! پاکستان کے مسلمانوں کو بھی کیوں نہیں کہہ دیا۔ کہ رسمی یعنی رواجی نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ دینی نہیں — [4] قرآن کی وہ آیت کیوں نہیں لکھی۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اقامتِ صلوٰۃ سے تم کو استخلاف فی الارض ملے گا؟ یعنی نماز پڑھوگے۔ تو قرآنی نظام قائم ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ بقرہ میں دیکھو۔ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا لازمی نتیجہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ کہ ان لوگوں پر جو نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کو قائم کریں گے۔ کسی قسم کا خوف و حزن نہیں[2] ہوگا۔ ذرا غور کرو کہ کیا ہماری نمازیں اور اڑھائی فیصدی

---

[1] ہزار سال سے دنیا کے تمام مسلمان نماز پڑھتے آتے ہیں۔ انہیں کہاں پرویزی نظامِ قرآنی ملا؟ اگر نہیں ملا۔ تو ساری امت بے نماز رہی ہے؟ — پرویز صاحب! کسی عالم سے قرآن پڑھئے۔ دین سیکھئے، پھر تبلیغ کیجئے۔ اس طرح مسلمانوں کو وہم، شکوک اور شبہات میں ڈال کر ان کے دین و ایمان کو خراب نہ کیجئے۔ آپ نے ساری عمر دفتر میں کام کیا ہے۔ آپ دفتری آدمی ہیں۔ اب پنشن لے کر کوئی اور مناسب حال ہابی (HOBBY) اختیار کریں۔ تلعب بالدین (TO REGARD RELIGION A MERE PLAY.) کا مشغلہ (PASTIME) چھوڑ دیں —

[2] بیشک نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے والے موحد مومنوں کو خوف و حزن سے قیامِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ باز نہیں رکھ سکتا خوف اور حزن پہنچنا ضرور ہے۔ بلکہ دنیا تو گھر ہی ڈر اور غم کا ہے۔ لیکن وہ نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو دبا نہیں لیتا۔ بلکہ دب جاتا ہے۔ اور مومن بندے اللہ کی راہ پر برابر چلے جاتے ہیں — پرویز صاحب کی یہ سراسر نادانی اور جہالت ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مسلمانوں پر خوف اور حزن آ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر نمازیں پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے خوف و حزن آتا ہے۔ تو وہ نمازیں اور زکوٰۃ رسمی ہوگی۔ دینی نہ ہوگی۔ چنانچہ پرویز صاحب نے یہ صاف کہہ دیا ہے۔ کہ ہماری نمازیں اور اڑھائی فیصدی والی زکوٰۃ یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہے؟ — یعنی نمازوں اور زکوٰۃ سے خوف اور حزن دور نہیں ہو رہا ہے۔ لہٰذا یہ نمازیں۔ نمازیں نہیں اور یہ زکوٰۃ — زکوٰۃ نہیں! یہ پرویز صاحب کے خیالی تکے ہیں — مسلمانوں کو نمازوں سے بدظن کرنے کے لئے —

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی زکوٰۃ' یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہے۔ کہ ہمیں کسی قسم کا خوف اور حزن نہ ہو صلوٰۃ کے متعلق سورہ عنکبوت میں بیّن الفاظ میں ہے۔ کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ۔ یقیناً بلا شک وشبہ صلوٰۃ فحشا اور منکر سے روکتی ہے۔ سلیم! اس حتم اور یقین کو سامنے رکھو جس کے ساتھ یہ کہا گیا ہے۔ کہ صلوٰۃ فحشاء اور منکر سے روک دیتی ہے۔ اور پھر اس کے بعد دیکھو۔ کہ کیا ہماری موجودہ نمازیں[1] یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہیں۔ (سلیم کے نام ص۲۱۱)

پرویز صاحب کی مذکورہ تحریر کا تجزیہ۔

(۱) تمکن فی الارض یعنی قرآنی حکومت قائم کئے بغیر نماز — نماز نہیں۔ محض رسم ہے۔

---

[1] اور اگر وقت کی حکومت (مرکز ملت) پرویز صاحب کے مشورہ سے نمازوں کی تعداد، اور پڑھنے کی صورت وضع کرے۔ اور وہ وضعی نماز لوگ پڑھیں۔ تو کیا فرشتے بن جائیں گے؟ بالکل معصوم ہو جائیں گے؟ پرویز صاحب بتائیں۔ کہ حکومت نے رشوت لینے کو سخت جرم قرار دے رکھا ہے۔ پھر لوگ کیوں یہ رشوت لیتے ہیں۔ اور بھی بہت سے برے کاموں مثلاً شراب، چوری، اغوا، ڈکیتی، وغیرہ سے "مرکز ملت" نے لوگوں کو منع کیا ہوا ہے، پھر ان جرائم کا لوگ کیوں ارتکاب کرتے ہیں؟ ایسے ہی اگر حکومت کی وضعی نماز لوگ پڑھیں گے۔ تو وہ نمازیں کس طرح لوگوں کو فحشا اور منکر سے روک دیں گی؟ — پرویز صاحب! مسلمانوں کے عقاید اور اعمال میں شکوک اور شبہات پیدا نہ کریں۔ ان کے سامنے وہ نمازیں بھی پیش کریں۔ جن کے پڑھنے سے مسلمان فرشتے بن جائیں۔ آپ کی تمام تبلیغ اور دعوت تخریبی ہی تخریبی ہے۔ تعمیری نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ۔ قرآن نے اقامتِ صلوٰۃ کا نتیجہ استخلاف فی الارض (قرآنی حکومت) بتایا ہے ۔

پرویز صاحب کی متضاد باتیں

ناظرین! غور کریں ۔ پرویز صاحب کی دونوں باتیں متضاد ہیں ۔ اگر یہ باتیں قرآن کی ہوتیں ۔ تو ان میں تضاد نہ ہوتا ۔ باتیں آپ بناتے ہیں ۔ اور قرآن کے ذمہ لگاتے ہیں ۔ کہتے ہیں تمکن فی الارض قائم کرو ، پھر نماز پڑھو ۔ وہ نماز ۔ نماز ہوگی ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں ۔ کہ اقامتِ صلوٰۃ کا نتیجہ تمکن فی الارض ہے ۔ یعنی نماز پڑھو تاکہ تمکن فی الارض قائم ہو ۔ اب پرویز صاحب سے پوچھئے کہ دونوں کاموں میں سے پہلے کونسا کام کریں ۔ تمکن فی الارض قائم کریں اور پھر نماز پڑھیں ، یا پہلے نماز پڑھیں اور بعد میں تمکن فی الارض قائم کریں ؟ ۔ اور اگر وہ کہیں ۔ کہ پہلے نماز قائم کرو ۔ تاکہ نتیجہ میں تمکن فی الارض قائم ہو ۔ تو جواب یہ ہے کہ بقول ان کے بغیر تمکن فی الارض کے نماز قائم کرنا ممکن ہی نہیں ۔ پھر کس طرح نماز قائم کریں ، اور اگر پرویز صاحب کہیں ۔ کہ پہلے تمکن فی الارض قائم کرو ۔ تاکہ اقامتِ صلوٰۃ ممکن ہو ۔ تو جواب یہ ہے ۔ کہ بقول ان کے اقامت صلوٰۃ کا نتیجہ تمکن فی الارض ہے ۔ اس لئے بغیر اقامتِ صلوٰۃ کے تمکن فی الارض قائم کرنا ناممکن ہے ۔ ؎

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

سائنٹیفک اسلام

دیکھا! کتنا سائنٹیفک اسلام پیش کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب نے ؟ مسلمانوں کی نمازیں بے کار۔ اور رسمی ہیں۔ اس لئے کہ ان سے تمکن فی الارض یعنی قرآنی حکومت قائم نہیں ہوتی' قرآنی حکومت کس طرح قائم ہوگی ؟ اقامتِ صلوٰۃ سے! کیسے قائم کریں وہ نماز؟ انتظار کرو۔ پرویز صاحب پر" وحی" نازل ہولے، وہ امام وقت بن لیں۔ پھر ان کی وضعی نماز پڑھنا۔ وہ نماز پڑھتے ہی قرآنی حکومت منصۂ شہود پر آجائے گی۔ سه

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را!
چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

نمازوں سے استخلاف فی الارض

پرویز صاحب ایک مفروضہ خود گھڑتے ہیں، پھر اسے قرآن کی طرف نسبت کر دیتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی نمازوں کا استخفاف کرنے کے لئے اوپر لکھتے ہیں۔ قرآن نے اقامتِ صلوٰۃ کا فطری نتیجہ استخلاف فی الارض بتایا ہے؟ لیکن استخلاف فی الارض کے متعلق آیت نہیں لکھی۔ صرف زبانی کام چلایا ہے۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں سورہ حج میں دیکھو۔ کس قدر واضح الفاظ میں کہا گیا ہے۔ کہ جب ہم ان لوگوں کو جو قرآنی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تمکن فی الارض عطا کریں گے۔ تو وہ الصلوٰۃ کو قائم کریں گے۔ اور الزکوٰۃ کا انتظام کریں گے۔ (سلیم کے نام صنہ ۲۱)

یہاں بھی پرویز صاحب نے آیت نہیں لکھی، اپنی مرضی کا ترجمہ لکھ دیا ہے۔ عامۃ المسلمین کیا جانیں۔ کہ آیت کیا ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے، اور پرویز صاحب کیا مطلب بتاتے ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم سورہ حج کی پوری آیت لکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿پ۱۷ ع ۱۳﴾

"یہ لوگ (یعنی شروع شروع کے مسلمان ہیں تو مظلوم لیکن) اگر (حاکم وقت بنا کر) ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو (اچھے ہی اچھے کام کریں گے۔ یعنی) نمازیں پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اور (لوگوں کو) اچھے کام کے لئے کہیں گے، اور بُرے کاموں سے منع کریں گے، اور سب چیزوں کا انجام کار خدا ہی کے اختیار میں ہے۔"

(مولانا حافظ نذیر احمد خاںؒ دہلوی)

"وہ لوگ کہ اگر قدرت دیں ہم ان کو بیچ زمین کے (تو) قائم رکھیں نماز کو، اور دیں زکوٰۃ کو، اور حکم کریں ساتھ بھلائی کے اور منع کریں نامعقول سے، اور واسطے اللہ کے ہے آخر سب کاموں کا۔" (شاہ رفیع الدینؒ)-

"یہ لوگ ایسے ہیں۔ کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں۔ تو یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور (دوسروں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کو کہیں۔ اور بُرے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔" (مولانا اشرف علیؒ)

آیت کا مطلب آپ نے سمجھ لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ شروع شروع کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظلوم اور بے کس مسلمانوں کے متعلق اپنے علمِ غیب سے خبر دیتا ہے کہ یہ لوگ ایسے مخلص اور نیک ہیں۔ کہ اگر ہم نے ان کو زمین کی حکومت عطا کر دی۔ تو حاکم اور بادشاہ ہو کر خدا کے باغی اور سرکش نہیں بن جائیں گے۔ خدا کی زمین میں فساد اور بیداد نہیں پھیلائیں گے، بلکہ خود بھی نمازیں پڑھیں گے۔ زکوٰۃ دیں گے۔ اور دوسروں کو بھی نیک کاموں کا حکم دیں گے۔ اور بُرے کاموں سے منع کریں گے۔ یعنی خدا کے عابد، نیک بندے بنے رہیں گے۔ اور دوسروں کو بھی اسلام کی تبلیغ کریں گے۔

لیکن پرویز صاحب اس آیت کی تمہید اور ترجمہ یوں لکھتے ہیں۔ کہ اقامتِ صلوٰۃ بغیر تمکن فی الارض یعنی کسی خطہ زمین میں قرآنی حکومت قائم کئے بغیر ناممکن ہے۔ سورہ حج میں دیکھو۔ کس قدر واضح الفاظ میں کہا گیا ہے۔ کہ جب ہم ان لوگوں کو جو قرآنی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تمکن فی الارض عطا کریں گے۔ تو وہ الصلوٰۃ کو قائم کریں گے۔ اور الزکوٰۃ کا انتظام کریں گے

یہاں پرویز صاحب نے حدیث سے ثابت شدہ نمازوں سے نفرت دلانے کے لئے اور ان کو محض رسمی قرار دینے کے لئے دھوکے، اور فریب سے کام لیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ اقامتِ صلوٰۃ قرآنی حکومت قائم کئے بغیر ناممکن ہے۔ یہ پرویز صاحب کا ہذیان (RAVING) ہے۔ مذکورہ آیت میں جن مسلمانوں کے متعلق خدا نے کہا ہے۔ کہ اگر ہم نے ان کو حکومت دی۔ تو تخت و تاج کے مالک ہو کر بھی یہ اللہ والے ہی رہیں گے۔ یعنی آج غربت اور افلاس میں ہی نمازیں نہیں پڑھ رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ بلکہ بادشاہ بن کر بھی یہ نماز قائم رکھیں گے۔ اور زکوٰۃ دیں گے، اور دنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔ پھر یہ لوگ واقعی خدا کی خبر کے مطابق بادشاہ بنے۔ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ تو ان مسلمانوں کو استخلاف فی الارض حاصل ہوا۔ تو کیا ان مسلمانوں نے استخلاف فی الارض (حکومت) حاصل کرنے کے بعد ہی نماز قائم کی تھی۔ پہلے تئیس برس تک (حضورؐ کی حیاتِ اقدس میں) نماز نہیں پڑھتے تھے؟ ۔ ضرور پڑھتے تھے۔ تو پھر پرویز صاحب کا یہ کہنا ہذیان نہیں تو اور کیا ہے، کہ بغیر استخلاف فی الارض کے نماز قائم کرنا ناممکن ہے۔ معلوم ہوا کہ حدیثی نمازوں کو بے وقعت بنانے اور پڑھے لکھے شریف لوگوں کو ان سے نفرت دلانے کے لئے پرویز صاحب قرآن کے نام پر یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ بغیر قرآنی حکومت قائم کئے اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے۔ اور ناممکن ثابت کرنے کے لئے سورہ حج کی آیت کے حوالے سے غلط بیانی سے کام لیا ہے آیت اوپر درج کردی گئی ہے ۔ پرویز صاحب سے پوچھیئے، اس کے ترجمے میں آپ نے جو یہ لکھا ہے۔" جب ہم ان لوگوں کو جو قرآنی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں" یہ کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟ ۔ یہ کسی لفظ کا ترجمہ نہیں۔ نفس کی شرارت ہے۔ غرض مذکورہ آیت کا یہ ترجمہ بیان کرنا۔ کہ قرآنی حکومت کے بغیر اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے ۔ مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے ۔ حدیث سے ثابت شدہ نمازوں سے باز رکھنے کی سعی ناکام ہے اور یا بے علمی اور جہالت ہے ۔ ؎

رہبر بنے ہیں راہزن یارب تری دہائی
منزل پہ لٹ رہا ہوں تاروں کی روشنی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا تو۔ اگر بقول پرویز صاحب بغیر قرآنی حکومت کے اقامتِ صلوٰۃ ناممکن ہے۔ تو یہاں پاکستان میں قرآنی حکومت تو ابھی قائم نہیں ہے، پھر ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں کو کیا نماز نہیں پڑھنی چاہیئے؟ اور انتظار کرنا چاہیئے۔ کہ جب قرآنی حکومت ہوگی۔ اس وقت نماز پڑھیں گے۔ کچھ تو کہیئے۔ کہ چودھویں صدی کے یہ مفسرِ قرآن کیا کہہ رہے ہیں، ع

تیرے قریبِ وعدہ سے گھبرا گیا ہوں میں
وعدہ وہ کر سکونِ تمنا کہیں جسے

نمازوں کے متعلق شک و شبہ پیدا کرنا

پرویز صاحب کی تحریر آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

سورۂ بقرہ[1] میں دیکھو۔ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا لازمی نتیجہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ـــــ کہ ان لوگوں پر جو نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ قائم کریں گے۔ کسی قسم کا خوف و حزن نہیں ہوگا۔ ذرا غور کرو۔ کہ کیا ہماری نمازیں اور اڑھائی فیصدی والی زکوٰۃ یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہے"

پرویز صاحب حدیثوں سے ثابت شدہ نماز اور زکوٰۃ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوتے ہیں۔ تقریباً چودہ سو سال سے جو اُسوۂ رسول امت میں رائج ہے۔ عبادات کے جس طریقۂ محمدی پر امت عامل ہے

---

[1] سورہ بقرہ کی وہ آیت کیوں نہیں لکھی؟ گول مول بات کرنی دین کے معاملہ میں نامناسب ہے، بغیر آیت لکھے اس کا حوالہ بھی خود ہی دینا ـ خود ہی من گھڑت ترجمہ کرنا - اور آپ ہی نتیجہ نکال کر عوام کے سامنے رکھنا۔ اپنے دعوے اور موقف کو کمزور کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب اس کو بدلنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی نظر سے نماز اور زکوٰۃ کی وقعت گرانے اور نماز میں شک و شبہ پیدا کرنے کی غرض سے کہتے ہیں۔ کہ جب نمازوں کے پڑھنے، اور زکوٰۃ کے دینے سے خوف اور حزن دور نہیں ہوتا۔ تو وہ نمازیں اور زکوٰۃ کس کام کی۔ اگر نمازیں صحیح ہوتیں۔ تو مسلمانوں کو خوف و حزن نہ ہوتا۔ لہٰذا موجودہ نمازیں، اور اڑھائی فی صدی والی زکوٰۃ بے نتیجہ ۔ بے ثمر ہے۔ پرویز صاحب کا یہ گمراہ کن مفروضہ خالص طبع زاد ہے۔

ہم اس سے پہلے بھی لکھ آتے ہیں۔ کہ نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور دوسرے نیک کام کرنے سے یہ الزام نہیں آتا۔ کہ صالح اور نیک آدمیوں کو دنیا میں کسی قسم کا خوف اور حزن (GRIEF) نہ ہو۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ سو فی صدی آخرت سے متعلق ہے۔ کہ نیک اعمال کرنے والوں کو آخرت میں کچھ رنج و ملال، اور خوف و غم نہ ہوگا۔ باقی رہا دنیا کی زندگی کا حال ۔ تو اس عالم کون و فساد میں انبیاء، صلحاء، اور اولیاء اللہ کو ضرور ضرور خوف و خطر، ہم و غم، اور رنج و ملال پہنچا ہے۔ لیکن یہ رنج و ملال اور مصائب و آلام ان کے پائے ثبات کو نہیں ہلا سکے۔ تکالیف اور مصائب کے سیلاب امڈ امڈ کر آئے۔ اور مقربانِ بارگاہِ ایزدی کی چٹانِ ایمان سے ٹکرا کر مٹ گئے۔ ان پر خوف و حزن کی آندھیاں چلیں۔ بادل گرجے۔ بجلیاں چمکیں، لیکن اقامتِ صلوٰۃ، ایتائے زکوٰۃ ۔ امتثالِ اوامر اور یادِ الٰہی کی بدولت اللہ والوں کو عبادت سے غافل اور سست نہ کر سکیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم السلام اور خوف و حزن

یہ بات قرآن کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے اندر متعدد انبیاء علیہم السلام کا ذکر موجود ہے۔ کہ وہ خوف و حزن سے تازیست دوچار رہے۔ تبلیغی سلسلہ میں ان پر کیا بیتی۔ یہاں تک کہ بہت سے انبیاء راہِ خدا میں شہید کر دیئے گئے۔ اور ان انبیاء کے جانشینوں کو بھی اعلائے کلمۃ الحق کے "جرم" میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی دنیا کے سامنے ہے۔ کہ کس قدر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو حزن و غم نے گھیرے رکھا۔ اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے۔ مکہ کے اندر ان کو جان کے لالے پڑے رہے۔ جس قدر تکالیف اور مصائب اور رنج و ملال جناب سرورِ کائنات، اور آپ کے صحابہؓ کو پہنچا ہے۔ قیامت تک، کسی کو اس کا تصور بھی نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے کہ رسولِ خدا، اور صحابہ سے بڑھ کر نماز پڑھنے والا، اور خیرات کرنے والا، اور کون ہو سکتا ہے؟ پھر حضورؐ، اور صحابہ پر ہمّ و غم، اور مصائب ضرور آئے، خود خدا کہتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ۔ (پ۲)۔ "ہم تم کو ضرور ضرور خوف کے ساتھ آزمائیں گے"۔ یعنی تم پر خوف کی حالتیں ضرور آئیں گی۔ چنانچہ آئیں۔ پرویز صاحب کتنے قرآن سے بے علم ہیں جو کہتے ہیں۔ ان لوگوں پر جو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو قائم کریں گے۔ دنیا میں کسی قسم کا خوف و حزن نہیں ہوگا۔ کیا ہماری نمازیں اور اڑھائی فی صدی والی زکوٰۃ یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے حضرت یعقوب علیہ السلام جو خدا کے پیغمبر ہیں۔ کیا کہتے ہیں :-

اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ۔ (پ۱۳ ع۴)

"سوائے اس کے نہیں کہ میں اپنی بے قراری اور غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں"

پرویز صاحب! دیکھئے! یہاں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حزن پہنچا ہے جس کا شکوہ اللہ سے کرتے ہیں۔ کہئے ان حضرت یعقوب علیہ السلام کی نماز اور دیگر اعمال بھی معاذ اللہ بے ثمر ہی رہے، کہ وہ اپنی نمازوں اور زکوٰۃ کے نتیجہ میں حزن سے نہ بچے۔

غور کریں۔ نیک اور عابد لوگ جب بہشت میں داخل ہونگے، تو کہیں گے۔

وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ (پ۲۲ ع۱۶)

"اور بہشتی کہیں گے۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے۔ جس نے دور کیا ہم سے حزن یعنی غم"

معلوم ہوا۔ یہ بہشتی لوگ ۔ نماز پڑھنے والے، زکوٰۃ دینے والے، اور دوسرے نیک اعمال کرنے والے دنیا میں حزن میں تھے، جب ہی تو بہشت میں جا کر خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ حزن (غم) سے نجات پائی۔ معلوم ہوا۔ کہ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ۔ پورا پورا آخرت سے متعلق ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ بہشتیوں کو دنیا میں غم نہ پہنچے۔ اب پرویز صاحب کا یہ مفروضہ کتنا باطل نکلا۔ کہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا لازمی نتیجہ قرآن نے لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ بتایا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن نے نہیں بتایا ہے۔ بلکہ پرویز صاحب نے آپ گھڑا، اور وضع کیا ہے۔ اور دیدہ دلیری اور بے خوفی سے قرآن کے ذمہ لگایا ہے۔ قرآن نے ہرگز نہیں بتایا — کہ نمازیوں اور نیک لوگوں کو دنیا میں رنج اور غم نہیں پہنچے گا۔

کچھ لوگ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں شریک ہونے کے لئے سواری لینے آئے۔ حضورؐ کے پاس سواری وغیرہ نہ تھی۔ آپ نے فرمایا۔ تم واپس گھروں کو چلے جاؤ۔ وہ لوگ غم اور حزن میں ڈوب کر گھروں کو لوٹے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۔ (پ۱۰ ع ۱۸)

"وہ لوگ لوٹ گئے، اور ان کی آنکھیں بہتی تھیں آنسوؤں سے بسبب غم کے، کہ ان کے پاس خرچ کیلئے کچھ نہ تھا"

پرویز صاحب! یہاں بھی صحابہؓ کو حزن پہنچا۔ حالانکہ وہ نماز قائم کرنے والے تھے! — اور سنیئے:-

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ج فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ج اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ (پ۲۰ ع ۴)

"اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کو الہام کیا۔ کہ تم ان کو دودھ پلاؤ۔ پس جب ڈرے تو اس پر، پس ڈال دے اس کو دریا میں اور مت ڈر اور مت غم کھا۔ تحقیق ہم پھیرنے والے ہیں اس کو تیری طرف، اور کرنے والے ہیں اس کو رسولوں سے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب! یہاں موسیٰؑ کی والدہ کے لئے خوف اور حزن کے الفاظ آئے ہیں۔ تو کیا فتویٰ ہے آپ کا ان کے نیک اعمال کے متعلق؟

جنگِ اُحد میں صحابہؓ کو خدا کہہ رہا ہے۔ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا۔ "پس پہنچایا تم کو غم۔" (پ۴ ع ۷)

اب صحابہ رضؓ کی نمازوں کا کیا بنا پرویز صاحب! کہ ان کو غم پہنچا۔

تین صحابہؓ جو جنگِ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کے غم کے متعلق خدا کہتا ہے۔ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ۔ "تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود کشادگی کے، اور تنگ ہو گئیں ان پر جانیں ان کی۔" (پ۱۱ ع ۳)

پرویز صاحب! ان کی نمازوں، اور اڑھائی فی صدی والی زکوٰۃ کا کیا بنا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہے۔ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ۔ اور مارا تھا تو نے ایک جان کو۔ پس نجات دی ہم نے تم کو غم سے۔" (پ۱۶ ع ۱۱)

پرویز صاحب! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غم پہنچا۔ کہئے ان کی نمازوں کا کیا انجام؟

حضرت یونس علیہ السلام کو خدا کہتا ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ۔ پس قبول کیا ہم نے واسطے یونسؑ کے، اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے۔" (پ۱۷ ع ۶)

پرویز صاحب! حضرت یونسؑ کو دنیا میں باوجود نمازیں پڑھنے، اور زکوٰۃ دینے کے غم پہنچا۔ اُن کی نماز اور زکوٰۃ کا کیا بنا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ہارون علیہ السّلام کو رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا۔ یہ دونوں پیغمبر خدا سے عرض کرتے ہیں قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ ۔کہا دونوں نے، اے رب ہمارے! تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ وہ زیادتی کرے ہم پر۔" (پ۱۶ ع ۱۱)

پرویز صاحب! خدا کے دو پیغمبر کہتے ہیں۔ خداوندا! ہم خوف کھاتے ہیں۔ کہیے ان کی نمازوں کا کیا بنا! — پرویز صاحب یہ حدیثیں بیان نہیں ہو رہی ہیں۔ قرآن ہے!— اور قرآن میں اور بہت سی آیات ایسی ہیں۔ جن میں انبیاء اور نیک بندوں کے خوف اور غم کا ذکر ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو قرآن آتا ہی نہیں۔ جو یہ موٹی موٹی، اور عام باتیں بھی آپ نہیں جانتے۔ اور مسلمانوں کی نمازوں اور ان کی زکوٰۃ کو محض اس لئے رسمی کہتے ہیں۔ کہ باوجود نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کے ان کو خوف اور حزن کیوں پہنچتا ہے۔

پرویز صاحب کے خیال والے ایک آدمی ہمارے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں زکوٰۃ دینے کے لائق ہوں۔ پر کس طرح دوں۔ کہ میرے ایک ہمسایہ جو بڑے نیک، صالح، اور دیندار آدمی ہیں۔ ہمیشہ زکوٰۃ دیتے آتے ہیں۔ لیکن باوجود ہر سال زکوٰۃ دینے کے ان کا جوان لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ زکوٰۃ نے ان کو کیا فائدہ پہنچایا؟ پرویز صاحب بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہماری نمازیں، اور اڑھائی فی صدی والی زکوٰۃ یہ نتیجہ پیدا کر رہی ہے۔ یعنی کیا نماز اور زکوٰۃ مسلمانوں سے خوف و حزن روک رہی ہے۔ ع

کتنی ظلمت ہے فضاؤں کے جلو میں رقصاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہ سو سال سے امت کی حالت

یہ تو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ پرویز صاحب اقامتِ صلوٰۃ بغیر قرآنی حکومت قائم کئے ممکن نہیں سمجھتے۔ پھر قرآنی حکومت کے قیام کے بغیر مسلمانوں کی نمازیں، زکوٰۃ، اور دیگر عبادات بھی رسمی اور غیر دینی ہوئیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ نزولِ قرآن کے زمانہ سے لے کر آج تک کبھی قرآنی حکومت دنیا کے کسی حصہ پر قائم بھی ہوئی ہے یا نہیں؟ پرویز صاحب نے یہ بھی فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ صرف رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایسا نظام متشکل ہوا تھا۔ اس کے بعد آج تک نہیں ہوا۔ ان کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

اس لئے سلیم! قوم میں کیریکٹر پیدا کرنے کے لئے اس نظام (قرآنی حکومت) کی ترویج ضروری ہے۔ جس میں افراد فکرِ احتیاج سے بے نیاز[1] ہو جائیں۔ اور لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ کی فضا عام ہو جائے۔ ہم نے یہ نظام دیکھا نہیں۔ لیکن "تاریخ بتاتی ہے۔ کہ یہ نظام حضور رسالت مآب م کے ہاتھوں متشکل[2] ہوا۔ اور حضرت عمر کے زمانے میں پروان[3] چڑھا۔

---

[1] پرویز صاحب دنیا میں کوئی فرد فکرِ احتیاج سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ تمدنی اور عائلی زندگی میں باہمی اشتراک اور تعاون سے وقت گزرتا ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ کا ارشاد آپ کو یاد نہیں۔ ع۔ آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند!

[2] یعنی حضورؐ نے نظام کی شکل بنائی۔ عملاً تکمیل نہ کی۔ — [3] حضرت عمرؓ نے نظام کو پروان چڑھایا۔ مکمل کیا۔ ظالم کا بس چلتا، تو یہ بھی کہہ دیتا کہ حضورؐ قرآن امت کو صرف اس لئے دے گئے تھے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ پرویز تک پہنچ جائے، اور وہ اس کی تشریح کر کے قرآنی نظام قائم کرے اور درمیان کی تیرہ سو سالہ امت قرآن نا آشنا رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ نظام باقی نہ رہا۔ لیکن لوحِ زمانہ پر اس کی یادگار اب تک منقوش ہے۔ (سلیم کے نام ص۲۳۱)

پرویز نے لٹیا ہی ڈبو دی قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے۔ کہ پرویز صاحب نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ حضورؐ نے نظام کی تشکیل فرمائی۔ اور حضرت عمرؓ نے پروان چڑھایا، پھر یہ نظام قائم نہ رہا۔ یعنی حضرت عمرؓ کے وقت سے لے کر آج تک قرآنی نظام قائم نہیں ہوا۔ تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ تیرہ سو سال کے تمام مسلمانوں کی نماز نامکمل، رسمی، رواجی اور بے نتیجہ رہی ہے۔ اور ایسے ہی اڑھائی فی صدی والی زکوٰۃ بھی بے ثمر۔ گویا پرویز نے ساری امت کے اعمال کو رسمی اور رائگاں قرار دے دیا ہے۔ صحابہؓ۔ تابعینؒ تبع تابعینؒ، ہزاروں ائمہ دین۔ محدثین، فقہاء، اولیاء اللہ، اور تیرہ سو سال کے تمام صالحین ظلمت میں رہے ہیں۔ نہ ان کی نمازیں درست، نہ زکوٰۃ، اور نہ دوسری عبادات برمحل۔ پھر یہ سب فتوے بازی۔ محض قیاس آرائی ہے۔ خیالی تکے ہیں۔ کوئی ثبوت قرآن سے؟ ہرگز نہیں!۔ بالکل نہیں!۔

قرآنی نظام پرویز بنائے گا پرویز صاحب لکھتے ہیں۔ اسی قرآنی نظام کی طرف دعوت فکر میری زندگی کا مقصود ہے۔ چونکہ عام مسلمانوں کی نگاہوں سے اس کا تصور یکسر اوجھل ہو چکا ہے۔ اس لئے اسے از سرِ نو سامنے لانے کے لئے بڑی کاوش درکار ہے۔ جب اس کا تصور عام ہو جائے گا۔ تو پھر اسے عملاً[1] متشکل کرنے

---

[1] صفحہ ۱۰۸ پر ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ولولہ بھی پیدا ہوگا۔ (تسلیم کے نام ط۲۳)

تیرہ سَو سال سے ساری امت کو قرآنی نظام نہیں سوجھا۔ جس سے امت محروم رہی ہے۔ اسے پرویز صاحب عملاً متشکل کریں گے۔ نہ نو من تیل آئے گا۔ نہ رادھا ناچے گی!۔ ابھی تک تو پرویز صاحب مسلمانوں کو قرآنی نظام والی نماز نہیں بتا سکے اور کیا کریں گے ؎

ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غم کدہ
جس کی بہار یہ ہو پھر اس کی خزاں نہ پوچھ

اسلامی نظام کبھی قائم نہیں ہُوا

پرویز صاحب کی گوہر افشانی آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ کہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ یہ نظام حضور رسالت مآبؐ کے ہاتھوں متشکل ہُوا۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں پروان چڑھا۔ بہ تو سلیم کے نام لکھ کر اسے

(لہ بقیہ صفحہ ۱۰۷) لہ چالیس برس قرآنی نظام قرآنی نظام پکارتے ہوئے گزر گئے۔ لیکن ابھی تک آپ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ قرآنی نظام کے بموجب نمازیں کتنی ہیں۔ نماز کی ہیئت کیا ہے۔ اس میں پڑھنا کیا ہے۔ اس کا طریقہ کیا ہے۔ حج کسے کہتے ہیں۔ کس مہینے میں کرنا ہے۔ اس کے مناسک کیا ہیں۔ زکوٰۃ کس کس چیز پر دینی آتی ہے۔ مال کا نصاب کیا ہے۔ روزہ کی تعریف اور اس کے مسائل،۔ پھر اخلاقیات، عمرانیات، سیاسیات، عبادات، اور تعزیرات کی تفصیل بروئے قرآن کیا ہے؟ آخر وہ قرآنی نظام جسے آپ عملاً نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہے کیا؟ پرویز صاحب!۔ لیلائے قلم کے رقص و رامش کا نام قرآنی نظام نہیں ہے۔

لہ پرویز صاحب!۔ آپ نے لکھا ہے۔ یہ نظام حضور رسالت مآبؐ کے ہاتھوں متشکل ہوا" اور آپ اب اسے عملاً متشکل کریں گے۔ گویا حضورؐ نے اس نظام کی صرف شکل پیش کی ہے۔ اور پرویز اس کو عمل میں لائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کیا۔ لیکن پھر خیال کیا۔ کہ اسلامی نظام تو سرے سے ہیں نے بنانا اس کا سہرا تو میرے سر ہے۔ کیوں کہا جائے۔ کہ اسلامی نظام کبھی قائم ہوا ہے۔ چنانچہ پھر ایک فرضی خط طلوع اسلام میں چھاپ کر یہ لکھ مارا۔ جس کا ذکر قرآنی فیصلے میں ہے :۔

اسلامی نظام چند دنوں کے لئے قائم ہوا۔ اس کے بعد ختم ہو گیا۔ اگر یہ نظام صداقت پر مبنی تھا۔ اور اس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت تھی۔ تو یہ ہمیشہ کے لئے کیوں قائم نہ رہا۔ اور آج تک کہیں بھی قائم نہیں ہوا۔ (قرآنی فیصلے)

قارئین کرام غور کریں۔ کہ قرآن مجید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ صحابہ کی زندگی میں اترا۔ حضورؐ نے اس پر عمل کیا۔ اور حضورؐ کے طریقے کے مطابق صحابہؓ نے بھی عمل کیا۔ اسلامی نظام کے عین مطابق وہ دَور ہمایوں گزرا۔ لیکن دریدہ دہن پرویز پڑھے لکھے۔ انگریزی جاننے والے۔ مہذب اور کلچرڈ مسلمانوں کو "طلوعِ اسلام" کے ذریعہ یہ کہہ کر یا کہلوا کر[لے] رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لاتے ہوئے اسلام سے

لے پرویز صاحب "طلوعِ اسلام" میں فرضی خط چھاپ کر مسلمانوں کو محمدیؐ اسلام سے بدظن کرتے ہیں، اگر خط واقعی کسی نے لکھا تھا، تو اس کا نام اور پورا پتہ دیا ہوتا۔ ایسے خطوط خود نوشت ہوتے ہیں۔ اور انہیں نوجوانوں کے دل کی آواز ظاہر کر کے گول مول جواب دیا جاتا ہے۔ برائے نام تردید بھی کر دی جاتی ہے۔ اور تائید بھی۔ تاکہ عالمگیر اسلام کے بارے میں شکوک پیدا ہوں۔ چنانچہ اس فرضی خط کا مضمون ان کے اپنے الفاظ میں بھی موجود ہے۔ لکھتے ہیں۔ یہ نظام حضورِ رسالت مآبؐ کے ہاتھوں متشکل ہوا۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں پروان چڑھا۔ پھر یہ نظام باقی نہ رہا۔ (سلیم کے نام ص۲۳۱) اور یہی چیز فرضی خط میں موجود ہے۔ "اسلامی نظام چند دنوں کے لئے قائم ہوا۔ اس کے بعد ختم ہو گیا" (قرآنی فیصلے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسلامی نظام چند دنوں کے لئے قائم ہوا" وہ چند دنوں کے لئے قائم ہوا۔ یعنی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قائم ہوا وہ کیسا تھا؟

اگر یہ نظام صداقت پر مبنی تھا۔ اور اس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت تھی۔ تو یہ ہمیشہ کے لئے کیوں قائم نہ رہا۔ اور آج تک کہیں قائم نہیں ہوا۔

گویا چند دنوں کے لئے جو اسلامی نظام حضور اکرمؐ کی زندگی میں قائم ہوا۔ وہ صداقت پر مبنی نہیں تھا۔ اگر صداقت پر مبنی ہوتا۔ تو آگے بڑھتا۔ ہمیشہ کے لئے قائم رہتا۔ تو بقولِ پرویز رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی مبنی بر صداقت قرآنی نظام نہیں بنا سکے۔ پڑھے لکھے مسلمانو!۔ پرویز کی داد دینے والے بھولے بھائیو! خدا را غور کرو! کیا آپ کا ایمان اور انصاف یہ ماننے کو تیار ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی قرآنی نظام مبنی بر صداقت نہ بنا سکے۔ یوں کہیئے۔ کہ قرآن پر عمل نہ کر سکے۔ صحابہ کی زندگی بھی صحیح قرآنی نظام کے مطابق نہ گزری۔ اب بھی آپ پرویز کو اپنے زمانے کا سب سے بڑا گمراہ اور خود سر نہ مانیں۔ تو آپ کے انصاف پر حرف آئے گا۔ کیا آپ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے سچے رسول مانتے ہیں؟۔ ہاں! آپ ضرور مانتے ہیں۔ پھر آپ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ قرآن حضور انورؐ پر اترا تھا؟ ہاں ضرور اترا تھا۔ پھر آپ یہ بھی ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن کی سمجھ، اس کا مفہوم، مطلب اور نظام بنانے کا طریقہ، اور توفیق سب کچھ خدا نے آپ کو عطا کر رکھا تھا۔ ٹھیک! لیکن پرویز کہتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ چند دنوں کے لئے جو نظام قائم ہوا۔ وہ مبنی بر صداقت نہ تھا۔ اس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت نہ تھی۔ اور آج تک کہیں بھی قائم نہیں ہوا۔ آپ اپنے ایمان اور انصاف سے پوچھ کر بتائیں۔ کہ حضورؐ بھی اگر قرآن کو نہ سمجھ سکے۔ قرآنی نظام مبنی بر صداقت نہ بنا سکے۔ تو اور کون بنائے گا؟۔ آپ کہیے نہ کہیئے۔ لیکن پرویز پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ قرآنی نظام اب میں بناؤں گا۔ مبنی بر صداقت نظام نہ حضورؐ بنا سکے، نہ صحابہؓ، نہ ساری امت میں سے آج تک کوئی اور بنا سکا۔ اب پرویز بنائے گا۔ ؎

بدل چکا ہے، بدلتا ہے، اور بدلے گا!
بہت سے رنگ یہ چرخِ ستیزہ کار ابھی

تیرہ سو سال پہلے کا دورِ وحشت

فرضی خط کے ہاتھوں زہر ہلاہل کا ایک اور چھلکتا جام لیجئے:۔

آپ اپنی قوم کے دامن کو پکڑ کر آج سے تیرہ سو سال پہلے کے دورِ وحشت کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ (قرآنی فیصلے)

پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! آپ خوب جانتے ہیں۔ اور آپ کا ایمان بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ سب زمانوں سے بہتر زمانہ جناب سیدالکونین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی تھا۔ جب کہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ رحمتِ عالمؐ اپنے عمل سے اس کے نور کو پھیلا رہے

؎ یہ مذکورہ فرضی خط کا حصہ ہے۔ کہ خط لکھنے والے کا کوئی نام اور پتہ نہیں۔ بالواسطہ اپنی ہی عبارت کو دہرایا ہے۔ اور "طلوع اسلام" پڑھنے والے نوجوانوں کے دل کی دھڑکن اور آواز سے تعبیر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ آپ کے جان نثار صحابہؓ اسوۂ پاک کی مشعلیں اٹھاتے دیار و امصار کی ظلمتیں مٹا رہے تھے۔ بدی مٹ رہی تھی۔ اور نیکی بڑھ رہی تھی۔ صدیوں سے کفر، شرک، بے حیائی، بدکاری، اغوا، ڈکیتی، چوری، خیانت، جھوٹ، فریب، زنا، شراب خوری جو لوگوں کی رگ رگ میں رچی ہوئی تھی ..... رحمت للعالمین کے دورِ مبارک میں سب کا استیصال ہو گیا۔ جو لوگ پہلے جہنم کے گڑھے پر کھڑے تھے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے۔ كُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ (پ) ۔ تم دوزخ کے کنارے پر کھڑے تھے۔ یعنی دوزخ میں گرنے ہی والے تھے۔ صرف موت آنے کی دیر تھی۔ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۔ پھر اس نے تم کو اس سے بچا لیا" یہ حضورؐ ہی کے دور ہمایوں کا ذکر قرآن کر رہا ہے۔ کہ جو لوگ جہنم میں بالکل گرے ہی چاہتے تھے۔ وہ بہشتی بن گئے۔ یہ سوا لاکھ صحابہؓ ہی تو تھے۔ جو حضورؐ سے قبل دوزخ کے کنارے پر تھے۔ پھر ان ہی کے متعلق خدا نے فرما دیا۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ۔ خدا ان پر راضی ہو گیا۔ یہ ہے حضور انورؐ کا دورِ ہمایوں۔ پاک زمانہ، قرآنی فضا، اور سید الانبیاءؐ کے کردار کا دَور۔ لیکن اس دورِ مقدس کو پرویز دورِ وحشت کہتا یا کہلواتا ہے۔ کہ آپ اپنی قوم کے دامن کو پکڑ کر آج سے تیرہ سو سال پہلے کے دورِ وحشت (THE PERIOD OF SAVAGNESS.) کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔

ہم اس پر کچھ تبصرہ نہیں کرتے۔ صرف مسلمانوں سے اتنی اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ ہی فیصلہ کر لیں۔ کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک زمانے کو دَورِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحشت کہتا یا کہلواتا ہے۔ اس کا کچھ بھی تعلق ۔ خدا سے، اس کے رسولؐ سے، قرآن سے، مسلمانوں سے باقی رہ جاتا ہے؟ افسوس! سہ

شیشۂ مے بغل میں پنہاں ہے
اور پھر بھی دعوےٰ ہے پارسائی کا

نبوّت محمدیہ کی منسوخی ماحیِ اسلام پرویز صاحب نے ایک اور زہر آلود مشروب پیش کیا ہے۔ آج تک ختم نبوت کے معنی ساری امت نے یہی سمجھے ہوئے ہیں، کہ حضور سرور کائنات کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبی کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ کی نبوت کا مہر نیمروز تا نور نیّرین ضیا بار رہے گا۔ قیامت تک حضور کی نبوت ہی کام دے گی۔ لیکن پرویز نے جو معنی ختم نبوت کے کئے ہیں۔ آپ سن کر سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ سنیئے! ۔ حضورؐ کی ختم نبوت کے معنی یہ ہیں۔ کہ جس طرح حضرت موسٰی علیہ السّلام، اور حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی نبوت ختم ہوگئی۔ اور اس کے بعد نبوت محمدیہ جاری ہوئی۔ اسی طرح حضورؐ کی نبوت حضور کی وفات پر ختم ہوگئی۔ نبوت کے حکم احکام ختم ہوگئے۔ اور اس کی جگہ مرکز ملت نے لے لی۔ ہر زمانے کا مرکز ملت (حکومت) رسول اللہ کا کام کرے گا۔ ظالم کے دماغ کی داد دو۔ کہ اس نے ختم نبوت کا وہ مطلب بتایا ہے۔ جس پر عزازیل بھی محو حیرت ہے۔

پھر قرآن نا آشنا پرویز صاحب قرآن سے کوئی ثبوت، کوئی دلیل نہیں لاتے، خود ہی دماغ سے مفروضہ، نظریہ، خیال، تصور گھڑ

لہ یہ ہیں طلوع اسلام کے قارئین کے تاثرات جو پرویز کی تحریروں کا نتیجہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں۔ اور سادہ دل تعلیم یافتہ طبقہ کے سامنے خانہ ساز اصطلاحوں کے ساتھ، الفاظ کی بندش سے پیش کر دیتے ہیں۔ اور درمیان میں قرآن، قرآن، نظام قرآن، مرکز ملت کے الفاظ قاری پر رعب ڈالنے کے لئے لے آتے ہیں۔ اور زخرف القول (PLATED WORD) کا سراب (THE MIRAGE) دکھا کر تشنگان ھدیٰ کو الحاد کے متعفن آب گیر کی طرف یوں لے جاتے ہیں۔

رسول کی ذات میں شخصیت اور تصوریت دونوں یک جا ممزوج ہوتی ہیں۔ یوں سمجھو کہ نبوت شخصیت کی مظہر ہوتی ہے اور رسالت آئیڈیالوجی کی نقیب[1] نبی اکرمؐ کے بعد نبوت (شخصیت) ختم ہو گئی اور رسالت (آئیڈیالوجی) باقی رہ گئی۔ اس لئے اب انقلابات کا مدار رسالت پر تھا۔ نہ کہ شخصیتوں پر۔ آئیڈیالوجی حروف و نقوش کی شکل میں محض مجرد تصور ہوتی ہے۔ اس کی عملی صورت نظام کہلاتی ہے۔ لہٰذا یوں کہہ لو۔ کہ ختم نبوت کے بعد اشخاص کی جگہ نظام[2] نے لے لی۔ اب دنیا میں افراد[3] کی اہمیت نہیں رہی۔ اہمیت نظام کی ہو گئی۔ جو نظام بہتر ہوگا۔ امامت اسی کے حصہ میں آئے گی۔ نبوت[4] ختم

---

[1] شخصیت اور تصوریت، رسالت اور آئیڈیالوجی کی خانہ ساز اصطلاحیں پرویز صاحب کی اپنی گھڑی ہوتی ہیں۔ قرآن نے ایسا کوئی نظریہ پیش نہیں کیا۔ یہ سب حربے سنت کے قتل اور اسوہ حسنہ کی تدفین کے لئے عالم ابلاس نے پیش کئے ہیں۔

[2] نظام کو چلائے گا کون؟

[3] امیر المؤمنین یا امام وقت کی کوئی اہمیت نہیں۔

[4] یوں کہو کہ رسول خدا کا قول، فعل، سنت، اور اسوۂ حسنہ ختم ہو گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی۔ لیکن رسالتؐ محمدیہ قرآن کی شکل میں قیامت تک کے لئے باقی ہے۔ (سلیم کے نام ص ۲۳۵)

پیراگراف مذکورہ آپ نے پڑھ لیا۔ دیکھا پرویز صاحب نے اسوۂ رسولؐ (MODEL OF THE HOLY PROPET) کردار سرورِ کائنات کو مٹانے کے لئے آپ ہی چند اصطلاحیں وضع کر لی ہیں۔ رسول کے معنی شخصیت اور تصوریت کا امتزاج کہاں لکھا ہے؟ اور رسالت تصوریت کی نقیب ہوتی ہے، یہ قرآن کی کونسی آیت ہے؟ بات بات پر قرآن، قرآن کا نعرہ لگانے والوں کو اتنی شرم نہیں آتی۔ کہ لوگوں کو گمراہ کرنے، حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ سے باغی بنانے کے لئے قرآن کو بیچ میں کیوں لاتے ہیں؟ قرآن سے قطع نظر — اور قطع تعلق کر کے خود اپنی۔ اے سے کیوں نہیں کہتے۔ کہ دامن رسالت چھوڑ دو۔ نبوت محمدؐیہ سے منہ موڑ لو۔ اور پرویز کو شارح قرآن مان کر اس کی "نبوت" پر ایمان لے آؤ۔ یہ فریب کارانہ اصطلاحیں — (DELUSIVE — TECHNICALITIES) اور جھوٹی خاطر جمعیں — (FALSE — ASSURANCES) بنیاد ہے الحاد کے گھروندوں کی — جہاں دہریت، لامذہبیت، اور اشتراکیت کو پناہ دینی ہے۔ اور پھر اس ایمان ربا "برص" کے تعدیہ سے مسلمانوں کے ایمان کو متعفن کرنا ہے۔ ان کی لٹیا ڈبونی ہے۔

لہ جب رسالت کے معنی قرآن کے لے لئے تو پھر حضور کی نبوت اور رسالت کا نام کیوں لیتے ہو۔ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے۔ کہ ہم حضور کی نبوت اور رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَورِ ملاحدہ کی داغ بیل

پرویز صاحب سمجھ چکے ہیں۔ کہ جب تک مسلمانوں کی جان مال اور دنیا و ما فیہا سے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل، اور اسوۂ حسنہ کو ختم نہ کیا جائے۔ قرامطہ اور ملاحدہ کا دَور پاکستان میں نہیں آسکتا۔ اس لئے وہ رات دن اس کوشش میں ہیں کہ اسوۂ رسولؐ کو مٹائے، اور منسوخ کرنے کے لئے ملک کا ملازمت پیشہ، اور کاروباری طبقہ، امراء اور اغنیاء، روساء اور حکام، کو ساتھ ملایا جائے۔ ان کو یہ بات ذہن نشین کرا دی جائے۔ کہ حدیث اور سنت داخل دین نہیں۔ یہ سنت، سنت، صرف ملّا لوگوں نے شور مچا رکھا ہے۔ در اصل قرآن ہی واجب العمل ہے، اور قرآن پر عمل کرانے کے لئے حکومت اتھارٹی ہے۔ جس طرح چاہے، وقت کے تقاضے کے مطابق تشریح کرے۔ اور مسلمان اس پر عمل کریں۔ اس غرض کے ماتحت پرویز صاحب خدا رسول سے آزاد ہو کر اپنی رائے سے نظریئے وضع کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

غور کریں کہ یہ کس قدر خطرناک بات ہے۔ کہ نبوت ختم ہو گئی ہے یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کے لئے شارح قرآن تھے۔ جو جزئیات قرآن کی حضور نے بنائیں۔ وہ ان ہی کے وقت کے لئے واجب العمل تھیں۔ جب آپ کی وفات ہو گئی۔ تو نبوت بھی ساتھ ہی فوت ہو گئی۔ نبوت کے احکام آگے نہیں چل سکتے۔ جزئیاتِ رسولؐ، وفات رسولؐ کے بعد واجب العمل نہیں ہیں۔ گویا حضورؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وفات کے ساتھ ہی نبوت، جزئیاتِ نبوی، حضورؐ کے قول، فعل، سنت، حدیث، اُسوہ، کردار، ارشاد، فرمان، سب کی وفات ہو گئی ہے۔ یہ معنی ہیں ختمِ نبوت کے جو پرویز نے اوپر کے پیراگراف میں بتائے ہیں۔ اور ساتھ ہی بڑی چالاکی، ہوشیاری اور پورے رندانہ انداز میں یہ کہا ہے۔" لیکن رسالت محمدیہؐ قرآنؑ کی شکل میں قیامت تک کے لئے باقی ہے" مطلب یہ کہ رسالت محمدیہ قرآن کا نام ہے۔ یہ قرآن قیامت تک ملحدوں کی طبع آزمائی کے لئے باقی رہیگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان سے ہٹا دو۔ براہِ راست ہم سمجھ لیں گے قرآن کو! ؎

وحشت روا، عناد روا، دشمنی روا
ہل چل روا، خروش روا، سنسنی روا
اسلام کے لہو کو ہیو اذن عام ہے!
القصہ جو بھی چیز ہے نا کردنی روا

لہ معلوم ہوا۔ کہ قرآن رسول ہے۔ تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہوتے؟ زنادقہ کے نزدیک محض چٹھی رساں، چٹھی امت کو دے دی۔ اور چلے گئے۔ نہ اسے کھولا، نہ پڑھا، نہ سنایا، نہ سمجھایا، نہ عمل کرکے دکھایا۔ رسالتِ محمدیہ کو قرآن قرار دے کر پرویز نے حضرت انورؐ کا تعلق امت سے منقطع کر دیا ہے۔ وفات کے بعد حضورؐ امت کے رسول نہیں رہے۔ قرآن رسول ہے۔ سمجھ آئی آپ کو پرویز کے اسلامی نظام کی، کہ کس طرح اسلام کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ حالانکہ ان باتوں کے لئے اس کے پاس قرآن سے کوئی دلیل نہیں ہے۔ نہ اس نے پیش کی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین همہ اوست

مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ دین اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی ذات ہے۔ اس طرح کہ قرآن حضورؐ پر نازل ہوا۔ اور حضورؐ نے قرآن پر عمل کر کے دکھایا۔ حضورؐ کا یہ عمل بالقرآن ہی دین اسلام ہے۔ نبی رحمتؐ کو جدا کر کے آپ قرآن سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ حضرتِ انورؐ کو درمیان سے علیحدہ کر کے اگر آپ یا کوئی امتی چھوٹا یا بڑا ۔ امام وقت یا مرکزِ ملت قرآن پر عمل کرنا چاہے۔ تو وہ گمراہ ہو جائے گا۔ اور یہ بات خدا نے قرآن میں ہی فرمائی ہے ۔ کھولیے پارہ پہلا ۔ اور تیسرا رکوع۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۔ خدا تعالیٰ قرآن کے ساتھ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک پرویز ہی نہیں۔ جس قدر پرویز بھی رسولِ خدا کی تعلیم و تفہیم سے بے نیاز ہو کر قرآنی نظام بنائیں گے وہ گمراہ ہو جائیں گے ۔ ملک کے ہزاروں دماغ ۔ مرکز ملت بن کر قرآن کی تشریح کریں گے ۔ اس کی جزئیات متعین کریں گے ۔ سب کے سب راہ سے بھٹک جائیں گے۔ سنت سے بے نیازی ان کی ضلالت کا باعث بن کر رہے گی۔ پس مسلمان بھائیو! حضور انور سید العرب والعجم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی دین اسلام سمجھو۔ جس طرح قرآن پر عمل کیے بغیر نجات نہیں۔ اسی طرح قرآنی عمل کے لیے طریقۂ محمدیؐ اکے بغیر قبولیت نہیں۔ پس حضرت انورؐ کی اطاعت ، فرمانبرداری ، محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ سے دلی لگاؤ، اور قلبی تعلق کو ہی اسلام اور ایمان جانو، حضورؐ کی سنت قرآن کا راستہ دکھاتی، اور قرآن پر عمل کراتی ہے۔ پس اپنی جان مال، عزت آبرو، اولاد، کنبہ، قبیلہ ملک اور وطن سے سنت کو عزیز اور محبوب جانو۔

پرویز صاحب نے دنیا میں آنے کا ایک ہی مقصد سمجھ رکھا ہے، کہ حضورؐ کی سنت اور حدیث، آپ کے قول اور فعل کو دین سے خارج قرار دیں۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان میں ایسا دستور، اور نظام بن جائے جس میں سنت کو داخل دین نہ سمجھا جائے۔ یعنی قانون کی رو سے سنت دین سے خارج قرار دی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان بھائیو! یاد رکھو کہ آپ اس کفر کو کبھی برداشت نہ کریں، سوچیں کہ جو ملک لاکھوں مسلمانوں کی قربانی، اور کروڑوں کی خانہ بربادی سے بنا ہے۔ اس ملک کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہ رہے۔ پھر وہ ملک اسلامی جمہوریہ کہلا سکتا ہے؟ اور اس ملک میں رہنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں؟ یاد رکھیں۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر ملت مردہ ہے۔ ے

حرفِ بے صوت اندریں عالم بدیم

از رسالت مصرعۂ موزوں شدیم (اقبالؒ)

یعنی ہم جہاں میں حرفِ بے صوت تھے۔ حرف تو تھے۔ لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں کوئی آواز نہ تھی۔ حرفِ مردہ تھا۔ پھر یہ رسالت ہی کا فیضان تھا۔ کہ حرفِ مُردہ مصرعہ موزوں بن گیا۔ اور اس کی موزونیت سے جہان آراستہ ہو گیا۔ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ اس کو ایسا عدل، وسط، اور موزونیت ملی۔ کہ تمام جہان میں اس نے کلمہ حق کی شہادت دی۔ یہ زندگی رسالت ہی سے ملی۔ پس رسالت کے بغیر امت مردہ ہے۔ زندگی اس کی اُسوۂ رسُولؐ ہے۔" مسلمانو! فنا فی الرسُول ہو جاؤ۔ سنت پر مٹ جاؤ۔ سارے قرآن پر عمل ہو جائے گا۔ خدا راضی ہو جائے گا۔

مسلمانوں کے اسلام کو قرآن سے کوئی واسطہ نہیں؟

افسوس! پرویز صاحب ویسے تو قرآن قرآن پکارتے ہیں۔ لیکن جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اس کے لئے قرآن سے کوئی دلیل نہیں دیتے۔ در اصل وہ اپنا ایجاد کردہ اسلام مسلمانوں کے آگے پیش کرتے ہیں۔ جس کی کوئی سند سوائے زبانی جمع خرچ کے ان کے پاس نہیں ہے۔ غور کریں۔ کہ تیرہ سَو سال سے مسلمان توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور دوسرے اسلامی احکام کو مانتے اور ان پر عمل کرتے چلے آتے ہیں۔ اور حضورؐ کے وقت سے لے کر آج تک یہی دین دنیائے اسلام میں مروّج ہے۔ لیکن پرویز صاحب ساری امت کے اس تیرہ سَو سالہ دین کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ یہ دین زمانہ قبل از قرآن کا ہو تو ہو۔ اسے قرآنی دین کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ عبارت ملاحظہ ہو:۔

لیکن اس تیرسَو سالہ عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ہوتا رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ اور آج جو اسلام دنیا میں مروّج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہے تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔"

(سلیم کے نام ص۲۵۲)

مسلمان بھائیو! سن لیا آپ نے پرویز صاحب کا ارشادِ ناصواب۔ کہ تمام دنیا کا مروج اسلام ۔ تیرہ سو سالہ اسلام ۔ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہے۔ جو لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ پرویز صاحب خوب اسلام پھیلا رہے ہیں۔ ان کو سمجھ آ گئی ہو گی۔ کہ بقولِ پرویز تیرہ سو سال سے مسلمان زمانہ قبل از قرآن کے مذہب پر چل رہے ہیں۔ ان کے مذہب کو قرآن سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور یہ تو آپ جانتے ہیں۔ کہ قرآن سے قبل کا زمانہ ۔ زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں کفر اور شرک کا مذہب رائج تھا۔ تو مسلمان تیرہ سو سال سے زمانہ جاہلیت کا مذہب اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات، جمعہ، عیدین، قربانی اور سب نافلہ عبادات زمانہ جاہلیت کی یادگار ہیں۔ ان کو قرآنی دین سے کوئی واسطہ نہیں ۔ یہ ہے پرویز صاحب کا طلوع اسلام۔ بے خبر پرویز صاحب کو اپنی غیرت نہیں آتی۔ کہ تیرہ سو سال سے ساری امت تو دورِ جاہلیت کے مذہب پر چل رہی ہے۔ ان کو بھی تو مسلمانوں کے سامنے کوئی قرآنی دین اور مذہب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرنا چاہیے تھا۔ کہ وہ کیا ہے؟

پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! کیا آپ کا ایمان اور انصاف اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ تیرہ سو سال سے تمام امتِ رسولؐ زمانہ جاہلیت کے مذہب پر چل کر گمراہ ہی مرگئی ہے اور اس وقت اسّی کروڑ اسلامیانِ عالم سب کے سب گمراہ ہیں۔ دورِ جاہلیت کے مذہب پر چل رہے ہیں۔ ان کو قرآن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں؟ آج ایک ہی انوکھا مجتہد پیدا ہوا ہے، جو اسلام کو طلوع کر رہا ہے۔ اس پر جو "وحی" اتری ہے، وہ قرآنی دین ہے۔ اور غضب خدا کا، قرآن — قرآن پکارنے والا اپنے دعووں اور قولوں پر قرآن مجید سے کوئی دلیل نہیں لاتا ہے۔ قرآن کے نام سے اپنی یاوہ گوئی کی تلقین کرتا ہے۔ گویا قرآن سے بھی خود سر ہے۔

خدا رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا

پرویز صاحب لکھتے ہیں مذہب نے جس خدا کو کائنات سے ماوراء عرش پر بٹھا رکھا ہے۔ وہ واقعی ہی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کے رازق ہونے کے دعویٰ کے باوجود اس کی خدائی میں کروڑوں بندے بھوکے سوتے، اور لاکھوں انسان فاقوں سے مرتے ہیں۔ اس کے اس بلند آہنگ اعلان کے باوجود، کہ وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا۔ زمین پر کوئی چلنے والا ایسا نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری خدا پر نہ ہو۔ آج آدھی دنیا کو پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہو رہی۔ لہٰذا انسانوں کے خود ساختہ مذہب کے پیدا کردہ خدا پر ایمان لانے اور اس کے دعاوی پر توکل رکھنے سے وہ یقین کسی طرح پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو انسان کو احتیاج کی فکر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے خوف کر دے۔ (سلیم کے نام ص۲۲۶)

پرویز صاحب حدیث کے منکر تو ہیں ہی۔ وہ قرآن سے محو بھی ہیں۔ اوپر آپ ان کا وعظ سن چکے ہیں کہ "مذہب نے جس خدا کو کائنات سے ماوراء، عرش پر بٹھا رکھا ہے۔ وہ واقعی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا ہے۔"

قارئین کرام! قرآن میں آتا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ (پ ۸ ع ۱۴)۔ اللہ نے عرش پر قرار پکڑا۔ (ALLAH MOUNTED THE THRONE) تمام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعین، ساری امت کے اماموں، مجتہدین، محدثین، اور عالموں نے مذکورہ آیت کا یہ مطلب بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ (اسکی کیفیت ہم نہیں جانتے) لیکن پرویز صاحب قرآنی آیت سے مذاق کرتے ہیں۔ یا اس کا انکار کرتے ہیں۔ "مذہب نے جس خدا کو کائنات سے ماوراء عرش پر بٹھا رکھا ہے۔" پرویز صاحب کے منہ میں جو آتا ہے۔ نکال دیتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی ضابطہ، کوئی قانون، کوئی دستور، کوئی قاعدہ، کوئی لغت درکار نہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ "وہ (عرش والا خدا) واقعی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا۔"

ہم کہتے ہیں۔ وہ ضمانت دے سکتا ہے۔ اور اس نے ضمانت دے رکھی ہے۔ کہ پرویز صاحب کو (ان کے روسی نظام ربوبیت کے بغیر) رزق دے رہا ہے۔ پرویز صاحب کی والدہ اور والد کو رزق دیا۔ پرویز صاحب کی ساری نسل کی اس نے ربوبیت فرمائی۔ اور ساری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد آدم کو رزق پہنچا رہا ہے۔ سارا جہان اسکی رزاقی کا قائل ہے۔
پھر پرویز صاحب کی قرآن سے (مخالفت) ملاحظہ ہو۔ کہتے ہیں۔
"اس کے بلند آہنگ اعلان کے باوجود کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔ زمین پر کوئی چلنے والا ایسا نہیں۔ جس کے رزق کی ذمہ داری خدا پر نہ ہو۔ آج آدھی دنیا کو پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہو رہی"

بعض کو بعض پر رزق میں برتری

"پرویز صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا نے دعوٰی کیا ہے۔ کہ سب کی روزی اس کے ذمہ ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بعض "لاکھ پتی ہیں۔ اور بعض نپی تلی روزی پاتے ہیں۔ اور بہت بھوکے رہتے ہیں؟ اسکا جواب قرآن میں موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

---

[1] وہ کسی کو تھوڑا اور کسی کو بہت رزق دیتا ہے۔ یہ اس کی مرضی ہے ۔ خود فرماتا ہے۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (پ۱۳ ع ۲)۔ جس کی روزی چاہتا ہے۔ فراخ کر دیتا ہے۔ اور (جس کی چاہتا ہے،) نپی تلی کر دیتا ہے" لیکن پرویز اس بات کا قائل نہیں ہے۔ وہ پاکستان میں روسی نظام طعام چاہتا ہے کہ سب کو ایک جیسا رزق ملے، اور یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ (پ۱۴ ع ۱۶)، اور خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری دی ہے۔ آگے فرمایا۔ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ (پ۱۴ ع ۱۶) تو جن کو زیادہ (روزی) دی گئی ہے۔ (وہ) اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیردستوں کو نہیں دے دیا کرتے۔ کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو" معلوم ہوا کہ خدا رزق میں سب کو مساوی نہیں کرنا چاہتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ (پ۱۴ ع ۱۶)

"اور خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری دی ہے۔ (یعنی زیادہ روزی دی ہے)، تو جن کو زیادہ (روزی) دی گئی ہے۔ وہ (اپنی) روزی لوٹا کر اپنے زیردستوں کو نہیں دے دیا کرتے، کہ روزی میں اِن (سب) کا حصہ برابر ہو۔ تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں"

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا کا نظام اختلاف حالت پر مبنی ہے۔ خدا نہیں چاہتا۔ کہ تمام اولاد آدم سب امور میں یکساں ہو یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بادشاہ بھی ہوتا ہے۔ اور رعایا بھی۔ محتاج بھی اور محتاج الیہ بھی۔ کوئی کثرت سے اولاد رکھتا ہے۔ کوئی اولاد کے منہ کو ترستا ہے۔ کوئی مکان والا ہوتا ہے اور کوئی کرایہ دار۔ کوئی پہلوان کوئی کمزور، کوئی پری رُو اور کوئی سیاہ فام وغیرہ۔ یہ اختلافِ حالت کوئی اختیاری چیز نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس کو طوعًا وکرہًا اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ دلیل ہے۔ اللہ رب العزت کی حکومت کی۔ اس کے تصرف کی، اس کی مرضی اور منشاء کی! اور غلام انسانوں کی بے بسی اور عاجزی کی!۔

لیکن قرآن ناآشنا پرویز کہتا ہے۔ کہ دنیا میں جو سب کو ایک جیسی روٹی اور یکساں رزق نہیں مل رہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب نے (مسلمانوں نے)، جس خدا کو کائنات سے ماوراء عرش پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹھا رکھا ہے۔ وہ واقعی کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ یعنی اس عقیدے کی بنا پر انسانوں کو یکساں رزق نہیں مل رہا ہے، یا لوگ غریب، مفلس، اور بھوکے ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ عرش پر ہے۔ یہ عقیدہ غلط ہے۔ خدا کا یہ تصور باطل ہے۔ خدا کا یہ مطلب اور مفہوم نادرست ہے۔

انبیائے کرام اور مصائب

پرویز صاحب! آدم علیہ السلام سے لے کر حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک ہزاروں انبیاء دنیا میں آئے۔ کیا ان نبیوں کو بھوک تکلیف رنج، غم، اور مصائب نہیں پہنچے؟ ان کی امت کے صلحاء فقر و فاقہ، اور رنج و عنا سے دو چار نہیں ہوئے؟ ضرور ہوئے، دیکھئے! قرآن میں آتا ہے:-

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (پ۲ ع۱۰)

"ان (نبیوں اور مومنوں) کی سختیاں پہنچیں، اور تکلیفیں بھی پہنچیں، اور سخت جھنجوڑے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور ایمان والے، جو ان کے ساتھ تھے۔ چلا اٹھے کہ اللہ کی (موعود) امداد کب ہوگی، یاد رکھو۔ اللہ کی امداد (بس)، نزدیک ہے۔"

پرویز صاحب! دیکھا کہ خدا کے رسولوں اور مومنوں کو دنیا میں تکلیفیں مصیبتیں، بھوک، اور فقر و فاقہ پہنچا ہے۔ کیا ان کا بھی خدا پر پورا یقین نہیں تھا؟ آپ اگر کہیں۔ نہیں! تو آپ کی جگہ (LUNATIC - ASYLUM) دارالجنون ہے۔ کہ آپ دماغ کے مریض ہیں۔ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی روح کو تکدر کا عارضہ ہے۔ اور اگر آپ مانیں۔ کہ انبیاء و صلحاء پر مصائب و نوائب آئے۔ تو تسلیم کریں۔ کہ دنیا میں انسانوں پر ایک حالت نہیں رہتی۔ وہ تازیست مال و دولت اور عیش و آرام میں خوش و خرم نہیں رہ سکتے۔ اختلاف حالت لازمی ہے۔ فقر و غنا، فرح و غنا، دکھ سکھ، عسر لیسر کے لیل و نہار، انسانوں ہی کے لئے ہیں۔ کوئی ایسا نظام دنیا میں آج تک پیغمبروں سے بھی قائم نہیں ہوا۔ کہ جہاں انسان ساری زندگی کھانے پینے۔ پہننے کی ضرورت اور تکلیفوں، مصیبتوں اور بیماریوں کے پہنچنے سے مبرا رہے ہوں۔ یہ خبط (INSINITY)۔ اولاد آدم میں صرف آپ ہی کو ہوا ہے۔ کہ خدا کو صحیح مفہوم سے ماننے والوں کو دنیا میں دکھ، درد، رنج، غم، فقر، فاقہ، اور روٹی کا غم نہیں پہنچتا۔

مومنوں کا امتحان

پرویز صاحب! سنئے! جہاں خدا نے زمین پر سب چلنے والوں کے رزق کی ذمہ داری اپنے پر لی ہے۔ وہاں اس نے یہ بھی کہا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ (پ۲ ع۳)

"اور دیکھو! ہم تمہارا امتحان کریں گے۔ کسی قدر خوف سے، اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور (اے پیغمبرؐ) صبر کرنے والوں کو (خوشنودی خدا کی) خوشخبری سنا دو، یہ لوگ جب ان پر مصیبت آ پڑتی ہے۔ تو کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ہیں۔ (ہم کو جس حال میں چاہے رکھے) اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔

ایک انگریز نو مسلم محمد[1] مارما ڈیوک پکھتال (MOHAMMAD - MARMADUKE PICHTHAL) آیت مذکور کا یوں ترجمہ کرتے ہیں:-

ANDSURELY WE SHALL TRY YOU WITH SOMETHING OF FEAR AND HUNGER, AND LOSS OF WEALTH AND LIVES, AND CROPS; BUT GIVE GLAD TIDINGS TO THE STEDFAST, WHO SAY, WHEN A MISFORTUNE STRIKETH THEM, LO! WE ARE ALLH'S AND LO! UNTO HIM ARE RETURNING.

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ ہم ضرور ضرور تم کو خوف سے، فاقے سے، اور مال اور جان اور پھلوں، فصلوں کے نقصان سے آزمائینگے

---

[1] انگریز نو مسلم محمد مارما ڈیوک پکتھال نے سارے قرآن مجید کا سلف صالحین کے عقائد اور اعمال کے مطابق عربی زبان اور قواعد کی نہایت پابندی سے صحیح ترجمہ کیا ہے۔ جو لائق صد تحسین ہے۔ لیکن افسوس۔ پرویز صاحب قرآن کا خانہ ساز ترجمہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے عربی زبان، لغت، گرامر کی کوئی ضرورت نہیں، جو دل میں آتا ہے۔ لکھ مارتے ہیں۔ اور جو مطلب چاہتے ہیں۔ گھسیٹ دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ پیچھے پرویز صاحب کے ترجمے کا نمونہ دیکھ چکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا دنیا میں ضرور امتحان لیں گے۔ پھر اے میرے رسولِ رحمت ! تم ان لوگوں کو میری طرف سے خوشنودی کی بشارت سنا دو۔ جو مصائب آنے پر صبر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم اللہ کا مال ہیں۔ اور اللہ ہی کے پاس جانے والے ہیں۔

پرویز کی نادانی

قارئین کرام ! دیکھا آپ نے کہ قرآن مجید میں خدا نے اپنے بندوں، نبیوں، مومنوں اور صالحین کو مصائب و حوائج، فقر و فاقہ، اور مال و جان، اور اثمار و ارزاق، کی کمی سے امتحان لینے کی خبر دی ہے۔ اور صدیوں کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ایسا ہوتا آیا ہے۔ لیکن پرویز صاحب کہتے ہیں، کہ کائنات سے ماورا، عرش پر بیٹھا ہوا خدا کسی انسان کے رزق کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کی خدائی میں لاکھوں انسان بھوکے رہتے ہیں، وہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے خدا کو سمجھا ہی نہیں۔ اگر سمجھ کر اس پر ایمان لاتے۔ تو کسی کو بھوک، فقر، فاقہ، رنج، عنا اور غم اندوہ نہ پہنچتا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا رسولوں، نبیوں اور مومنوں نے بھی خدا کو نہیں پہچانا، پہچان کر اس پر ایمان نہیں لاتے ؟ کہ وہ بھی مصائب و حوائج، اور فقر و فاقہ سے دو چار رہے ہیں؟ اور اس کے ارشاد کے مطابق، کہ ہم تم کو مصائب و نوائب، اور فقر و فاقہ سے آزمائیں گے۔ کیا انبیاء اور صالحین کی آزمائش نہیں ہوتی ؟ ہوتی ہے پرویز صاحب کو اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہئے۔ جو کہتے ہیں کہ خدا کو صحیح طور پر ماننے والوں کو دنیا میں کوئی مصیبت، دکھ، فقر فاقہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ بہشت کی زندگی کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات کو دنیاوی زندگی پر چسپاں کرتے ہیں۔ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۔ اس میں نہ تو بھوکا رہے گا۔ نہ ننگا پیاسا رہے گا۔ نہ (بلا مکان کے) دھوپ میں ۔"

نادان پرویز صاحب مذکورہ آیت کو جو بہشت کی زندگی کی آئینہ دار ہے۔ دنیا کی زندگی پر چسپاں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں :۔

"جو ان قوانین کی اتباع کرے گا۔ تو نہ اس کی کوششیں بے نتیجہ رہیں گی۔ اور نہ اسے بھوک، پیاس، لباس اور سردی گرمی کی تکالیف اٹھانی پڑیں گی۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ انہیں احتیاج کا خوف دامنگیر نہیں ہوگا۔"

(سلیم کے نام ص۲۲)

رسولوں اور نبیوں سے بڑھ کر بھی کوئی قوانین الٰہی کی اتباع کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ کیا پرویز صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ رسولوں کو دنیا میں بھوک، پیاس اور سردی، گرمی کی تکلیفیں کیوں اٹھانا پڑیں؟ رسولوں کے فرمانبردار مومنوں نے بھوک، پیاس، اور سردی گرمی کی زحمتیں کیوں جھیلیں؟ کیا انبیاء، اور مومنوں کو احتیاج[1] کا خوف دامنگیر نہیں ہوا؟ (یہ دوسری بات ہے کہ وہ لوگ خوف پر غالب آگئے۔!) وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ میں اسی خوف وہراس ہی کا تو بیان ہے۔ پرویز صاحب! ہوش کے ناخن لیجئے۔ اور قرآن

---

[1] حضرت موسیٰ علیہ السلام احتیاج کے خوف سے جناب الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ اے میرے پروردگار (اس وقت) جو نعمت بھی تو مجھ کو بھیج دے میں اس کا (سخت) حاجت مند ہوں۔ (پ۲۰ ع ۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں دست اندازی نہ کیجئے۔ آپ بے علم ہیں۔ جو دنیا کی زندگی، اور بہشت کی زندگی کا فرق نہیں جانتے۔ اور جاہل ہیں جو آیات کو بے محل جڑتے ہیں۔ اگر آپ نے کسی استاد سے قرآن پڑھا ہوتا۔ تو قرآن پر یوں ظلم نہ کرتے۔

پرویز کے نزدیک خدا کا مفہوم

پرویز کے نزدیک بھوک، ننگ، اور غریبی کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کو عرش پر بیٹھا رکھا ہے۔ ان کے نزدیک یہ خیال اور عقیدہ غلط ہے اور اسی غلط عقیدے کی بنا پر لاکھوں انسان بھوکے مرتے ہیں۔ پرویز صاحب کے نزدیک خدا کا مفہوم ملاحظہ ہو۔

لیکن خدا کے تصور کا ایک مفہوم وہ ہے، جسے خدا نے خود متعین[1] کیا ہے۔ اور جو سلیم! قرآن کے حروف[2] ونقوش میں جگمگ جگمگ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اس تصور کی رو سے ان مقامات پر خدا سے مفہوم ہے۔ وہ نظام جو اس کے متعین فرمودہ ابدی قوانین کی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔"

(سلیم کے نام ص۲۲۶)

پرویز صاحب نے خدا کا مفہوم بتایا ہے۔ یعنی خدا کسے کہتے ہیں؟ اس نظام کو کہتے ہیں۔ جو اس کے ابدی قوانین کی بنیادوں پر قائم ہوتا

---

[1] کہاں متعین کیا ہے۔ وہ آیت کیوں نہیں لکھی؟ پرویز صاحب کو خدا کا خوف نہیں آتا ہے۔ کہ اپنی گھڑی ہوئی بات کو خدا کے ذمہ لگاتے ہیں۔

[2] وہ قرآن کے حروف اور نقوش کہاں ہیں۔ ان کو لکھا کیوں نہیں؟ اپنی بات خدا پر افترا کرتے ہیں۔ خدا کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔جب یہ نظام قائم ہو جائے گا۔ اس وقت خدا موجود ہوگا۔ جب ایسا نظام نہیں۔ تو خدا کا وجود بھی نہیں ۔۔ یہ ہے قرآنی ریسرچ! خدا کی پناہ اس جہالت سے۔غور کریں۔کہ خدا کو عرش پر ماننے سے خلقت بھوکی مرتی ہے اور قرآنی نظام کو ماننے سے خلقت بھوکی نہیں مرے گی، فقر، فاقہ، رنج، دکھ، تکلیف، مصیبت، اور غم اندوہ نہیں پہنچیں گے۔

ہم پرویز صاحب سے پوچھتے ہیں۔کہ آدم کی اولاد میں ہزاروں انبیاء آتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی قوانین خداوندی کی بنیادوں پر کوئی نظام بنایا ہے یا نہیں؟ دوسرے پیغمبروں کے علاوہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا نظام بنایا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں بنایا۔ تو اسلام دین حق ہے ہی نہیں۔ قصہ ختم ہوا۔ اور اگر بنایا تھا۔ تو اس نظام کے ماتحت زندگی گزارنے والوں کو دنیا میں تکلیفیں، مصیبتیں، کیوں آئیں۔ ؎

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں

دینِ اسلام میں انتشار

پرویز صاحب نے چند کتابیں لکھ کر اور خانہ ساز طلوع اسلام نکال کر دینِ اسلام میں انتشار (ANARCHY)۔ اور فتنہ وفساد (DRAWL AND MISONIEF) پھیلایا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور انارکی کیا ہو سکتی ہے۔کہ پونے چودہ سو سال تمام امت کا معمول بہ اسلام پرویز صاحب کے نزدیک یکسر غلط ہے۔ وہ قرآن۔ قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارتا اور قرآن کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن برعکس نہند نام زنگی کافور کے مطابق لیبل کا قرآن دان، مہبطِ وحی صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح قرآن (حدیث)، کا انکار کرکے اپنی رائے سے قرآن کی تشریح مسلمانوں کے آگے پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اس تشریح کو مانو، اور اس پر عمل کرو۔ گویا قرآن اترا ہی اس شوخ پر ہے۔ نہ رسولِ خدا کی پیش کردہ نماز[1] درست ہے، نہ زکوٰۃ[2]، نہ حج[3]، نہ روزہ[4]، نہ قربانی اور نہ دوسرے مسنون اعمال۔

---

[1] پرویز کہتا ہے عجم میں مجوسیوں کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی" (قرآنی فیصلے) مطلب یہ کہ مسلمانوں کی مروج نماز کو مجوسیوں (پارسیوں)، کی پرستش کہتا ہے۔ اور غضب یہ کہ خود "قرآنی نماز" مسلمانوں کو بتاتا نہیں۔ کہ دن میں کتنی نمازیں ہیں۔ ان کی صورت کیا ہے۔ ان میں کیا پڑھنا ہے ان کے اوقات کیا ہیں؟ — [2] کہیں لکھتا ہے کہ زکوٰۃ ربوبیت عامہ کے اسباب فراہم کرنا ہے۔ اور "قرآنی فیصلے" میں لکھتا ہے، جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عاید کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی۔ [3] قرآن میں حج کا مہینہ بتایا ہی نہیں گیا۔ لہٰذا قرآن کے "ٹھیکیدار" کے نزدیک حج بھی ایک کانفرنس ہے جب چاہیں مکہ میں مقرر کرلیں۔ [4] روزہ، صوم کے معنی ہیں خاموشی، لہٰذا جو مطلب کی، اور ضروری بات کرتا ہے اور لایعنی باتیں نہیں کرتا ہے۔ وہ خاموش آدمی ہے وہ روزہ دار ہے، کیونکہ لغت میں صوم کے معنی خاموشی بھی ہیں۔ باقی رہی ہر امر کی شرعی اصطلاح۔ تو اس سے پرویز کو کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ یہ اصطلاحیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ ہیں۔ جو ان کی زندگی تک کے لئے ہی تھیں۔ وفات سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور قرآن کا مثلہ کرنے کے لئے پرویز نے جنم لیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی ضیاع نہیں ملتوں کے جانور ہیں

قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر حضور انورؐ کے دَور ہمایوں تک تمام نبیوں، اور ان کی امتوں میں شرعاً مروج رہی ہے۔ قرآن کہتا ہے:۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ۱۷ ع۱۲)

"اور واسطے ہر امت کے (جو تم سے پہلے گزری ہے) مقرر کیا ہم نے قربانی کرنا۔ تو یاد کریں نام اللہ کا اوپر اس کے جو دیئے ہم نے ان کو مویشی چار پایوں سے"

قرآن سے ثابت ہوا۔ کہ ہر امت پر قربانی کرنا شرعی حکم رہا ہے ایسے ہی امتِ محمدیہ کے لئے بھی ہر سال قربانی کرنا سنت ہے، اور امت ساڑھے تیرہ سَو سال سے قربانی کرتی چلی آتی ہے۔ لیکن پرویز اس قربانی کے بھی خلاف ہے۔ اور قربانی پر جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اسے ضائع کرنا لکھتا ہے۔ کہتا ہے:۔

"ذرا حساب لگایئے کہ اس رسم (قربانی) کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہوتا ہے"

(قرآنی فیصلے)

قربانی ضیاعِ مال ہے؟

قرآن ناآشنا پرویز ہذیاں اپنا چلاتا ہے
اور اس کو قرآن کے ذمہ لگاتا ہے

آپ غور فرمائیں۔ کہ کیا یہ قرآنی فیصلہ ہے کہ قربانی پر جو ہر سال روپیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ ہوتا ہے۔ وہ ضائع ہوتا ہے۔ اپنی تجربات کو قرآن کی طرف منسوب کرنا اپنی دیانت، شرافت، اخلاق، اور دین و ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر رکھی تھی۔ جسے لوگ شرعی چیز سمجھ کر بجا لاتے تھے۔ لیکن پرویز قربانی کو رسم کہتا ہے۔ حالانکہ رسم نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ شرعی چیز ہے۔ اور پھر ظالم قربانی کے خرچ کو ضیاع مال کہتا ہے۔ کتنی دیدہ دلیری اور فساد فی الدین ہے۔ اور قرآن کی صریح مخالفت ہے! پڑھے لکھے مسلمان بھائیو! سوچو۔ کہ پرویز صاف طور پر قرآن کے خلاف تعلیم دے رہا ہے۔ حدیثوں کا منکر تو ہے ہی۔ ساتھ ہی قرآن کا بھی مخالف ہے۔ کہ آیاتِ خداوندی کے مقابلہ میں اپنی رائے چلاتا ہے۔ من مانے معنی کرتا اور نفسانی تشریح گھڑتا ہے، زبانی اسے خدا کا کلام مانتا ہے۔ لیکن صاحبِ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان سے ہٹا کر قرآن کو اپنی خواہش پر چلاتا ہے۔ رحمتِ عالم سے قرآن کی تفسیر اور معانی نہیں پوچھتا۔ غور نہیں کیا آپ نے۔ کہ قرآن کے واضح ارشاد قربانی کو ضیاعِ مال سے تعبیر کرتا ہے۔ اور حج پر ذبح کئے جانے والے جانوروں کو ضیافت کے جانور کہتا ہے۔ لکھتا ہے۔

قرآن کریم میں بس جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے۔ عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحہ عمل[۱] طے

---

[۱] لائحہ عمل طے کرنے کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟ خدا سے ڈرو قرآن پر ظلم نہ کرو۔ حاجیوں کی اکثریت عام لوگوں کی ہوتی ہے۔ وہ کیا لائحہ عمل طے کرتے ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث[1] و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ اِن مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کرلئے جائیں گے۔ امیر بھی، غریب بھی۔ اس مقصد[2] کے لیے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے)

خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی کرنا مقرر کیا ہے"۔ لیکن پرویز کتاب اللہ المجید کے خلاف کہتا ہے۔ کہ جو جانور ضیافتوں میں ذبح کئے جائیں۔ وہ قربانی کے جانور ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ضیافت میں کوئی ضروری نہیں۔ کہ جانور ہی ذبح کئے جائیں۔ بغیر گوشت کے دوسری چیزوں سے بھی ضیافت ہوسکتی ہے۔ لیکن قربانی تو لازمی اور ضروری طور پر جانور ہی کی ہوسکتی ہے۔ پھر یہ کہنا کتنی جہالت اور گمراہی ہے۔ کہ ضیافت کے جانوروں کو قربانی کہا جاتا ہے۔ پس پرویز کا قرآن۔ قرآن پکارنا محض لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ وہ لوگوں کو بجائے قرآن سکھانے کے ملحد بنانا

---

[1] منیٰ میں بحث و تمحیص کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ اس افترا سے توبہ کرو پونے چودہ سو سال سے حج ہو رہا ہے۔ حاجی لوگ عرفات میں اور منیٰ میں کیا لائحہ عمل اور بحث و تمحیص سے پروگرام کی تفصیلات طے کرتے ہیں؟ قرآن کے حوالے سے اس پروگرام اور بحث و تمحیص کو کیوں نہیں بتاتے۔ [2] معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور دعوتوں کے مقصد کے لئے ہیں۔ خدا کا کوئی حکم قربانی کے لئے نہیں ہے پرویز دینِ اسلام میں کتنا انتشار اور خلفشار پھیلا رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چاہتا ہے۔ صبح شبِ دیجور کہیں نظر نہیں آتی۔

پرویز صاحب شاید بھول کر کہہ چکے ہیں۔ کہ قربانی صرف مکہ میں ہی ہے۔ لیکن اس قربانی کو بھی محض ایک رسم قرار دیتے ہیں۔ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں مانتے۔ لکھتے ہیں:۔

"اسی طرح حاجیوں کی وہ قربانیاں جو وہ آج کل کرتے ہیں۔ محض ایک رسم کی تکمیل رہ گئی ہے۔ ایک ایک حاجی پانچ پانچ، سات سات دنبے انفرادی طور پر ذبح کرتا ہے۔" (قرآنی فیصلے)

دیکھا! مکہ میں حج کے موقعہ پر منٰی میں جو شرعی قربانی دی جاتی ہے۔ پرویز اس کو محض ایک رسم قرار دیتا ہے۔ یہ سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔ کتاب کا نام رکھا ہے۔ "قرآنی فیصلے"۔ اور کتاب لبریز ہے اپنی ہذلیات اور لغویات سے۔ اگر اس کتاب کے مندرجات قرآنی آیات سے مدلّل ہوتے۔ تو پھر یہ کتاب اسم بامسمٰے ہوتی۔ لیکن افسوس! اس کتاب میں اپنی ہی ہذلیات اور ہذیان ہے۔ پھر اس تعلیم کے زمانے میں وہ کون عقل کا اندھا ہوگا۔ جو پرویز کے ذاتی خیالات اور نفسانی رجحانات کو قرآن کا نام دیگا۔ اور انہیں قرآنی فیصلے مانے گا۔

حج میں قربانی کا ذکر

حج میں قربانی کرنا ایک شرعی امر ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۙ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ (پ ۱۷ ع ۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دو۔ کہ لوگ تمہاری طرف (دوڑے چلے) آئیں گے (حج کے لئے) پیادہ بھی، اور دبلی اونٹنیوں پر بھی آئیں گے۔ ہر راہ دور سے۔ تاکہ اپنے (دین اور دنیا کے) فائدوں کے لئے آموجود ہوں، اور اللہ کا نام لیں۔ ایام مقررہ (یعنی قربانی کے ایام) ہیں۔ ان چارپایوں پر جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ پس کھاؤ ان میں سے تم بھی، اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاج کو بھی ۔"

جناب محمد مارماڈیوک پکھتال اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

AND PROCLAIM UNTO MANKIND THE PILGRIMAGE. THEY WILL COME UNTO THEE ON FOOT AND ON EVERY LERN CAMLE; THEY WILL COME FROM EVERY DEEP RAVINE. THAT THAY MAY WITNESS THINGS THAT ARE OF BENEFIT TO THEM, AND MENTION THE NAME OF ALLAH ON APPOINTED DAYS OVER THE BEAST OF CATTLE THAT HE HATH BESTOWED UPON THEM, THEN EAT THERE OF AND FEED THERE WITH THE POOR UNFORTUNATE.

ایک انگریز نومسلم تمام امت محمدیہ کے ترجمہ کے مطابق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت مذکور کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اور صاف لکھتے ہیں۔ کہ اللہ کا نام ذکر کرو۔ حج کے ایام مقررہ میں (منیٰ کے اندر) اُن چارپایوں پر جو خدا نے تم کو عطا کئے ہیں۔ گویا وہ حج میں قربانی کی شرعی حیثیت مانتے ہیں۔ لیکن پرویز صاحب اس قربانی کو بھی محض ایک رسم قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح حاجیوں کی وہ قربانیاں جو وہ آج کل کرتے ہیں محض ایک رسم[1] کی تکمیل ہیں۔ (قرآنی فیصلے)

مذکورہ آیت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے حج میں مقام منیٰ پر دی جا رہی ہے۔ چار ہزار سال سے یہ عبادت بجا لاتی جا رہی ہے۔ اور سرورِ کائنات ؐ نے اس پر عمل کر کے اسے "تا صورِ اسرافیل شرف دوام بخش دیا ہے۔ اور بدستور ساڑھے تیرہ سَو سال سے اس پر عمل ہوتا آیا ہے۔ لیکن پاکستان میں ایک انوکھا علامہ پیدا ہوا۔ جو اسے محض ایک رسم قرار دیتا ہے۔ اور خارج از دین بتاتا ہے اور کہتا ہے۔

"ذرا حساب لگائیے۔ کہ اس رسم (قربانی) کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہوتا ہے" (قرآنی فیصلے)

---

[1] پرویز مسلمانوں کی تیرہ سَو سالہ نماز کو شرعی اور دینی نماز قرار نہیں دیتا ہے۔ بلکہ محض ایک رسم کہتا ہے۔ لکھتا ہے "جب کچھ عرصہ کے بعد یہ نظام درہم برہم ہوگیا۔ تو صلوٰۃ ایک رسم بن کر رہ گئی۔ ظاہر ہے کہ اس صلوٰۃ کی رسم کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔" (قرآنی فیصلے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز کو سال کے سال قربانی کے روپیہ کے ضائع ہونے نے بے چین کر رکھا ہے۔ لیکن روز لاکھوں روپیہ جو پکچرز دیکھنے پر برباد ہوتا ہے۔ جس سے قوم کے اخلاق بگڑ رہے ہیں۔ روزانہ لاکھوں روپیہ کی شراب پی جاتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کا تمباکو پھونکا جاتا ہے۔ روز بے شمار روپیہ رشوت کے جہنم میں جھونکا جاتا ہے۔ لاتعداد روپیہ کا اور اسراف مسلمانوں کی غربت اور افلاس میں اضافہ کر رہا ہے، قوم کے اس ضیاعِ عظیم سے پرویز کے بدن پر جوں تک نہیں رینگتی، وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ البتہ راتوں کی نیند اور دن کا چین جس چیز نے حرام کر رکھا ہے۔ وہ قربانی کے روپیہ کا ضیاع ہے، شاباش مبلغ اسلام! خوب خدمت کر رہا ہے تو اسلام کی۔ ؎

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

پرویز کا تعارف

گزشتہ اوراق کے مطالعہ سے آپ پرویز سے متعارف ہو چکے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف منکرِ حدیث ہی ہے۔ بلکہ اس نے قرآن کے من مانے معنی اور تفسیر بالرائے کر کے تیرہ سَو سالہ اسلام کی پوری پوری مخالفت کی ہے۔ اس کے نزدیک اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور اٰتُوا الزَّكٰوةَ کے معنی، مفہوم اور مطلب ساری امت سے جدا اور مختلف ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، خیرات، قربانی، تلاوت قرآن، اسلام کے مسلّمات، معتقدات، اور ارکان، پرویز کے نزدیک غیر قرآنی ہیں۔ وہ صاف لکھتا ہے:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسلمانوں سے پوچھئے۔ جو ان چیزوں کو ہزار برس سے اپنے سینے سے لگائے پھر رہے ہیں۔" (قرآنی فیصلے)

مطلب صاف ہے۔ کہ ہزار برس سے جس اسلام کو مسلمان اپنے سینے سے لگائے پھر رہے ہیں۔ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ یعنی سب کچھ لادینی ہے۔ ہاں پرویز کا خانہ ساز اسلام جو طلوع ہو رہا ہے، صرف یہ ہی دین ہے۔ اس کو مانو! افسوس! درد کا درماں موت سے کر کے مسیحا بنتے ہیں۔ در اصل پرویز صاحب پاکستان میں لا دینی پھیلانا چاہتے ہیں۔ کہ لوگ نام کے مسلمان کہلائیں۔ مذہب ان کا پرائیویٹ معاملہ رہے۔ زکوٰۃ، نماز، اور دوسرے اسلامی ارکان کا جس طرح انہوں نے استخفاف اور استہزاء کیا ہے۔ وہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔

پرویز صاحب نے جو کچھ اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ وہ محض ان کا ذاتی خیال ہے۔ اس ذاتی خیال، اور رائے کو وہ دین اسلام کہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ اس کتاب کے گذشتہ صفحات میں اچھی طرح پڑھ آئے ہیں۔ اس سے آپ بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے۔ کہ پرویز صاحب کون ہیں۔ اُن کا مبلغ علم کیا ہے؟ اور وہ کونسا اسلام پیش کر رہے ہیں، پرویز صاحب کے اس تعارف کے بعد اب ہم حدیثِ محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور حجیّت پر قلم اٹھاتے ہیں۔ تاکہ آپ نہ صرف حدیث کی حجیّت اور اہمیّت پر ایمان لائیں بلکہ قرآن کی تشریح اور مطلب خیزی کے نور سے بھی آپ کا سینہ روشن ہو۔ حدیث کے دین ہونے، اور اس کی حجیّت و اہمیت کے دلائل سے پہلے سطور ذیل ذہن نشین فرمالیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متن اور شرح

متن (THE TEXT) کے معنی ہیں کتاب کی اصل یا عبارت بغیر شرح اور حاشیئے کے؛ اور شرح (COMMENTERY) کے معنی ہیں کھولنا، کشادہ کرنا، گہرے مطلب کو بیان کرنا؛ پڑھے لکھے لوگ خوب جانتے ہیں۔ کہ متن کی شرح بھی ہوتی ہے، متون حدیث' متونِ فقہ، متونِ منطق، متونِ کلام، متونِ صرف و نحو، اور متونِ طب وغیرہ کی شروح موجود ہیں۔ جن سے متون کی گرہ کشائی ہوتی ہے۔ عمیق اور گہرے مطالب، اور ادق معانی کی چٹانیں پانی بن کر بہ نکلتی ہیں۔ جن سے تشنگانِ علم سیراب ہوتے ہیں۔

پھر یہ بھی واضح رہے۔ کہ متن کی شرح کرنا ہر کہہ و مہہ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ بڑے جان جوکھوں کا کام ہے۔ شرح کرنے کے لئے شارح کا امام علم ہونا ضروری ہے۔ پھر شرح کے لئے قاعدے، اور ضابطے ہیں۔ گرامر کا لحاظ، زبان کی پابندی، ہر ہر نکتہ پر دلائل، اور شواہد لانا، معقولات اور منقولات پر پوری پوری نظر ہونا، متن جس فن سے متعلق ہو۔ شرح اس کی مناسبت سے کرنا وغیرہ — از بس ضروری ہے۔ اگر کوئی[1] کسی کتاب کے متن کی شرح، شرح کے

---

[1] پرویز صاحب کو شرح کرنے کیلئے دنیا میں کوئی کتاب نہیں ملی، انہوں نے قران پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے۔ ضابطوں سے بے نیاز ہو کر من مانے معنی اور نفسانی شرح کر کے قرآن پر ستم ڈھا رہے ہیں۔ سنا ہے کہ وہ سارے قرآن کا ترجمہ بھی کریں گے، جب وہ بے ضابطہ نفسانی ترجمہ چھپا۔ تو خدا جانے اس کے پڑھنے والوں کا کیا حشر ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضابطوں کی حدود پھاند کر کرے گا۔ تو اس کو اوٹ پٹانگ اور یاوہ گوئی کہیں گے۔ وہ متن کے ساتھ مذاق کرنے کے باعث عوام کا مذاق بنے گا۔

سم الفار اکسیر جسم ہے

سم الفار ایک مشہور زہر ہے۔ اسے سنکھیا سم، مرگ موش، قتال، زہرآدم، شنک تراب ہالک وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ زہر اکسیر جسم ہے۔ تمام امراض باردہ، بلغمیہ و ریاحیہ میں ازحد مفید ہے، فالج، لقوہ، رعشہ، تشنج استرخاء اعصاب، پرانی کھانسی، ضیق النفس میں بے حد مؤثر ہے۔ مقوی معدہ، دافع ریاح باردہ، و استسقاء ہے۔ زائد رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ قوت باہ اور امساک میں بالخاصہ مشہور ہے، وجع المفاصل، عرق النساء، درد کمر، آتشک، جذام، بہق، برص، اور قروح مزمنہ میں تریاق ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ بھگندر اور ناسور کو دور کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ سم الفار میں مذکورہ فوائد و اثرات پائے جاتے ہیں۔ لیکن سم الفار کو جو ایک خطرناک اور مہلک زہر ہے۔ دوا کی شکل میں کھانے کے قابل بنانا۔ مقدار خوراک مقرر کرنا، طریقہ استعمال بتانا۔ دوران استعمال احتیاط، اور پرہیز رکھنا، یہ سب باتیں بھی نہایت ضروری ہیں، طب کے قاعدے، اور ضابطے کو بالائے طاق رکھ کر اگر کوئی منکر حدیث کہے۔ کہ سم الفار چھ ماشے باریک پیس کر علی الصبح دودھ آدھ سیر کے ساتھ کھایا کریں، ایک ہفتہ میں جوانی عود کر آئے گی۔ تو آزاد خیالی کی اس "تفسیر بالرائے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عمل کرنے والا پہلی خوراک میں ہی راہیِ ملکِ عدم ہو جائے گا۔ یاد رہے۔ کہ سم الفار کو کھانے کے قابل بنانے اور اس کے اکسیری اثرات سے مستفید ہونے کے لیے طبی قاعدوں پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ کتب طب میں اس کے استعمال کے صدہا قاعدے لکھے ہوئے موجود ہیں۔ سم الفار کا صلایہ، سم الفار کی تدبیر، سم الفار کا تشویہ، شگفت سم الفار، جوہر سم الفار، عرق سم الفار، روغن سم الفار۔

اب اگر آپ موجد اور ماہر کی ہدایات کے مطابق سم الفار کو صلایہ یا تدبیر یا تشویہ، شگفت، جوہر، عرق، یا روغن کی صورت میں بنا کر بتائی ہوئی مقدار خوراک سے استعمال کریں گے۔ تو اس کے حیرت انگیز اثرات سے متمتع ہوں گے۔

اس مثال سے یہ بات سمجھ لیں۔ کہ متنِ قرآن کی شرح جو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ وہی آپ کے ایمان و روح کی صحت، اور سلامتی کی ضامن ہوسکتی ہے۔ کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ جس ذاتِ اقدس پر وہ نازل ہوا ہے، وہی اس کا مطلب بتا سکتی ہے۔ غیرنبیوں کے کلام کی شرح غیرنبی کر سکتے ہیں۔ اللہ کے کلام کی شرح اللہ کا نبی ہی کرسکتا ہے۔ غیرنبی نہیں کرسکتا۔ وہ نہیں جانتا کہ خدا کی مراد الصلوٰۃ، الصوم، الزکوٰۃ، الحج وغیرہ سے کیا ہے، ...... اور ان جیسے دوسرے صدہا امور پر کیونکر عمل کرنا ہے، نبی اکرمؐ نے قرآن کی شرح خدا کی وحی، اور اس کے القار سے بتائی ہے۔ جو عین منشائے خداوندی ہے، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا اسی تشریح کے مطابق امت سے قرآن پر عمل کروانا چاہتا ہے۔ لیکن پرویز صاحب کہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحِ قرآن (حدیث) کوئی ضروری نہیں۔ وقت کی ضرورت کے مطابق پرویز کی تشریحِ قرآن پر عمل کرنا لازم ہے۔ کہ مرگ موش کی چھ ماشہ کی پھنکی نہار منہ لیا کرو۔ ایمان اور روح موت کی نیند سو جائیں گے۔

پرچہ ترکیب استعمال آپ جانتے ہیں۔ کہ موجد جو دوائی خلق خدا کے نفع کے لئے پیش کرتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ پرچہ ترکیب استعمال بھی دیتا ہے۔ آپ کسی انگریزی دوا فروش کی دکان پر چلے جائیے۔ وہاں آپ کو سینکڑوں ادویہ ملیں گی، ہر دوائی کی شیشی پر اس کا فارمولا، اس کی مقدار خوراک، اور طریق استعمال لکھا ہوگا۔ اس دوائی کے استعمال کرنے والے پر پرچہ ترکیب استعمال کی پابندی لازمی ہوگی۔ اگر وہ کہے کہ مجھے موجد کے پرچہ ترکیب استعمال کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں خود اپنی رائے سے اس دوائی کو استعمال کروں گا۔ تو آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ اس خود سر مریض کا کیا حشر ہوگا۔ یہی مثال پرویز صاحب کی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید جو نسخہ کیمیا ہے۔ میں اس کے استعمال کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے پرچہ ترکیب استعمال کے بجائے، خود پرچہ ترکیب استعمال تجویز کروں گا۔ اب آپ سوچ لیں۔ پرویزی پرچہ ترکیب استعمال پر عمل کرنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ حضور انورؐ کی حیثیت تو یہ ہے ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل کر حرا سے سوئے قوم آیا! اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مسِ خام کو جس نے کندن بنایا کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا!

نسخۂ کیمیا (قرآن مجید) خدا کے ہاں سے لائیں تو حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور خدا اسی نسخہ میں حکم دے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔ (پ۲۸ ع۴)

" اور جو کچھ کہ (قرآن پر عمل کرنے کے لئے) دے
تم کو رسولؐ۔ پس لے لو اس کو "

یعنی نسخۂ کیمیا کے استعمال کرنے کے لئے پرچہ ترکیب استعمال حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لو۔ کیونکہ قرآن حضور پر اترا ہے۔ اور اس کا پرچہ ترکیب استعمال خدا نے آپ کو ہی بتایا ہے لیکن پرویز کہتا ہے، اس نسخہ کیمیا، کا پرچہ مجھ سے لو۔ پھر جو شخص سرور عالم سے استغنار برت کر پرویزی پرچے پر عمل کرے گا۔ اس کا انجام اُس آدمی کی طرح ہو گا۔

جو کونین[1] (QUININE) یک لخت ایک تولہ کھا جائے۔

جو ٹنکچر ایکونائٹ[2] (TINCTURE ACONITE) پوری اونس پی جائے۔

جو مارفین[3] ہائیڈرو کلورائیڈم (MORPHINE HYDRO CHLORIDUM) ایک ڈرام کھا جائے۔

---

[1] اس کی مقدار خوراک ایک سے دس گرین ہے (۲) اس زہر کی مقدار خوراک دو سے پانچ بوند ہے۔ یہ بیش یعنی میٹھا تیلیا ہے۔ اسے بچھناک بھی کہتے ہیں۔

[3] افیون کا جوہر ہے۔ سفید چمکدار، ملائم سفوف، مسکن الم، منوم اور مخدر ہوتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک $\frac{1}{8}$ سے $\frac{1}{2}$ گرین تک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو سٹرکنین[1] (STRYCHNINE) ساٹھ گرین پھانک لے۔

ظاہر ہے کہ امام طب اور موجد ڈرگ کی ہدایت سے بے نیاز ہوکر جو خانگی پرچہ کے مطابق نسخہ استعمال کرے گا۔ وہ موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اسی طرح جو نسخۂ قرآن کو صاحب قرآن حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے لاپروا ہوکر استعمال کرے گا۔ اس کا ایمان ہلاک ہو جائے گا۔ وہ کبھی نجات نہ پائے گا۔ ع

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

پرویز کی ژولیدہ فکری

دنیا میں سینکڑوں علوم و فنون انسانوں نے بنائے اور تجویز کئے ہیں۔ پھر ان فنون کے اصولوں کی شرحیں اور جزئیات بھی ہیں۔ جن کو ساری دنیا مانتی ہے اور پرویز صاحب بھی اُن میں[2] دخل نہیں دیتے۔ مثلاً علم طب ہے۔ ویدک ہے۔ ایلو پیتھی، ہومیو پیتھی ہے۔ جغرافیہ، تاریخ، جیومیٹری، الجبرا، حساب، صرف نحو، منطق، نفسیات، کلام، فلسفہ، اخلاق، فن تعمیر کے ہزاروں اصول، سائنس کے ہزاروں شعبے، ہر شعبہ کے لاکھوں قاعدے پرویز صاحب ان سب کے آگے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہیں، کیا مجال جو بولیں۔

---

[1] یہ جوہر کچلہ ہے، بے رنگ و بو باریک قلمیں۔ ذائقہ نہایت تلخ۔ محرک نخاع۔ اور جنرل ٹانک ہے۔ اس کی مقدار خوراک $\frac{1}{64}$ گرین سے $\frac{1}{16}$ گرین ہے۔

[2] پرویز صاحب دنیا کے کسی علم و فن میں دخل نہیں دیتے، وہ دخل دیتے ہیں تو صرف قرآن میں دخل دیتے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر قرآن کا مطلب مجھ سے پوچھو! ۔ حدیث دین نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب کو کہیئے۔ کہ ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں۔ کہ جراثیم کرویہ (گول جراثیم) پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مائکرو کاکائی (MICROCOCCOI) ڈپلو کاکائی (DIPLO COCCOI)۔ ٹیٹرا کاکائی (TETRA COCCOI) سٹریپٹو کاکائی (STREPTO COCCOI) سٹیفی لوکاکائی۔ (STEPHYLO-COCCOI.) - یہ پانچ قسم کے گول جراثیم ورم اور پیپ پیدا کرنے والے ہیں۔ پرویز صاحب کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔ کہیں گے۔ ٹھیک ہے۔

پرویز صاحب کو کہیئے۔ کہ انسانی دریافت یعنی علم تشریح کا کہنا ہے۔ کہ آپ کے چہرے میں چودہ ہڈیاں ہیں۔

نیزل بونز (NASAL BONES) دو۔ سوپیریئر میگزلری بونز (SUPERIOR MAXILLARY BONES) دو۔ لیکری مل بونز (LACRIMAL BONES) دو۔ میلر بونز۔ (MALAR BONES) دو۔ پے لیٹ بونز (PALATE BONES) دو۔ انفیریر ٹربی نیٹڈ بونز (INFERIOR TURBINATED) دو۔ وومر (VOMER)۔ ایک۔ انفیریئر میگزلری بونز (INFIRIOR MAXILLARY)۔ ایک۔ کل چودہ ہوئیں۔ پرویز صاحب فوراً کہیں گے۔ ہاں بیشک ہیں۔

پرویز صاحب کے لئے اگر کوئی ڈاکٹر صدیوں پہلے کی تحقیق، کے مطابق نسخہ تجویز کرے گا۔ تو یہ ہرگز اعتراض نہیں کریں گے۔ فوراً استعمال کریں گے۔ اگر کوئی انجکشن لگانے لگے گا۔ تو پرویز صاحب کبھی نہ کہیں گے۔ ڈاکٹر صاحب! ورید کی بجائے زیر جلد لگائیے اور زیر جلد لگانے والے کو کبھی انٹرا مسکولر کا مشورہ نہ دیں گے۔ بلکہ آمنا و صدقنا کہیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب صدیوں قبل کے اطباء۔ بقراط، ارسطو، تاؤ فرس طُس، ویسقوریدوس، پلاٹینی، جالینوس، ذکریا رازی، بوعلی سینا، ابوریحان شیخ داؤد انطاکی، ابن البیطار وغیرہ، کی تحقیق، تشریح، اور جزئیات واصول پر حرف نہیں لاتے۔ وہ میتھی اولس، مونارڈس، کلوسی اوس، ڈاکٹر لومنٹ، ڈاکٹر لیمری، جی او فراتی، ڈاکٹر گیبرٹ کی دریافتوں اور ان کے اقوال کو تہ دل سے مانتے ہیں۔ پرویز صاحب مہارشی چرک کی چرک سنگھتا، اور ششرت کی ششرت سنگھتا، مادھو اچاریہ کی مادھو ندان، بھاؤ مشر کی بھاؤ پرکاش۔ شارنگ دھر کی شارنگ دھر، اور نرہری کی راج نگھنٹو۔ علم ویدک کی ان کتابوں کے مندرجات، کو مانتے ہیں۔ اور سنکھیا، کچلہ، بچھناگ، بلادر، رسکپور، دارچکنہ، جوز ماثل وغیرہ کو اس لئے منہ نہیں لگاتے ہیں۔ کہ ویدوں نے کہا ہے۔ اگر کھاؤ گے۔ تو مرجاؤ گے۔ گویا ویدوں کی زبان پر پورا اعتبار ہے۔ اور یہ بھی تسلیم ہے۔ کہ یہ کتابیں صدیوں کی لکھی ہوئی درست ہیں۔

پرویز صاحب تاریخ پر اعتبار کرکے، بابر، ہمایوں، جہانگیر، شاہجہان، اورنگ زیب، اور ان کے وزراء کو مانتے ہیں، ہندوستان کی ہزاروں برس کی تاریخی ہستیوں، اور باتوں کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جغرافیہ کی رو سے وہ ہر ایک ملک کا رقبہ، آبادی، دریاؤں کی لمبائی، اور پہاڑوں کی اونچائی بھی مانتے ہیں۔ گرامر میں فاعل مفعول، جار، مجرور، مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع، مبتداء، خبر وغیرہ بھی قبول کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے مروج پیمانوں، اور وزنوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتے ہیں۔ یورپ کے داناؤں، مفکروں، ادیبوں، فلاسفروں، کی تصدیق کرتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کے اصولوں، تحقیقوں، ایجادوں، اور تشریحوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کے ہزاروں برس کے تاریخی واقعات اور لاکھوں اکابر کی باتوں کو مانتے ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔ تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی بات (حدیث) نہیں مانتے ہیں۔ کہتے ہیں۔حضرت انورم کی بات (حدیث) داخل دین نہیں۔حضورم کی تشریح قرآن (سنت) کی ضرورت نہیں معلوم ہوتا ہے۔کہ پرویز کو قرآن دانی کا "ٹاکٹ سیمیا" ہوگیا ہے۔ جو کہتا ہے۔مسلمانوں سے پلو چھپٹے۔جو ان چیزوں کو ہزار برس سے اپنے سینے سے لگائے پھر رہے ہیں" یعنی ہزار برس سے مسلمان جو رسولِ رحمت کی تشریح قرآن پر عمل کر رہے ہیں۔یہ گمراہی ہے، اب پرویز کی تشریح قرآن ہی قرآنی نظام بنائے گی"۔سنکونزم" کے مریض کا ہذیان اس طرح مسلمانوں کو پریشان کر رہا ہے۔ان کے"ٹاکسک ایفیکٹ" کی بہت سی علامتیں آپ پیچھے دیکھ آتے ہیں۔ مکرر ملاحظہ ہو:-

"آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے۔ وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو۔ قرآنی دین سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں"

(سلیم کے نام ص۲۵۲)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور سنت کے مطابق ہزار تیرہ سو برس سے مسلمان جو نمازیں پڑھ رہے ہیں۔روزہ حج، زکوٰۃ، اور دوسرے تمام اعمال بجا لا رہے ہیں۔یہ مذہب قبل از قرآن یعنی جاہلیت کے زمانہ کا مذہب ہے۔اس کو قرآن سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطہ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ پرویز کی تشریح قرآن کے مطابق نہیں بہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح کے مطابق ہے۔ اب قارئین کرام آپ ہی فیصلہ کرلیں۔ کہ پرویز کون ہے؟ اور وہ اسلام کا جو نیا ایڈیشن پیش کر رہا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جدا سنّت ہو قرآن سے تو رہ جاتی ہے پرویزی

سنت در اصل وہ نور ہے۔ جس کی تابانی میں قرآن پڑھا اور سمجھا جاتا ہے۔ اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ جب سنت کو دین سے خارج کر دیا۔ تو پیچھے رہ گیا۔ قرآن! اب اسے موم کی ناک بنا کر جدھر چاہو موڑ لو۔ اس کے جو معنی چاہو کر لو۔ جو تشریح نفس کہے بیان کرو، اسے کھلونا سمجھ کر اس سے کھیلو۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی ٹوکنے والا نہیں۔ غرض اسے مرضی کے مطابق بنا کر دنیا کو گمراہ کرو۔ یہی حال پرویز صاحب کا ہے۔ اگر سنت اور حدیث کو مانیں۔ تو پھر قرآن کے ساتھ من مانی نہیں کر سکتے۔ کہ قرآن لانے والی ذات اقدس نے فرمایا ہے۔

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

"حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہا، تو اسے اپنا ٹھکانا آگ میں کرنا چاہئے"

معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح قرآن سے استغناء برت کر اپنی مرضی، خواہش، اور رائے سے من مانی تشریح کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا جہنمی ہے۔ اس انتباہ سے الحاد کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ کوئی قرآن کے من مانے معنی کر سکتا ہے۔ نہ تفسیر، یہ حضورؐ نے اس لئے فرمایا۔ کہ قرآن موم کی ناک نہ بنا لیا جائے۔ کہ جدھر چاہا موڑ لیا۔ بلکہ ساری امت کو اطاعت رسولؐ کی نکیل ڈال دی گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی تشریح حضور انورؐ سے اپنی مرضی کے مطابق آپ کرائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ۔ (پ۱۴ ع۱۲)

"اور ہم نے تم پر قرآن اتارا ہے۔ تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ان کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تم ان کو اچھی طرح سمجھا دو"۔

اس ارشاد خداوندی کے مطابق حضورؐ نے سارے قرآن کی تشریح کر دی۔ اور امت کو قرآن کا مطلب سمجھا دیا۔ پھر ارشاد ہوا۔ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ تم رسولؐ کی اطاعت کرو۔ یعنی حضورؐ کی تشریح قرآن پر عمل کرو۔ پس جب تک سنت کو حجت فی الدین نہ مانا جائے گا۔ اس وقت تک قرآن پر عمل نہ کیا جا سکے گا۔ پرویز صاحب قرآن کا مثلہ کرنے کے لئے سنت اور حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ سنت ترک ہو تو قرآن میں کجروی کی راہ کھلے۔ الحاد کے دروازے وا ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ
سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ (پ۹ ع۱۲)

"اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو۔ جو اس کے ناموں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کجروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔"

پرویز صاحب پر اس آیت کی بالراست زد پڑتی ہے۔ کہ وہ قرآن میں کجروی کرتے ہیں۔ اس کے مقررہ معنوں اور تفسیر کو، جو پونے چودہ سو سال سے امت میں جاری اور ساری ہے۔ بدلتے ہیں۔ یہ بدلنا ہی قرآن کو ٹیڑھا اور کج کرنا ہے۔ یہی پرویزی ہے۔ پس جب سنت قرآن سے جدا ہوئی۔ تو پرویزی رہ گئی۔ ~~

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تُو نے

خطاب بہ پرویز

نماز کیا ہے؟

قارئین کرام! قرآن مجید میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، اور دوسرے اسلامی اوامر کا ذکر آیا ہے۔ جس کو پرویز صاحب بھی مانتے ہیں۔ اور ہر مسلمان ان ارکان کو تسلیم کرتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے ان چیزوں کا حکم دے کر ان پر عمل کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ عمل کو اپنانے، اور آپ کا اتباع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ میرے احکام پر اس طرح عمل کرو۔ جس طرح میرے رسول ؑ نے

ط رسول خدا کی تشریح قرآن سے منہ موڑ کر اپنی خواہش اور رائے سے قرآن کے معنی اور تشریح کرنا کجروی کہلاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ لیکن پرویز صاحب (جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں)۔ اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ وہ قرآن کی تشریحِ رسول کو نہیں مانتے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ کی تشریح اور ان کا عمل بالقرآن ان کے وقت کے لئے ہی تھا۔ قرآن کی تشریح ہر زمانے میں وقت کے تقاضوں کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور ساری امتِ رسولؐ جو پونے چودہ سو سال سے احکام قرآن کو بطریق رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مان کر عمل کر رہی ہے۔ پرویز کے نزدیک وہ اسلام پر نہیں چل رہی ہے۔ ہزار تیرہ سو سال سے جس چیز کو وہ سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ قبل قرآن کی جاہلیت پر عمل پیرا ہے۔ اب ہم پرویز صاحب سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ نیک نیتی اور شرافت سے قرآن ــــ قرآن پکارتے ہیں۔ اور صرف اِسے ہی واجب العمل کہتے ہیں، ان کے نزدیک حدیث اور سنت دین نہیں ہے۔ تو مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب صرف قرآنی آیات سے دیں:۔

(۱) قرآن مجید میں بار بار اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے۔ کہ نماز قائم کرو۔ بتایئے!۔ الصلوٰۃ کیا ہے؟

(۲) اسے کس طرح قائم کریں؟

(۳) یہ نماز دن رات میں کتنی بار قائم کریں؟

(۴) اس کے اوقات کیا ہیں؟

(۵) ہر وقت کب شروع ہوتا ہے۔ اور کب ختم ہوتا ہے؟

(۶) ہر نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

(۷) ہر رکعت میں کیا کیا پڑھنا چاہیئے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتب لغت میں نماز کے معنی

صلوٰۃ کے معنی لغت میں یہ ہیں :-

نماز، دعا، رحمت، درود بر رسول و فرشتگان، و ھو اسم یوضع موضع المصدر تقول منہ صلیت صلوٰۃ لا یقال تصلیۃ تصلیتہ نماز گزاردن، درود گفتن و راست کردن عصا و چوب بہ آتش۔ مصلی نماز گزار۔ و صلی الفرس اذا جاء مصلیا و ھو الذی یتلوا السابق لان راسہٗ عند صلاتہ۔ صلایتہ بالفتح سنگ پہن۔ صلی بریاں کردن گوشت۔ (صراح)

دعا۔ و آمرزش و رحمت و نماز از منتخب و در صراح نوشتہ نماز و دعا از بندہ و رحمت از خدا تعالیٰ و درود بر رسول و فرشتگاں و در شرح نصاب صلوٰۃ ماخوذ ست از صلا کہ بمعنی سرین است چوں نماز کنندہ در سجود سرین برمیدارد۔ ایں فعل را صلوٰۃ گفتند و بمعنی لغوی صلوٰۃ تحریک الصلوین نوشتہ اند یعنی جنبانیدن ہر دو سرین۔ و معنی نماز منقول است ازیں معنی۔ (غیاث اللغات)

صلی صلاۃ او صلوٰۃ، نماز پڑھنا، دعا کرنا، عبادت کرنا۔ صلی یصلی صلیا، بھوننا، کباب کرنا، تلنا، آگ میں رہنا۔ آگ کے عذاب کو برداشت کرنا۔ تصلی، آگ تاپنا۔ (معجم العربیہ)

الصلوٰۃ۔ دعا، نماز۔ تسبیح۔ رحمت۔ گوشت بھوننا۔ شکار کے لئے جال لگانا۔ آگ کی گرمی برداشت کرنا۔ معاملہ کی سختی برداشت کرنا۔ لاٹھی کو آگ سے تپا کر سیدھی کرنا۔ آگ تاپنا۔ (المنجد عربی اردو)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب! بتایئے۔ کہ نماز کے اتنے معنوں میں سے آپ کونسا معنی اختیار کریں گے۔ اور جو معنی آپ اختیار کریں گے، آپ کے پاس اس معنی کو خاص کرنے کی کیا دلیل ہے؟

اپنی اپنی مرضی سے نماز کی تشریح

پرویز صاحب! ایک شخص مذکورہ معنوں میں سے صلوٰۃ کے معنی نماز اختیار کرتا ہے۔ اور نماز کے معنی لغت میں پرستش خدمت، اطاعت، بندگی، عبادت، خدمت گاری، فرمانبرداری، نیاز عاجزی، انکسار، سجدہ، جبہ سائی ہیں۔ (فیروز اللغات)

تو جو نماز کے معنی خدمت جان کر بنی نوع انسان کی خدمت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہی نماز ہے۔ خدمت خلق کرنا نماز پڑھنا ہے۔ اور مشہور شعر بھی ہے۔ ؎

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

بس انسان کا انسان کے کام آنا عبادت ہے، اور یہ عبادت نماز ہے۔ پرویز صاحب! آپ اس کو کس طرح منع کر سکتے ہیں۔ کہ تمہارا ایسا کرنا نماز نہیں ہے؟

ایک شخص والدین کی، استادوں اور بزرگوں کی اطاعت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہی نماز پڑھنا ہے۔ آپ اس کو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ تو نمازی نہیں ہے؟

ایک شخص بڑی عاجزی اور انکساری سے زندگی گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ نماز ہے ہی عاجزی اور انکسار! بس میں نماز ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ کہئے۔ کیا وہ فریضۂ نماز سے سبکدوش ہو گیا؟

ایک شخص دن میں چند مرتبہ سجدہ کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ نماز در اصل سجدہ ہی ہے۔ کہئے! کیا وہ نماز قائم کر چکا؟ اور ہاں یہ بھی فرمائیے۔ کہ مذکورہ تمام صورتیں چونکہ نماز کے معنی ہیں۔ لہذا کسی کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ کوئی ان صورتوں کے اختیار کرنے والے کو کہے۔ کہ وہ نمازی نہیں ہے؟

نماز کے معنی دعا کرنا ہے۔ اگر کوئی بڑے خلوص سے اپنے اور عام لوگوں کے حق میں خدا سے عافیت کی دعا کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ یہی نماز ہے۔ کہئے! کیا وہ نمازی ہے؟

نماز کے معنی رحمت یعنی رحم (MERCY) کے ہیں۔ لہذا خدا کی مخلوق پر رحم کرنا نماز پڑھنا ہے۔ کیا ایسا آدمی نماز نہیں پڑھتا؟

صلوٰۃ کے معنی رسولِ خدا پر درود بھیجنا ہے۔ ایک شخص اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ۔ کہتا ہے۔ کیا وہ نماز کا فرض بجا لا چکا؟ صلوٰۃ کے معنی لکڑی کو آگ پر سیدھا کرنا ہے۔ کیا وہ شخص جو ٹیڑھی لکڑی کو آگ پر سیدھا کرے۔ نماز پڑھتا ہے؟

صلوٰۃ کے معنی گوشت بھوننا بھی ہے۔ کہئے! کباب بنانے والے دکان دار جو سارا دن گوشت بھونتے رہتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں؟

صلوٰۃ کے معنی تلنا بھی ہیں۔ حلوائی جو پوریاں تلتے رہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں؟

صلوٰۃ کے معنی آگ تاپنا بھی ہے۔ سرما میں رات بھر لوگ کوئلے دہکاتے اور آگ تاپتے ہیں۔ کیا ان کا یہ کام نماز پڑھنا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ کے معنی جنبانیدن، ہر دو سرین یعنی دونوں چوتڑوں کو ہلانا بھی ہے۔کیا وہ لوگ جو ایک سرین کے بل بیٹھے بیٹھے تھک جاتے ہیں تو پھر دوسرے سرین پر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرین ہلانے والے اگر کہیں۔ کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو پرویز صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں۔کہ وہ نمازی نہیں ہیں؟

نماز کے معنی آگ کی گرمی برداشت کرنا بھی ہے۔ سارا دن جو لوگ آگ کے آگے کام کرتے ہیں۔ لوہار، حلوائی، ویلڈنگ کا کام کرنے والے، اور دیگر متعدد دستکار لوگ واقعی آگ کی گرمی برداشت کرتے ہیں۔ وہ سینے پر ہاتھ مار کر کہہ سکتے ہیں۔کہ ہم سارا دن نماز ہی پڑھتے ہیں۔کیونکہ نماز کے معنی ہیں آگ کی گرمی برداشت کرنا۔

نماز کے معنی شکار کے لیے جال لگانا۔ شکاری جو مچھلیوں وغیرہ کے لیے جال لگاتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں۔

نماز کے معنی ہیں۔معاملہ کی سختی برداشت کرنا۔ قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس جاکر بڑی سختی سے تقاضا کرے، اور گالی گلوچ پر اتر آتے۔ معاملہ کی اس حد درجہ کی سختی پر مقروض صبر کرے۔ اور اس سختی کو برداشت کرے۔ اور پھر کہہ دے۔کہ میری نماز ہوگئی، کوئی اس کو کس دلیل سے کہہ سکتا ہے۔کہ تیری نماز نہیں ہوئی؟

نماز کے ایک معنی عبادت کے بھی ہیں۔ ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ سب نیک کام عبادت ہی ہیں۔ لہٰذا جو نیک کام بھی کیا جائے۔ وہ عبادت بن کر نماز ہو جاتی ہے۔ پس ہر نیک کام کرنے والا نماز پڑھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ کے کس معنی پر عمل ہو

پرویز صاحب! اگر آپ مسلمان ہیں اور دینِ اسلام کے ساتھ ٹھٹھا نہیں کر رہے ہیں۔ تو قرآن کی آیت سے بتائیے۔ کہ بروئے لغت، جو اتنے معنی نماز کے اوپر بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے، کون سے معنی اقیموا الصلوٰۃ پر عمل کرا سکتے ہیں؟

قارئین کرام! مسٹر پرویز کے پلّے خاک بھی جواب نہیں۔ اور آج تک اس نے کوئی جواب دیا ہی نہیں۔ اس نے صلوٰۃ کے متعلق کئی طرح کی یاوہ گوئی بیان کی ہے۔ جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ قرآن کے حوالے سے اس نے الصلوٰۃ کے کوئی معنی، کوئی مفہوم اور اس کے قائم کرنے کی کوئی صورت آج تک نہیں بتائی۔ صرف طبع زاد خرافات کہیں کچھ اور کہیں کچھ بکھیری ہیں جس پر آج تک کسی نے عمل ہی نہیں کیا۔ اور نہ عمل ہو ہی سکتا ہے۔ یہ بات بالوضاحت ہم گذشتہ اوراق میں لکھ چکے ہیں۔

پرویز اسلام کے اس نقشے کو جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ نے اپنے خون سے رنگ بھرا ہے۔ مٹانا چاہتا ہے۔ وہ اسلام سے (REVOLT) ریوولٹ (بغاوت) کر کے اس پر خطِ تنسیخ (LINE OF REVOCATION) کھینچنا چاہتا ہے۔ اس نے بارہا کہا ہے۔ کہ مسلمانوں سے پوچھئے، جو ان چیزوں کو ہزار برس سے سینے سے لگائے پھر رہے ہیں۔" اس نے لکھا ہے۔ کہ "آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے۔ وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو۔ قرآنی دین سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ان سے پوچھے۔ کہ تیرہ سو سال سے رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی۔ اور پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز تو زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہے۔ دین نا آشنا! تم نے آج تک قرآنی نماز کا نقشہ ہی مسلمانوں کو بتایا ہوتا۔ قرآن کی آیتوں سے مسجدوں میں پڑھی جانے والی نماز کی ہیئت ہی بیان کی ہوتی۔

قارئین کرام! کیا اب بھی آپ کو یقین نہیں آیا۔ کہ یہ شخص دین محمدؐ کو محرف کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور قرآن ـــ قرآن پکار کر۔ قرآن کی آڑ میں دین کا صفایا کر رہا ہے۔ تیرہ سو سالہ معتقداتِ اسلام سے مسلمانوں کو پرے ہٹا رہا ہے۔

اس سے پوچھئے۔ کہ صلوٰۃ کے معنی قانون ربوبیت کے پیچھے چلنا، ۔قرآن میں کہاں لکھا ہے؟ صلوٰۃ کے معنی ربوبیت عامہ کے اسباب فراہم کرنا ـــ قرآن میں کہاں لکھا ہوا ہے؟ گھوڑ دوڑ میں اول درجے کے عین پیچھے دوڑنے والا گھوڑا ـــ نمازی ہے۔ یہ معنی قرآن میں کہاں لکھے ہوتے ہیں؟ جب کہیں بھی نہیں ہیں۔ تو اس ظالم انسان کو کہیئے۔ کہ تم کو رسالت کی گدی پر کس نے بٹھایا ہے۔ جو تجھے یہ وحی ہو رہی ہے۔ افسوس! سارے جہان میں شور مچا رکھا ہے۔ کہ حدیث اور سنت دین نہیں۔ دین نہیں۔ دین نہیں۔ اور کجرو کی بے دلیل بات جو منہ سے نکلے دین ہے۔ سوچو تو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات دین نہیں۔ اور پرویز کی بات ـــ ایجاد بندہ دین ہے۔

ع اے صورِ اسرافیل ابھی شور مچا دے

قارئین کرام! صلوٰۃ کے جتنے معنی آپ نے اوپر پڑھے ہیں۔ بیشک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ٹھیک ہیں۔ اور زبانِ عرب میں اپنے اپنے موقع اور محل پر بولے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لفظِ صلوٰۃ قرآن میں بھی آیا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ۔ صلوٰۃ قائم کرو۔ یہاں صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں۔ اور اس صلوٰۃ کو کس طرح قائم کرنا ہے۔ یہ بات کوئی شخص سوائے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں جانتا۔ یعنی صرف حضرت ختمی مرتبتؐ ہی خدا کی وحی اور القاء سے جانتے ہیں۔ کہ صلوٰۃ کس طرح قائم کرنی چاہئے۔ اور قرآن میں اس کے معنی کیا ہیں؟ چنانچہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صلوٰۃ یہ ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کی تشریح رسالتؐ مآب

نیت کے ساتھ باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر ان کو سینے پر باندھیں۔

(بخاری شریف، بلوغ المرام)

ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ (مجمع الزوائد)

ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھیں۔ (ترمذی)

پھر ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خداوندا! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بُعد (DISTANCE) ڈال دے۔ جتنا بُعد تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالا ہے۔ خداوندا! جس طرح سفید کپڑا (دُھلنے کے بعد) مَیل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو گناہوں سے پاک کر دے۔ خداوندا! میرے گناہ دھو ڈال (اپنی بخشش کے) پانی سے اور برف اور اولوں سے"

یا یہ دعا پڑھیں

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (مسلم شریف)

"یا الٰہی! تو پاک ہے۔ (ہر عیب اور نقصان سے) اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تیری تعریف کے، اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری۔ اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے"

پھر یہ پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (ابن ماجہ شریف)

"میں پناہ (REFUGE) مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے"

اس کے بعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن ۝

(مسلم شریف ۔ بخاری شریف)

شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا بخشش کرنے والا نہایت مہربان، مالک ہے روز جزا کا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو رستہ سیدھا۔ رستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا۔ اور نہ ان لوگوں کا رستہ جو گمراہ ہو گئے"

سورۃ فاتحہ پڑھ کر آمین کہہ کر پھر قرآن مجید سے جو یاد ہو، اس میں سے کچھ پڑھیں۔ (بخاری شریف)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مفصل سے چھوٹی اور بڑی سورتیں نماز فرض میں پڑھا کرتے تھے۔ (مالک)

یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد حضورؐ قرآن سے سورتیں پڑھتے تھے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کی کوئی سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو اٹھا کر رکوع کریں۔ (مشکوٰۃ باب صفتہ الصلوٰۃ)

رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں۔ اور سر کو پیٹھ کے برابر سر نہ اونچا ہو اور نہ نیچا ہو۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری ۔ مسلم)

ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ رکھیں۔ (حاکم)

دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر رکھیں، ذرا خم نہ ہو، ہاتھوں کو کروٹوں سے الگ رکھیں۔ اور گھٹنوں کو مضبوط تھامنا ہے" (ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع کی دعائیں

پھر رکوع میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا، ایک سے دس بار تک پڑھیں۔ (نسائی)

کم از کم تین بار پڑھیں۔ (بخاری شریف)

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے رب میرا بڑا۔

(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ (بخاری مسلم)

یا الٰہی تو پاک ہے (شرک سے اور ہر عیب سے) ہمارے پروردگار ہم پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تیری تعریف کے، خداوندا! مجھ کو بخش دے۔"

(۳) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط (مسلم شریف)

"بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے۔ پروردگار فرشتوں کا، اور روح (یعنی جبرائیل) کا۔"

رکوع کے بعد قومہ

رکوع میں بڑے اطمینان سے (ایک سے دس بار تک) دعا پڑھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور پڑھیں۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط (بخاری شریف)

"اللہ نے سن لی، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے رب ہمارے، اور تیرے واسطے ہی ہے تعریف بہت پاک (شرک اور ریا سے) جس میں برکت دی گئی ہے۔

بڑے آرام سے سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں گریں۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی کم از کم تین بار، اور زیادہ سے زیادہ دس بار پڑھیں۔

سجدہ کی دعائیں

(۱) سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ (ترمذی شریف)

"پاک ہے میرا بلند پروردگار"

(۲) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۔ (مسلم شریف)

"بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے۔ پروردگار فرشتوں کا۔ اور روح (یعنی جبرائیل) کا۔

جلسہ کی دعا

• پھر پورے اطمینان سے سجدہ کر کے بیٹھ جائیں اور یہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۃ (ابوداود ۔ ترمذی)

"یا الٰہی بخش مجھ کو۔ اور رحم کر مجھ پر، اور ہدایت کر مجھ کو اور عافیت سے رکھ مجھ کو، اور روزی دے مجھ کو"

دوسرا سجدہ

پھر جلسہ کے بعد دوسرا سجدہ کریں۔ اور پہلے سجدہ کی دعائیں پڑھیں۔ پھر اطمینان سے دعائیں پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر جلسہ استراحت کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور پہلی رکعت کی طرح سورہ فاتحہ پھر قرآن کی کوئی سورۃ پڑھ کر، اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کر کے رکوع میں آئیں۔ اور رکوع کی دعا پڑھ کر بدستور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر قومہ میں جا کر رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبَارَکَ اسْمُکَ نبیلِہٖ - پڑھ کر سجدہ میں آجائیں۔ سجدہ کی دعا پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر جلسہ میں پہنچیں۔ یہاں دعا پڑھ کر دوسرا سجدہ کریں۔ سجدے میں دعا پڑھ کر اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ اس جگہ بیٹھنے کو قعدہ نماز کہتے ہیں۔ یہاں مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط (بخاری مسلم)

"عبادت زبان کی۔ اور عبادت بدن کی اور عبادت مال کی صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ سلامتی ہو تم پر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔ اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمدؐ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں"۔

جب التحیات پڑھتے ہوئے آپ کلمہ شہادت پر پہنچیں۔ تو انگشت شہادت سے اشارہ کریں۔ یعنی انگلی کو اٹھائیں" (ابوداود نسائی)

اگر دو رکعت والی نماز ہے، تو التحیات کے بعد درود شریف ذیل اور دعائے ذیل پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ نماز ہو گئی۔ اور اگر تین رکعت یا چار رکعت والی نماز ہے، تو دوسری رکعت میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جائیں، اور بدستور ایک یا دو رکعت پڑھ کر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (بخاری مسلم)

"یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر، جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آلِ محمد پر، جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

آخری قعدہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ
وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط (بخاری مسلم)

"یا الٰہی بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ بہت ظلم، اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔ پس بخش اپنی ہی جناب سے مجھے بخشش، اور مجھ پر رحم کر۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس کے بعد نماز سے باہر آنے کے لئے سلام پھیر دیں۔ دائیں طرف منہ کرکے اور بائیں طرف منہ کرکے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ط (ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروڑوں درود و سلام اس رسول اطہر پر جس نے اقیموا الصلوٰۃ کی ایسی نورانی تشریح فرمائی۔ کہ اس پر عمل کرنا موجب بہشت بن گیا۔ اور تشریح وہ صدا بہار پھول ہے۔ جس کی دائمی مہک جوں کی توں مشام جان کو معطر کر رہی ہے۔ اور کرتی رہیگی پھر حضورؐ نے نماز کا یہ طریقہ بتا کر فرمایا۔ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (بخاری شریف) "پڑھو نماز جس طرح دیکھتے ہو تم کہ میں نماز پڑھتا ہوں" یعنی میرے طریقے پر نماز پڑھو۔

اصولِ قرآن کی جزئی

قارئین کرام! اقیموا الصلوٰۃ اصولِ قرآنی ہے۔ اس کی جزئی۔ یا تشریح اس ذات اقدس نے فرما دی۔ جس پر یہ اصول نازل ہوا تھا یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح کے مطابق نماز قائم کرنے کا طریقہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا۔ ساری امتِ رسولؐ اسی طریقے کے مطابق پونے چودہ سو سال سے نماز قائم کرتی چلی آرہی ہے۔ قرآنِ مجید میں جو صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم آیا ہے۔ اس صلوٰۃ کی ہیئت، صورت اور عملی طریقہ حضورؐ رسالت مآب نے بتا دیا۔ لیکن پرویز کہتا ہے۔

حدیث کا صحیح مقام دینی تاریخ کا ہے۔ اس سے تاریخی فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن دین میں حجت کے طور پر وہ (حدیث) نہیں پیش کی جا سکتی۔

(مقام حدیث حصہ دوم ص۱۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چونکہ نماز کی تشریح رسولؐ، یا نماز پڑھنے کا طریقہ یا اس کی شکل و صورت حدیث سے ثابت ہے۔ اور حدیث دین میں حجت نہیں، اس لئے مذکورہ طریقۂ نماز بھی دین میں حجت نہیں۔ اس ہیئت نماز کو دین کی حیثیت حاصل نہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ نماز تو تیرہ سَو سال سے ساری امت پڑھتی چلی آتی ہے۔ جو بقول پرویز غیر دینی ہے۔ اور غیر دینی ہو کر ضائع گئی ہے۔ پرویز صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ تیس برس سے جو نیا اسلام طلوع کر رہے ہیں۔ اس میں دینی نماز کی ہیئت اور قائم کرنے کا طریقہ بتاتے۔ اقیموا الصلوٰۃ کے اصول کی جزئی، اور تشریح مسلمانوں کے آگے پیش کرتے۔ کہ بروئے قرآن اس طرح نماز قائم کرو۔ کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ تیرہ سَو سالہ رسولِ خدا کی بتائی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی حدیثی نماز تو غیر دینی ہوئی۔ اور دینی نماز خود آج تک بتائی نہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ پرویز تیرہ سَو سالہ اسلام کے مسنون معتقدات اور اعمال کو غلط کہہ رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو لامذہب بنا کر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ کر رہا ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو! قرآن کے ہر ہر اصول کی جزئی اور تشریح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے کر دی ہے۔ جو امت کے لئے حجت ہے۔ اور اسی تشریح کے مطابق عمل کرنا احکام خداوندی کو بجا لانا ہے سوائے حضرت انورؐ کے کوئی اصولِ قرآنی کی تشریح نہیں جانتا۔ اور نہ ہی کسی کی خانہ ساز تشریح پر عمل کرنا جائز ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کی مذکورہ تشریح پڑھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے۔ ع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا!

صرف حضورؐ ہی دانائے سبل ہیں۔ یعنی قرآنی احکام و اصول پر عمل کرنے کے راستے حضرت انورم ہی جانتے ہیں۔ تمام اصول کی جزئیات (BY LAWS) یہ القائے ربانی آپ ہی پر منکشف ہوتی ہیں۔ خدا نے قرآنی اصولوں کی عملی صورتوں سے آپ ہی کو مطلع کیا ہے۔ پس امت جزئیاتِ رسول پر ہی چل کر نجات پا سکتی ہے اور عاملِ قرآن کہلا سکتی ہے۔

حضورؐ ہی ختم الرسل ہیں۔ کہ آپ ایک مکمل، کامل دستور۔ قرآن مجید لائے ہیں، اور اپنے عمل بالقرآن ۔ اسوۂ پاک، حدیث کے نور اور سنت کی روشنی سے بحر و بر کو بقعۂ نور بنا گئے ہیں۔ کہ قیامت تک اس اجالے میں کسی رسول کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ تا نور نیرین آفتابِ رسالت کی ضیا پاشی گمراہ انسانیت کی پیشوائی کرتی رہے گی۔ یہی ضیا پاشی سنت کا نور ہے۔ جس سے زمین کا ذرہ ذرہ وادیٔ سینا کی مثل جگمگا اٹھا۔ لَیْلُهَا کَنَهَارِهَا! آپؐ "مولائے کل" ہیں۔ یعنی سارے جہان کے سردار ہیں۔ سارا جہان آپ کی جزئیات اور تشریحاتِ قرآن کے تابع فرمان ہے آپ ایسے سردار اور مولا ہیں۔ کہ اگر کوئی آپ کی متعینہ جزئی اور تشریح سے منہ پھیرے گا۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اور یہ بات خدا نے فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ ۝ (پ ۳ ع ۱۲)

"پس اگر پھر جائیں (اطاعتِ رسول سے)، تو اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعتِ رسول سے مراد جزئیاتِ رسول اور تشریحاتِ پیغمبر ہی تو ہے یعنی قرآن کی جو جزئیات حضورؐ نے مقرر کی ہیں۔ ان سے پھرنے والا۔ ان کو دین میں حجت نہ ماننے والا کافر ہے، یہ قرآن کا فتویٰ ہے۔

پرویز صاحب! اب بتائیے۔ کہ نماز کی مذکورہ صورت تو حدیث سے ثابت ہے، اس لئے یہ نماز دینی نہیں۔ کیونکہ حدیث آپ کے نزدیک دین نہیں۔ اور آپ نے قرآن سے کوئی صورت بتائی نہیں۔ پھر مسلمان کس طرح نماز پڑھیں؟

آپ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے بعد یہ کام مرکزِ ملت کا ہے، کہ وہ قرآن کی جزئیات بتائے، اور وہی شریعت ہوگی۔ کہیئے۔ چودہ سو سال سے آج تک ہزاروں بادشاہ، ہزاروں امام وقت ہوئے ہیں۔ کسی نے اقیموا الصلوٰۃ کی کوئی تشریح کی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر وہ کون سا امام وقت یا مرکز ملت آنا ہے۔ جس سے آپ نے الصلوٰۃ کی تشریح کرا کر مسلمانوں کو ٹھکانے لگانا ہے؟ پرویز صاحب اگر مرنا یاد ہے، قیامت پر ایمان ہے، اور خدا کو منہ دکھانا ہے۔ تو سب سے پہلی فرصت میں یہ بتائیں۔ کہ ہزار تیرہ سو سال کے عرصہ میں وقت کے تقاضوں کے مطابق کس کس امامِ وقت اور مرکزِ ملت نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی اور دوسرے اصول قرآنی کی جزئیات اور تشریحات سے شریعتیں بنائی تھیں؟ اور وہ شریعتیں کیا تھیں، ان کی تفصیل کیا ہے۔ کس کس دور میں مسلمانوں نے ان شریعتوں پر عمل کیا تھا؟ ؎

شوخیٔ رنگِ حناخونِ وفا سے کب تک
آخر اے عہد شکن تو بھی پشیماں نکلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ کیا ہے؟

صَوم (روزہ) کے معنی لغت میں ہیں۔
صَوم:۔ روزہ رکھنا، دوپہر ہو جانا (دن)، پرہیز کرنا۔ بات کرنے، چلنے پھرنے وغیرہ سے باز رکھنا، رکنا، خاموش ہونا۔ (المنجد وغیرہ)

۔ اگر کوئی شخص کھانا پینا نہ چھوڑے۔ اور صبح سے شام تک خاموش رہے، بات نہ کرے۔ اور ان معنوں میں روزہ رکھتا جائے، کہ آپ اُسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ تونے روزہ نہیں رکھا؟ دیکھئے! صوم العذراء یعنی صوم مریم یہی ہے۔ کہ تمام دن کسی سے بات نہ کرنا۔ اور مریم کی دن بھر کی اس خاموشی کو قرآن نے صوم کہا ہے۔

فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ (مریم)

"پس کہہ (اے مریم) میں نے نذر کیا ہے، باری تعالیٰ کے لئے روزہ پس ہرگز نہ بولوں گی میں آج کے دن کسی آدمی سے"۔

ثابت ہوا کہ دن بھر خاموش رہنا بھی صوم (روزہ) ہے۔

قارئین کرام! غور کیا آپ نے کہ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح صوم سے (جو حدیث سے ملتی ہے) بے نیاز ہو جائیں۔ تو رمضان کے مہینے میں کھانے پینے کی پابندی سے آزاد ہو کر صرف سارا دن خاموش رہ کر روزہ دار بن سکتے ہیں؟ اور روزہ کے معنی پرہیز کرنے کے بھی ہیں۔ اگر کوئی پرویز صاحب ایسا ــــ دین میں بیباک شخص رمضان میں کھائے پیئے بھی۔ اور کاروبار بھی کرے۔ بولے چالے بھی۔ لیکن سارا دن دوسرے کاموں سے پرہیز کرے جھوٹ بہتان، غیبت، وعدہ خلافی، دھوکا، فریب، سے بچے، آنکھ، کان،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان اور ہاتھ ، اور پاؤں کی پوری نگرانی کرے ۔ اور کہے کہ میں نے روزہ رکھ لیا ہے۔ تو کون اسے کہہ سکتا ہے کہ تو نے روزہ نہیں رکھا ۔ ؟

پرویز صاحب جو حدیث کو غیر دین کہہ کہہ کر مسلمانوں کو اس سے بدظن کر رہے ہیں ۔ صرف اس لئے کہ حدیث تو قرآنی اصولوں کی جزئیات متعین کر دیتی ہے۔ جس سے سرمو انحراف نہیں کیا جا سکتا ۔ جب حدیث سے آزاد ہوئے ۔ تو صوم کے جو معنی چاہیں لے لیں۔ جولائی ۔ اگست میں شدت کی گرمی پڑ رہی ہو۔ فوج کے لئے ، طالب علموں کے لئے ، نازک طبع ماہ جبینوں کے لئے ، امراء ، اغنیاء ، حکام اور مزدور طبقہ کے لئے صوم کے لغوی معنوں کی رعایت سے مناسب حال فتویٰ دے سکتے ہیں ۔ اور اگر خدا کے حکم اطیعوا الرسول کے ماتحت سرور کائنات سے صوم کا مطلب دریافت کیا جائے ۔ تو آپ کی شریعت سے صوم کی یہ تعریف (DEFINITION) ملے گی ۔

اَلْاِمْسَاکُ عَنِ الْاَکْلِ وَ الشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ ۔

"کھانے پینے اور مجامعت (SEXUAL INTERCOURSE) سے باز رہنا روزہ ہے۔"

پس شریعت محمدیہ میں صوم کے معنی ہوتے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مجامعت سے رُکنا !

پرویز صاحب ! کیا معنی کریں گے آپ صوم کے ؟

زکوٰۃ کسے کہتے ہیں ؟

زکوٰۃ :- پاکیزگی ، نیکی ، خیرات ، صدقہ ، بڑھنا زیادہ ہونا ۔ (معجم العربیہ ۔ المنجد)

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر اگر کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص زکوٰۃ کے معنی نیکی اور پاکیزگی اختیار کر کے زندگی پاکیزہ گزارے۔ شب و روز نیک کام کرے۔ اور کہے کہ در اصل نیک بننا ہی زکوٰۃ دینا ہے۔ اسی زکوٰۃ سے ہی زکی، نیک، صالح، اور اذکیا، جمع آتی ہے نیک، پاک، اور صالح لوگ! اَزْکٰی۔ زیادہ نیک، تزکیہ بھی اسی سے ہے۔ پاک کرنا! یُزَکِّیْھِمْ۔ پاک کرتا ہے (رسول) ان کو (شرک کی نجاست سے)۔

پس اپنی روح کو پاک کرنا۔ اور نیک بننا زکوٰۃ دینا ہے۔ اور اگر علماء زور دیں۔ کہ زکوٰۃ کے معنی نیکی اور پاکیزگی کے علاوہ خیرات کرنا بھی ہے۔ صدقہ بھی ہے۔ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اپنی مرضی سے زکوٰۃ کے نیکی کے معنوں پر عمل کر لیتے ہیں۔ کوئی ضروری نہیں۔ کہ خیرات کے معنی ہی لیں۔ تو پرویز صاحب کہیں گے۔ ٹھیک ہے۔ ذرا امام وقت سے ہاں کرا لو۔

اور اگر کوئی صاحب مال اِدھر خیال کر ہی بیٹھے۔ کہ زکوٰۃ کے معنی خیرات اور صدقہ کے بھی ہیں۔ تو پھر وہ اپنی مرضی سے جتنا صدقہ و خیرات چاہے کرے۔ وہ۔ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے زکوٰۃ دے دی، تو پرویز صاحب اسے بھی کہیں گے۔ کہ ٹھیک ہے۔ ہاں مرکز ملت کی مہر لگوا لو۔

غور کریں کہ اٰتوا الزکوٰۃ پر کس طرح عمل کیا جائے؟ زکوٰۃ کے کونسے معنی لئے جائیں؟ یاد رکھیں۔ کہ اس حکم خداوندی پر تشریحِ رسول ہی عمل کروا سکتی ہے۔ اور یہ بھی بتاتی ہے کہ کس کس چیز پر زکوٰۃ دینی آتی ہے۔ اور کتنے عرصہ کے بعد واجب الادا (PAYABLE) ہوتی ہے۔ (اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے)۔

لیکن پرویز صاحب کے خیال کی آلودگی (POLLUTION) کہتی ہے۔ کہ تشریح رسول کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ کہتا ہے۔

قرآن نے زکوٰۃ کا حکم دے کر اس کی شرح و قیود کو غیر متعین[1] چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ ہر زمانے کی اسلامی حکومت اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اسے خود متعین کرتی رہے۔

(سلیم کے نام ص۸۲)

دیکھا۔ پرویز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح زکوٰۃ کو قبول نہیں کرتا۔ صرف قبول ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے خلاف یہ لادینی مسلمانوں کے دلوں میں بٹھاتا ہے۔ کہ ہر زمانے کی اسلامی حکومت کو زکوٰۃ کی شرح متعین کرنی چاہیئے۔ وہی شریعت ہوگی۔ جس پر مسلمان عمل کریں گے۔ سے

ترسم کہ تو میرانی زورق بسراب اندر
زادی بہ حجاب اندر، میری بہ حجاب اندر

عربی کا مشہور محاورہ ہے۔ صَاحِبُ الْبَيْتِ اَدْرٰى بِمَا فِيْهِ۔ "گھر والا خوب جانتا ہے۔ جو کچھ گھر میں ہے۔" ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن لائے ہیں۔ وہی صاحب

---

[1] غیر متعین نہیں چھوڑا۔ بلکہ حکم دیا ہے۔ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔ "جو (احکام قرآنی کی شرح و قیود) دے تم کو رسول۔ پس لے لو وہ۔" حضور نے سارے قرآنی احکام کی شرح امت کو دے دی ہے۔ جس سے پرویز مسلمانوں کو بدظن کر رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ہیں۔گھروالے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔کہ قرآن میں کیا ہے یعنی قرآنی اصولوں کی تشریح کیا ہے۔حضورؐ کے سوا تمام امت میں کوئی بھی تشریحاتِ فرقان سے واقف نہیں۔ پھر یہ کس قدر لادینی ہے کہ قرآن دیں ہم کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کی تشریح پوچھیں ہم اپنے اپنے امام وقت سے۔گویا حضورؐ محض ڈاکیہ ہیں۔ قرآن پہنچا کر چلے گئے اب ہم جانیں اور قرآن۔جس طرح چاہیں استعمال کریں۔اور پھر دعویٰ ہے اصل مسلمان ہونے کا۔ اسلام۔ اسلام۔طلوع اسلام۔ سہ

ہاتھ کے خون کو تم رنگِ حنا کہتے ہو
یہ جو دامن پہ ہیں دھبے انہیں کیا کہتے ہیں

حج کیسے کریں

حج کے معنی ہیں کسی طرف جانا۔ یا رجوع کرنا قصد کرنا۔ (المنجد وغیرہ)

قرآن مجید میں صرف اتنا ہی آیا ہے۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ۔ "اور لوگوں پر (فرض) ہے کہ اس کے گھر کا حج کریں"

اب پرویز صاحب بتائیں۔کہ حج کیا ہے؟ اور اس گھر کا حج کیسے کریں؟ حج کے اعمال کیا ہیں۔پرویز صاحب نے نہ آج تک بتایا ہے۔ اور نہ آئندہ بتا سکیں گے۔ وہ بار بار یہی کہتے ہیں۔ کہ قرآن کے اصول کی تشریح مرکز ملت، یا امام وقت بتائے گا۔ سوال یہ ہے۔کہ پونے چودہ سو سال سے ہزاروں امام وقت ہوئے ہیں۔انہوں نے کیا تشریح بتائی ہے حج کی۔کہ حج کیسے کرنا ہے۔اور اس کے اعمال اور مناسک کیا ہیں؟ اسی طرح آج تک نماز کی کیا تشریح بتائی ہے۔ ہر زمانے کے امام وقت اور امیر المؤمنین نے؟ کسی نے کچھ نہیں بتایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ محمدی تشریح قرآن میں کسی نے کمی بیشی کی ہے۔ یہ بے دینی اور الحاد ماڈرن اسلام کا داعی اعظم پھیلا رہا ہے۔ کہ قرآن کی تشریح امام وقت کرے گا۔ آج تک تو کسی نے نہیں کی۔ وہ امام وقت کہاں سے نازل ہوگا۔ جو قرآن کی تشریح کرے گا۔ اور اس وقت تک مسلمانوں کی نمازوں، روزوں، زکوٰۃ، اور حج کا کیا بنے گا۔ ؎

تیرے کوچے کو وہ بیمارِ غم دار الشفا سمجھے
اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے

قارئین کرام! پرویز صاحب سے پوچھئے۔ کہ حج کس مہینے میں کریں قرآن میں کسی مہینے کا تعین نہیں ہے۔ اور حدیث میں ذی الحجہ کا مہینہ آیا ہے۔ حدیث چونکہ بقول پرویز دین نہیں۔ اس لئے ذی الحجہ میں حج کرنا دین سے باہر ہے۔ اب کیا کیا جائے؟

ہاں احرام کس مقام سے باندھا جائے؟

کب باندھا جائے؟

کب کھولا جائے؟

اور احرام کسے کہتے ہیں؟

احرام کے کتنے کپڑے ہوتے ہیں؟

انہیں کس طرح سلوانا چاہیئے۔

اور کس طرح پہننا چاہیئے؟

طواف کس طرح کیا جائے؟

طواف میں کیا پڑھا جائے؟

حج کس تاریخ کو ہونا چاہیئے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کس تاریخ کو کس مقام پر منڈایا جائے ؟

قربانی کس کس مقام پر دی جائے ؟

صفا مروہ کی دوڑ کس طرح لگائی جائے ؟ اور کہاں سے شروع کی جائے اور کہاں ختم ؟

عازم حج مکہ میں جا کر کیا کرے ؟

پرویز صاحب کچھ بھی جواب نہ دیں گے۔ کیونکہ قرآن میں یہ تفصیل نہیں ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح حج (جو احادیث میں ہے) کے مطابق ہم حج کر سکتے ہیں۔ اور آج تک ساری امت کرتی آئی ہے۔

پرویز صاحب بتا دیجئے اب۔ کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی کا کیا مطلب ہے ؟ لیکن ان کا مطلب قرآن ہی سے بتائیں، تکے نہ چلائیں۔

(۱) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔

"بیشک دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان میں پس البتہ پھیریں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف۔ کہ پسند کرے تو اس کو۔"

(پ۲ ع۱)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف کیوں منہ کرتے تھے ؟ خدا نے فرمایا۔ ہم پھیریں گے تجھ کو۔ فرمائیے۔ کدھر سے پھیرنے کے متعلق خدا نے فرمایا ؟

(۲) وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ (پ۲ ع۷)

"اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ظاہر ہو تمہارے لئے تاگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید تاگے سیاہ سے فجر سے ۔"

بتائیے۔ تاگے سفید اور تاگے سیاہ سے کیا مراد ہے؟ قرآن سے جواب دیں۔

(۳) وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (پ۲ ع ۸)

" اور پورا کرو حج کو اور عمرہ کو اللہ کے لئے ۔"

بتائیے حج کو کیسے پورا کریں؟

عمرہ کسے کہتے ہیں۔ اور اسے کیسے پورا کریں؟

(۴) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ج (پ۲ ع ۸)

" حج کے مہینے معلوم ہیں ۔"

بتائیے وہ کون کونسے مہینے ہیں حج کے؟ قرآن سے بتائیے گا؟

(۵) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط (پ۲ ع ۱۱)

" سوال کرتے ہیں تجھ سے حرمت والے مہینے سے (کہ) لڑنا اس میں (کیسا ہے؟) کہہ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ۔"

فرمائیے۔ وہ حرمت والا مہینہ کونسا ہے جس میں لڑنا کبیرہ گناہ ہے؟

(۶) حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق (پ۲ ع ۱۵)

" حفاظت کرو سب نمازوں پر اور نماز درمیانی پر ۔"

فرمائیے! صلوات یعنی نمازیں رات دن میں کتنی فرض ہیں اور ان کے اوقات کیا ہیں اور درمیانی نماز کونسی ہے؟ خبردار! قرآن سے جواب دیں۔

(۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط (پ۲ ع ۱۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کی طرف کہ نکلے موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے۔ پھر کہا خدا تعالیٰ نے ان کو مرجاؤ (وہ مرگئے) پھر جلایا ان کو "

فرمایئے وہ کون لوگ تھے۔ جو اپنے گھروں سے نکلے، اور خدا نے ان کو مار ڈالا۔ پھر زندہ کیا؟

(۸) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ۔ (پ۳ ع۳)

"کیا نہ دیکھا تو نے اس شخص کی طرف جو جھگڑا ابراہیم سے اس کے خدا کے بارے میں "

بتایئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام سے جھگڑنے والا۔ زندہ کرنے والا اور مارنے کا دعوے کرنے والا کون شخص تھا؟

(۹) کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ط (پ۴ ع۱)

"تمام کھانا بنی اسرائیل کے لئے حلال تھا۔ مگر جو حرام کیا تھا۔ یعقوب (علیہ السلام) نے اپنی جان پر تورات اترنے سے پہلے "

کہیئے! وہ کونسا کھانا تھا۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی جان پر حرام کیا تھا۔ اور کیوں کیا تھا؟

(۱۰) اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط (پ۶ ع۵)

"حلال کئے گئے تمہارے لئے چوپائے، مگر جو (چیز کہ) پڑھی جاتی ہے تم پر (وہ حرام ہے) نہ حلال جاننے والے شکار کو اور تم احرام باندھے ہو (یعنی تمام جانور تم پر حلال ہیں۔ مگر جو جانور کہ شکار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو تم حالت احرام میں وہ حرام ہیں)۔"

یہاں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ تمہارے لئے چوپائے حلال کئے گئے ہیں بتائیے کون کونسے چوپائے حلال ہیں۔ اور کون کونسے حرام ہیں۔ قرآن سے جواب دیجئے؟

کیا ہاتھی، گدھا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ریچھ، گیدڑ، بندر، کتا، سور، حلال ہیں؟ ان کے علاوہ کیا چیل، کوّا، گدھ، باز، حلال ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر حلال ہیں۔ تو کس آیت کی رُو سے ہیں؟

پرویز صاحب! جتنے چارپائے اور جانور اور زمین سے اُگنے والی چیزیں ہیں۔ برُوئے قرآن ان میں جو حلال ہیں۔ وہ بھی، اور جو حرام ہیں ان کی نشاندہی بھی کریں۔ ایک شخص مرغا پکا کر بھی رکھ دیتا ہے۔ اور کتّے کا گوشت بھون کر بھی۔ آپ کس آیت کی دلیل سے کہہ سکتے ہیں کہ مرغا حلال ہے اور کتا حرام ہے؟

(۱۱) يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ. رپ۶ ع ۵)

"پوچھتے ہیں تجھ سے کیا حلال کیا گیا ہے ان کے لئے۔ کہہ حلال کی گئی ہیں تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں۔"

پرویز صاحب! قرآن کے حوالے سے بتائیے کہ وہ پاکیزہ چیزیں کون کون سی ہیں۔ جو لوگوں کے لئے حلال کی گئی ہیں۔ اور وہ کون کون سی ہیں، جو حرام کی گئی ہیں؟

(۱۲) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا. رپ۶ ع ۱۰)

"اور چور اور چورنی پھر کاٹو ہاتھ دونوں کے۔"

اس آیت میں چور کی سزا ہاتھ کاٹنا مذکور ہے۔ بتائیے! کم از کم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی چوری پر ہاتھ کاٹنا چاہیئے۔ اور ہاتھ تو پہنچا سے لے کر کہنی تک ہے، کہیئے! کہاں تک کاٹیں؟ کلائی سے کاٹیں یا کہنی سے؟ یا کہنی اور پہنچا کے درمیان سے؟

(۱۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج (پ۱۰ ع ۱۰)

"اے ایمان والو! سوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں، پس نہ نزدیک آئیں مسجد حرام کے پیچھے ان کے اس برس کے"

یہ کونسا برس تھا جس کے پیچھے مشرکوں کے لئے مسجد حرام کے نزدیک آنا منع ہوا؟

(۱۴) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط (پ۱۰ ع ۱۱)

"بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے۔ اللہ کی کتاب میں، جس دن پیدا کیا اس نے زمین کو اور آسمانوں کو، ان میں سے چار مہینے حرام ہیں"

پرویز صاحب! بتایئے وہ بارہ مہینے کون کون سے ہیں، ان کے نام لیں، پھر جو خدا نے فرمایا۔ کہ ان میں سے چار مہینے حرام ہیں، وہ کون سے ہیں۔ نام لیں!۔

(۱۵) اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ۔ (پ۱۰ ع ۱۲)

"جب وہ دونوں غار میں تھے"

پرویز صاحب! اس آیت میں کس غار کا ذکر ہے، اور وہ دو کون تھے، جو غار میں تھے؟ قرآن سے ان کے نام بتائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (پ۱۰ع۱۷)

"اور مت نماز پڑھ کبھی اوپر کسی کے ان میں سے کہ مر جاتے - اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر۔"

بتائیے! یہ کون شخص تھا۔ جس کی قبر پر کھڑا ہونے سے خدا منع کر رہا ہے؟ یہ کیا واقع ہے؟

(۱۷) وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ ۔ (پ۱۱ع۳)

"اور (لوٹ آیا خدا تعالیٰ) ان تین شخصوں پر جو پیچھے چھوڑے گئے تھے، یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی ان پر زمین ساتھ اس کے کہ کشادہ تھی اور تنگ ہو گئیں ان پر جانیں ان کی۔"

پرویز صاحب! یہ کن تین شخصوں کا حال ہے، جن پر زمین بھی "تنگ ہو گئی، اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور ان پر یہ "تنگی کیوں — اور کہاں آئی؟

(۱۸) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ

"تحقیق سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں۔ اور شکایت کرتی تھی اللہ کی طرف۔" (پ۲۸ع۱)

پرویز صاحب! یہ کون عورت تھی۔ جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے خاوند کے بارے میں گفتگو کرتی تھی، اور بالآخر اس نے خدا سے التجا کی، تو اس کے مسئلہ کا حل خدا نے نازل کیا، غرض سارا واقعہ اس عورت کا قرآن کریم سے بتائیے!۔

(۱۹) يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِىْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۝ (پ۲۸ع ۱۹)

"اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو کہ حلال کی ہے اللہ نے تیرے لئے۔ چاہتا ہے تو رضامندی اپنی بیبیوں کی"

بتائیے! وہ کیا چیز ہے۔ جو حضورؐ نے بیبیوں کی رضامندی کی خاطر حرام کی؟ یہ واقعہ کیا ہے۔ قرآن مجید سے بتائیے؟

(۲۰) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ (پ۲۸ع ۱۹)

"اور جب چھپا کر کہی نبی نے ایک بات اپنی بیبیوں میں سے کسی سے۔ پس جب خبر کر دی اس بی بی نے اور ظاہر کر دیا اس کو اللہ نے نبی پر"

بتائیے! وہ کیا بات تھی۔ جو حضورؐ نے پوشیدہ طور پر ایک بی بی کو کہی؟ پھر اس بی بی نے وہ بات ظاہر کر دی۔ بتائیے!۔ کس پر ظاہر کی؟۔ یہ سارا واقعہ قرآن سے بیان کیجئے!

(۲۱) اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰهِ ۔ (پ۲۸ع ۱۹)

"اگر توبہ کرتی ہو تم دونوں (عورتیں) اللہ کی طرف"

بتائیے! یہ کون دو عورتیں ہیں۔ جنہیں خدا توبہ کی رغبت دلا رہا ہے؟

(۲۲) عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓی ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ۝ (پ۳۰ع ۵)

"تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس سے کہ آیا اسکے پاس اندھا"

تیوری چڑھانا۔ منہ موڑنا۔ اندھے کا پاس آنا۔ یہ سارا واقعہ قرآن سے بیان کریں پرویز صاحب!۔۔۔۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ۝ (پ۳۰ ع ۳۰)

"کیا نہ دیکھا تونے کیونکر کیا تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والوں سے"

کہیئے، یہ ہاتھیوں والوں کا کیا واقعہ ہے؟ یہ واقعہ کب ہوا۔ کہاں ہوا۔ ہاتھیوں والے کون تھے؟

(۲۴) فَانْكِحُوْا ۔ (پ۴ ع ۱۲)

"پس نکاح کرو"

پرویز صاحب قرآن نے فرمایا ہے، نکاح کرو۔ بتایئے نکاح کیا ہے اور کس طرح کرنا چاہیئے؟ قرآن سے بتانا ہے۔

بقول پرویز حدیث دین نہیں ہے۔ اس لئے جو کام حدیث کی دلیل سے کیا جائے گا۔ وہ غیر دینی ہوگا۔ پس

بچے کی پیدائش کے بعد ساتویں دن اس کے سر کے بال اتروانا، اس کا نام رکھنا، پھر اس کا ختنہ کرنا۔ عقیقہ کرنا، غیر دینی ہوا؟

نکاح کا طریقہ حدیث میں آیا ہے۔ اس لئے تیرہ سو سال سے جو نکاح بطریق حدیث ہوتے آئے ہیں۔ اور آجکل ہو رہے ہیں سب غیر دینی ہوئے۔

مرنے والے کو غسل دینا، کفن پہنانا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا، اس کی قبر کھودنا، اس کو دفن کرنا، یہ سب کچھ غیر دینی ہوا۔ کیونکہ یہ کام حدیث سے ثابت ہیں۔ اور حدیث بقول پرویز دین نہیں!

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل (حدیث) سے مسلمانوں کو بدظن کرنے والے۔ اور ساری امتِ رسول سے بڑھ چڑھ کر قرآن کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے دعویدار کو کہیئے، کہ وہ قرآن سے آپ کو نکاح کرنے کا طریقہ بتائے۔ اسے کہیئے۔ کہ وہ قرآن سے بتائے کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت ہو جائے، تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ غسل، کفن، نماز جنازہ، قبر، دفن، وغیرہ کا نام لے۔ تو اسے روک دیں۔ کہیں یہ کہ ان غیر دینی کاموں کا ذکر نہ کرو۔ مسلمان ان چیزوں کو ہزار برس سے سینے سے لگائے پھر رہے ہیں۔ یہ زمانہ قبل از قرآن کے مذہب کی باتیں ہیں۔ انہیں چھوڑو۔ آیت پڑھ کر مردے کو ٹھکانے لگانے کے لئے قرآن سے کوئی طریقہ بیان کرو۔ [۱]

صحنِ گلشن میں نہ بھولے سے چلی بادِ صبا
پھول بے نکہت و بے رنگ رہے ہیں برسوں

قارئین کرام! سمجھ گئے ہونگے۔ کہ تیرہ سَو سال سے ساری امت جس طریقہ رسولؐ پر چل رہی ہے۔ وہی خدا کی منشاء کے مطابق ہے۔ اور صحیح ہے قرآن مجید بغیر رسولِ رحمت کے سمجھائے نہ کوئی سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اس پر عمل کر سکتا ہے۔ پرویز صاحب رسولِ رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قرآن اور تشریحِ فرقان سے بے نیاز ہو کر قرآنی آیات کے بارے میں تکے چلاتے ہیں، اور خانہ ساز تشریحیں کرتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کو بے راہ کرنے والی ہیں۔ کیونکہ صاحبِ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں مستقل ہونے کی صورت (CONFIRMATION)۔ حاصل نہیں ہے۔ کیا یہ دین ناآشنائی اور بے علمی نہیں ہے۔ کہ کلام ہو خدا کا۔ اور اترے وہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر پرویز کہے۔ اے اللہ کے رسولؐ! قرآن مجید مجھے دے دیں۔ آپ کے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ میں خود سمجھ لوں گا، اور مسلمانوں کو سمجھا کر ٹھکانے لگا دونگا۔

---

[۱] صفحہ ۱۸۷ پر ملاحظہ فرماویں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے قریب ہے یار روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

مسلمان بھائیو یاد رکھو

کہ قرآن مجید کے احکام، فرائض پر اس طرح عمل کرو، کہ جس طرح صاحبِ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کرکے دکھایا ہے۔ آپ کی قولی یا فعلی تشریحِ قرآن کو حجت فی الدین مانو، اور اس کو عمل میں لا کر رضائے الہٰی حاصل کرو۔ کہ یہی ذریعہ نجات ہے۔ بھولیں نہیں۔ کہ حضورؐ انور جیسا قرآنی راہبر کوئی ہو نہیں سکتا۔ خدا نے پیدا ہی نہیں کیا۔ ے

ہیچوں تو نازنینی سر تا بپا لطافت
گیتی نشاں ندادہ ایزد نیا فریدہ

حدیثِ نبویؐ کی حجیت

حدیث۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ حدیث کی حجیت، اہمیت، اور اس کا عین دین ہونا صاحبِ حدیث حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

(بقیہ صفحہ ۱۸۶) لہ آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے، وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو، قرآنی دین سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ (سلیم کے نام ص۲۵۲)۔ مطلب واضح ہے کہ دنیا کا مروج اسلام چونکہ رسول خدا کی تشریحِ قرآن کے مطابق ہے، اس لئے پرویز اسے مانتا نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ میں نے قرآن کو سمجھا ہے۔ اس اسلام پر لوگ چلیں اور وہ ہے طلوعِ اسلام! پرویز کا خانہ ساز اسلام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جان سکتے ہیں۔ یعنی جب حضورؐ کا مقام معلوم ہو گیا۔ تو آپ کی بات کا درجہ بھی واضح ہو گیا۔ دیکھئے خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ (پ ۲۲ ع ۲)

"اور کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو لائق نہیں۔ کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ (ان کے متعلق) کوئی بات ٹھہرا دیں۔ تو (اپنی رائے کو دخل دیں اور) اس بات میں ان کا اختیار (باقی) رہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ چکا۔"

اس آیت میں خدا نے فرمایا۔ کہ جب خدا اور اس کا رسولؐ کوئی بات ٹھہرا دیں۔ کوئی کام مقرر کر دیں۔ کوئی فیصلہ کر دیں۔ تو ہر مسلمان مرد اور عورت کو دخل دینے کا، کوئی اختیار نہیں رہتا۔ یعنی خدا اور اسکے رسول کے فرمان، ارشاد، فیصلہ، نیاؤ اور قضا کو بلا چون و چرا تسلیم کر لینا مسلمان ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کے مقرر کردہ کام میں دخل دے گا۔ چون و چرا کرے گا۔ اسے موڑے توڑے گا۔ مرضی کے مطابق بنانے کی سعی کرے گا۔ تو ایسا نافرمان مسلمان۔ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ کھلم کھلا گمراہ ہو گیا۔ راہ راست سے بھٹک گیا۔

آیت میں دو قضاؤں کا ذکر ہے۔ اللہ کی قضا، اور اللہ کے رسول کی قضا۔ یعنی خدا اور اس کے رسول کا فیصلہ، خدا کا فیصلہ، خدا کا مقرر کردہ کام۔ تو قرآن مجید ہے۔ اور اس کے رسول کا فیصلہ، مقرر کردہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام - حدیث شریف ہے - جس طرح خدا نے اپنے فیصلے کی اہمیت بیان کی ہے، اسی طرح اس نے اپنے رسول کے فیصلے کی اہمیت بیان کی ہے۔ دونوں فیصلوں کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں۔ اور پھر جس طرح اپنے فیصلے کے نافرمان کو گمراہ کہا ہے۔ بعینہٖ اپنے رسول کے فیصلے کے نافرمان کو بھی گمراہ فرمایا ہے۔ ضلالت اور گمراہی کا فتویٰ دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔ پس قرآن کی آیت سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا کی بات یعنی قرآن اور رسولِ خدا کی بات یعنی حدیث کو ماننا فرض ہے اور دونوں باتیں دین میں حجت ہیں، اور ان کا نافرمان گمراہ ہے۔

ملاحظہ:- یہ بات یاد رکھیں۔ کہ اس آیت میں خدا نے گمراہ اس شخص کو کہا ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کے فیصلے کا نافرمان ہے، اور اگر کوئی آیت اور حدیث کا منکر ہو۔ تو وہ کافر ہے۔ آیت کو دین نہ ماننے والا بھی کافر اور حدیث کو دین نہ ماننے والا بھی کافر۔ چنانچہ صاف ارشاد ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ۳ ع ۱۲)

"پس اگر پھر جائیں (اطاعتِ رسول سے)، تو اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو"

یعنی خدا نے صاف کہہ دیا۔ کہ اطاعتِ رسولؐ، فرمانِ رسولؐ، فیصلہ رسولؐ، حدیث رسولؐ سے پھر جانے والا کافر ہے۔

رسولِ خداؐ کا منصب

جس درجے کا کوئی انسان ہوتا ہے۔ وہی درجہ اس کی بات کا ہوتا ہے۔ تھانے دار بھی بات کرتا ہے۔ انسپکٹر کی بھی بات ہوتی ہے۔ ایس۔ پی کی بھی بات ہے۔ کتنا فرق ہے ان سب کی باتوں میں! یہ فرق ان کے درجوں، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدوں کے لحاظ سے ہے۔ پھر ڈی۔سی کی بھی بات (حکم) ہے۔ اس کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ گورنر کی بات کا وزن گورنر کی حیثیت کے مطابق ہے۔ اور اس کی بات سب کی بات پر غالب ہے۔ اور پھر بادشاہ کی بھی بات ہوتی ہے۔ جس کی حیثیت سارے ملک کے کروڑوں انسانوں کی باتوں۔ تمام ملک کے عہدہ داروں کی باتوں پر ناطق اور غالب ہوتی ہے۔ بادشاہ کی بات۔ اس کے فرمان اور حکم کے آگے کوئی دم نہیں مارتا۔ ہر کوئی سرِ خم تسلیم کرتا ہے۔

ایسے ہی دنیا میں نیک اور راست باز لوگوں کی بھی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کی قدر ہوتی ہے۔ لیڈروں، بزرگوں، ولیوں، اماموں، مجتہدوں، محدثوں، تبع تابعینوں، تابعینوں اور صحابہؓ کی بھی باتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی بات صاحبِ بات کی حیثیت کے مطابق مانی جاتی ہے۔ اور ہاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی بات ہے۔ جس کی قدر، حیثیت اور مقام صاحبِ بات کی قدر، حیثیت اور مقام کے مطابق ہے۔ حضورؐ کون ہیں؟ اللہ کے رسولؐ (MESSENGER OF ALLAH) ہیں۔ آپؐ کی بات کا مرتبہ بھی خدا کی بات کی مانند ہوا۔ چنانچہ خدا نے کہہ بھی دیا ــ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ــ جس نے رسول کی بات مانی اس نے خدا کی بات مانی۔ گویا بروئے قرآن حضورؐ کی بات (حدیث) خدا کی بات (آیت) کے حکم میں ہوئی۔ خدا کی بات ماننا اور اس کو دین جاننا بھی فرض، اور اس کے رسول کی بات ماننا اور اس کو دین جاننا بھی فرض۔ دونوں دین میں حجت۔ قارئین کرام! یہ استدلال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے کیا جا رہا ہے۔ یعنی بروئے قرآن آیت اور حدیث کو دین اسلام ثابت کیا جا رہا ہے۔ غور فرمائیں ۔

انکارِ حدیث کا نتیجہ

کیا آپ حضورؐ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں؟ ہاں ضرور! حضورؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر آپ حضورؐ کی رسالت کا انکار کردیں تو؟ پھر کافر ہو جائیں۔ ٹھیک حضرت کی رسالت کا انکار کفر ہے! اب ایک بات اور بتائیے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضورؐ کو اللہ کا رسول تو مانتا ہوں۔ لیکن آپ کی بات کو، آپ کے قول اور فعل کو دین نہیں مانتا۔ واجب العمل نہیں جانتا۔ ایسا شخص کون ہوا؟ یا تو یہ شخص منافق ہوا۔ کہ زبان سے رسالت کو مانتا ہے۔ اور ارشادِ رسالت پر عمل کرنا خارج از دین جانتا ہے۔ اور یا کافر ہے کہ ذاتِ اقدس کو رسول مانتا ہے۔ اور رسول کی بات کو دین کا درجہ نہیں دیتا۔ اس نے گویا آپ کو رسول بھی عملاً نہ مانا۔ مسلمانوں کی لعنت ملامت سے بچنے کے لئے صرف زبان سے رسماً رسول کہہ دیا۔ اگر وہ شخص حضورؐ کو اللہ کا رسول مانتا۔ تو حضور انورؐ کے مرتبے درجے اور حیثیت کی مانند آپ کی بات کا درجہ اور مرتبہ بھی تسلیم کرتا۔ کہ اقرار رسالت بھی فرض ہے۔ اور ارشادِ رسالت کا اقرار بھی فرض ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ رسولِ خدا کی بات (حدیث) کا منکر مسلمان نہیں، رسول کی بات حدیث کا انکار کرنے والا دراصل خدا کی بات (قرآن) کا انکار کرنے والا ہے۔

حاکم کو ماننا اور اس کے حکم کو ٹھکرانا

ایک شخص ڈپٹی کمشنر کے عہدہ کو مانتا ہے۔ لیکن جب ڈپٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمشنر اسے کوئی بات (حکم) دیتا ہے۔ تو وہ نہیں مانتا۔ صاف کہتا ہے۔ کہ آپ کا عہدہ تو مانتا ہوں۔ لیکن آپ کی بات یعنی حکم نہیں مانتا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کو ملک کا باغی تصور کیا جائے گا۔ دراصل اس نے ملک کے بادشاہ کے حکم کو چیلنج کیا ہے۔ ہاں تو اس نے ڈپٹی کمشنر کی بات کو ٹھکرا کر درحقیقت اس کے عہدہ کو ٹھکرایا ہے ایسے ہی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کی بات (حدیث) کا انکار کرنے والا دراصل حضورؐ کے عہدہ (رسالت) کا انکار کرنے والا ہے۔ وہ شہنشاہِ لازوال خدائے واحد القہار کے حکم کو چیلنج کرتا ہے۔ جس نے محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ اور حکم دیا۔ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ۔ رسول کا حکم مانو۔ پس رسول کے کہنے کو دین کا درجہ نہ دینے والا۔ منکر حدیث اللہ احکم الحاکمین کے قانون کا باغی (REBEL) ہے۔ حضرات یہ قرآن بیان ہو رہا ہے۔

قارئینِ کرام!۔ آپ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ مانتے ہیں۔ آپ کا منصبِ رسالت تسلیم کرتے ہیں پس منصب کے تسلیم کرنے کے ساتھ ہی صاحبِ منصب کا کہا ماننا بھی دین تسلیم کریں۔

یہ ہے حدیث کی حجت (ARGUMENT) ہونا، بروئے قرآن دین کے لئے ناگزیر (INDISPENSABLE) قرار پانا۔ ؎

حرفِ بے صوت اندریں عالم بدیم
از رسالت مصرعۂ موزوں شدیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض

اوپر کی آیت میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا۔ کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دے۔ کوئی حکم فرمائے۔ کوئی امر مقرر کرے۔ تو کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو یہ اختیار ہی نہیں ہے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی بات میں دخل دے۔ ہر مسلمان مرد و عورت پر خدا اور رسول کی بات کو مان لینا ہی مسلمان ہونا ہے۔ اس کے لئے سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں۔ مسلمان خدا اور رسول کے فرمان کے آگے بے دست و پا ہے۔ وہ دم نہیں مار سکتا۔

قرآن اور حدیث دو فیصلے ہیں

آیت میں دو فیصلے یا دو فرمان علیحدہ علیحدہ ہیں۔ خدا کا فیصلہ اور رسول کا فیصلہ۔ جس طرح کوئی کہے۔ کہ فلاں دعوت میں اقبال اور ریاض نے کھانا کھایا۔ تو کھانا کھانے والے دو شخص علیحدہ علیحدہ ہیں۔ افضل۔ اور اکرام امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہاں بھی دونوں کے لیے دو کامیابیاں ہیں۔ ہر ایک کی کامیابی اپنی اپنی ہے، ایسے ہی آیت مذکور میں خدا کا فیصلہ اپنا علیحدہ ہے، اور رسولِ خدا کا فیصلہ اپنا جدا ہے۔ مطلب واضح ہے کہ خدا کا فیصلہ قرآن اور اسکے رسول کا فیصلہ حدیث ہے، قرآن اور حدیث دو جدا جدا[1] چیزیں ہیں۔ خدا کی، اور اس کے رسول کی۔ پس

---

[1] دیکھنے میں حدیث قرآن کے سوا دوسری چیز ہے۔ لیکن ہے دراصل القائے ربانی، خدا نے اپنے رسول کے جی میں قرآن کی تشریح ڈالی۔ اور حضورؐ نے اسے اپنے الفاظ سے بیان کر دیا۔ پس دراصل حدیث بھی وحی ہی ہے۔ وحی خفی کہہ لیجئے۔ بظاہر دو چیزیں جدا جدا ہیں۔ لیکن حکم دونوں کا ایک ہے۔ فافہم وتدبر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروئے قرآن ہر مسلمان مرد اور عورت پر خدا اور اس کے رسول کی بات کو ماننا فرض ہے۔ قرآن کو بھی اور حدیث کو بھی! وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ۔ اور جو شخص نافرمانی کرے اللہ کی۔ یعنی اللہ کا فیصلہ نہ مانے۔ وَ رَسُوْلَہٗ اور نافرمانی کرے اس کے رسول کی۔ یعنی رسول کا فیصلہ۔ حدیث نہ مانے۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔ پس وہ صریح گمراہ ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ حدیث بھی قرآن کی طرح دین ہے۔ اور حدیث کا منکر بے دین، اور گمراہ ہے!۔

منکرِ حدیث کی سزا

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ کسی کی بات کی قدر وحیثیت بات والے کی قدر وحیثیت پر موقوف ہے۔ دنیا میں اعاظم رجال کی۔ باتوں کو زریں اقوال کہتے ہیں۔ اور لوگ انہیں اپناتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ غور کریں۔ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ اور درجہ کا بھی کوئی انسان ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، آپ صرف مکمل اور کامل انسان ہی نہیں۔ بلکہ معراجِ انسانیت کے حامل ہونے کے ساتھ آپ رسُول اللہ بھی ہیں۔ پھر آپ کی بات بحیثیت مکمل انسان ہونے کے بھی بے مثل ہے۔ چہ جائیکہ آپ رسول خدا بھی ہیں۔ اس حیثیت سے تو آپ کی بات کو دین کا درجہ بھی حاصل ہو گیا۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں حضور کے اتباع، اطاعت اور فرماں برداری پر بے حد زور دیتا ہے۔ یہاں تک کہ حضورؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتا ہے۔ اور آپ کے نطق اور بولنے کو اپنی وحی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے۔ حضور کی اس حیثیت کے پیش نظر آپ کی بات کی حیثیت اور درجہ کا اندازہ لگا لیں۔ اور پھر ایمانداری سے کہیں۔ کہ کیا حضورؐ کی بات بحیثیت آپ کے رسول اللہ ہونے کے دین نہیں ہو سکتی؟ ضرور دین ہے، پھر جو کوئی آپ کی بات (حدیث) کو دین نہ کہے، بلکہ اس الحاد اور بے دینی کی اشاعت کرے۔ کہ حضورؐ کی بات کو دین نہ مانو۔ وہ شخص کجرو اور باطنی نہیں تو اور کیا ہے؟ دیکھئے خدا تعالیٰ حضورؐ کی بات نہ ماننے والوں کی کس طرح خبر لیتا ہے۔ اور ان کا انجام کیا بتاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (پ ۵ ع ۱۴)

"اور جو شخص راہ راست (کتاب و سنت) کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر سے کنارہ کش رہے۔ اور مسلمانوں (صحابہؓ) کے رستے کے سوا دوسرے رستے چلے۔ تو جو (رستہ) اس نے اختیار کر لیا ہے۔ ہم اس کو اسی رستے چلائے جائیں گے۔ اور (آخرکار) اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔"

اس آیت کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔ آپ کی ہدایت، اور ایمانی بصیرت کی ترقی کے لئے ہم اسے مکرر بیان کرتے ہیں۔ مطلب آیت کا یہ ہے۔ کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ ایک شق پر ہو جائے۔ پیچھے اس کے کہ ان کے پاس ہدایت آچکی ہو۔ اور ہدایت قرآن پر حضورؐ کا عمل ہے۔ مطلب یہ کہ رسولِ خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی رستہ چھوڑ کر جو کنارہ کشی کرے۔ اور مومنوں کے رستہ کے سوا، اور رستہ اختیار کرے۔ مومنوں کا رستہ حضورؐ ہی کا اتباع ہے تو مومنوں کے رستہ (اجماع صحابہؓ) کے سوا کوئی اور رستہ تلاش کرے۔ تو خدا اس کو ادھر ہی دھکیل دے گا۔ جدھر وہ متوجہ ہوا ہے، اور دھکیلتے دھکیلتے جہنم میں جا داخل کرے گا۔

اس آیت میں یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے، اور وہ یہ ہے، کہ جو شخص رستہ رسول پر نہیں چلتا۔ بلکہ حضورؐ سے کنارہ کرتا ہے۔ تو خدا اس کو اسی کنارے پر چلاتے چلاتے جہنم میں جھونک دیگا۔

قرآنی آیت پر جس طرح حضورؐ نے عمل کیا ہے۔ وہ راہ رسول ہے، اسی راہ پر صحابہ، تابعینؒ، اور تبع تابعین چلے تھے۔ تمام مسلمانوں کو اُسی راہِ رسولؐ پر چلنے کا حکم ہے۔ پھر جو شخص حضورؐ کے رستہ پر نہیں چلتا۔ یعنی اس کا عمل سنت کے مطابق نہیں ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے اوامر پر رسولِ خدا کی طرح عمل نہیں کرتا۔ تو وہ رسولِ خدا سے کنارہ کش ہے۔ اس کے لئے جہنم کی سزا ہے۔

یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جہنمی، مومنوں کے رستہ کے سوا اور رستہ اختیار کرتا ہے۔ یعنی اجماع امت، قرون مشہود لہا بالخیر کے رستہ کے سوا اور رستہ پر چلتا ہے۔

کیا پرویز نے جو رستہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نہیں ہے۔ یعنی صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے مسنون رستہ کے سوا اور رستہ نہیں ہے؟ ضرور ہے۔ کیونکہ پرویز صاف کہتا ہے :-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے۔ وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو۔ قرآنی دین سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں"

(سلیم کے نام ص۲۵۲)

مطلب صاف ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی اور دوسرے اسلامی ارکان و اوامر جو آج مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ارض حجاز، اور ساری دنیائے اسلام میں مسلمانوں میں مروج ہیں۔ ان کو قرآنی دین سے کوئی تعلق واسطہ نہیں، اس لئے کہ اس تیرہ سَو سالہ اسلام کو پرویز نہیں مانتا۔ کیونکہ پرویز نے اس سبیل المؤمنین کے سوا اور رستہ اختیار کر رکھا ہے۔ پس پرویز کا سنت کے خلاف، سبیل رسول کے برعکس اجماع صحابہ کے سوا مسلمانوں کو اور رستہ دکھانا، ٹیڑھا رستہ دکھانا ہے۔

مسلمان بھائیو! ایک بار آیت مذکور پر پھر غور کرو۔ کہ خدا نے امت کو حضورؐ کے اتباع کا حکم دیا ہے۔ اور آپ سے کنارہ کرنے سے منع کیا ہے۔ کنارہ کرنے والے کو دوزخ سے ڈرایا ہے۔ اور کنارہ کش کی پہچان یہ بتائی ہے۔ کہ وہ سبیل المؤمنین یعنی اجماع صحابہ سے اور راہ اختیار کرتا ہے۔ اور اخیر آیت میں رسول اللہ سے شقاق کرنے والے۔ اجماع صحابہ کے خلاف اور راہ چلنے والے کو جہنمی کہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

پس نجات کا رستہ، بہشت کا رستہ، رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رستہ ہے، جو سنت اور حدیث سے ملتا ہے۔ سنت اور حدیث بہشت کی راہ نما ہو کر دین ثابت ہوئی حجت قرار پائی، اور پرویز کا یہ کہنا، کہ حدیث دین نہیں قرآنی آیت کی دلیل سے باطل ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ نبویؐ بنیادِ ایمان ہے

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

"پس (اے پیغمبرؐ) قسم تیرے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے۔ جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے مابین جو جھگڑا واقع ہو۔ اس میں یہ لوگ تجھ سے فیصلہ کرائیں پھر تمہارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں، اور پورے طور پر تسلیم کر لیں۔" (پ ۵ ع ۶)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہا۔ کہ یہ لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہرگز مسلمان اور ایماندار نہیں ہو سکتے۔ جب تک یہ اپنے جھگڑوں، تنازعوں، اور اختلافوں میں اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو حَکَم اور منصف نہ مانیں۔ پھر جو فیصلہ تو کرے، وہ اس فیصلہ کو سن کر ذرا بھی تنگی محسوس نہ کریں۔ ماتھے پر شکن نہ لائیں۔ اور دل وجان سے اس کو قبول کر لیں۔ یعنی مسلمان اور ایماندار ہونے کی شرط یہ ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سن کر بغیر کسی قسم کی دلی تنگی کے اس کو بہزار جان قبول کریں۔ ارشادِ رسول سن کر کلیجے میں ٹھنڈک پڑ جائے، جان میں جان آجائے۔ دل میں مسرت اور خوشی کا ایک فردوس بس جائے، اور جسم کا رواں رواں تسلیم وقبول کے لئے جھک جائے، جب تک ارشادِ خیر الورٰی اور حدیثِ مصطفےٰ کی قبولیت کا یہ عالم نہ ہو گا۔ بقولِ قرآن اس وقت تک کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خواہ زبان سے مسلمان ہونے کے ہزار اقرار کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہ آپ کے سامنے قرآن کی آیت ہے۔ اس آیت سے حدیث نبویؐ کی حجیت ثابت ہو گئی ہے۔ حدیث کا بنیادِ ایمان ہونا واضح ہو گیا ہے۔ اور سورج سے بڑھ کر روشن ہوا۔ کہ حدیث کا منکر مسلمان نہیں۔

آیت پر ایک بار پھر غور فرمائیں۔

فَلَا وَ رَبِّكَ۔ پس قسم ہے مجھ کو تیرے رب کی۔ یعنی مجھے میری ذات کی قسم ہے۔

لَا يُؤْمِنُونَ۔ یہ ایماندار (مسلمان) نہیں ہوں گے۔

حَتّٰى۔ یہاں تک کہ۔ یعنی جب تک (یہ شرط پوری نہ کریں)۔

يُحَكِّمُوكَ۔ تجھ کو منصف بدیں۔ یعنی تیرا حکم واجب العمل جانیں۔ ان کے لئے تیرا فرمان، منتہائے کلام ہو۔ قارئین کرام! حضورؐ کا حکم، ارشاد، حدیث ہی تو ہے۔ دیکھ لیں۔ قرآن کی اس آیت سے حدیث کا دین ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ حضورؐ کا فرمان، یعنی حدیث امت کے آگے خدا پیش کر رہا ہے۔ اور اسے ماننے اور قبول کرنے والے کو مومن کہہ رہا ہے اور حدیث کے نہ ماننے، اور انکار کرنے والے کو لَا يُؤْمِنُونَ کے فتوے سے بے ایمان فرما رہا ہے۔ پس قرآنی نص سے منکرِ حدیث ایمان سے باہر ہے

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ اپنے باہمی جھگڑوں میں۔ یعنی جب تک حضرتِ انورؐ کے حکم، فرمان، ارشاد، سنت اور حدیث سے مسلمان اپنے باہمی جھگڑے نہ چکائیں گے۔ حدیث کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کریں گے۔ لَا يُؤْمِنُونَ مسلمان نہ ہوں گے۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ۔ پھر تیرے فیصلہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں۔

یعنی تیرے فیصلہ، ارشاد، حکم، حدیث، اور سنت پاک سے یہ اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دعویدار اپنے دلوں میں ذرا تنگی اور ضیق محسوس نہ کریں۔ قارئین کرام! سن رہے ہیں۔ یہ قرآن ہے۔ قانونِ الٰہی ہے۔ ارشاد وَاحِدُ الْقَهَّار ہے۔ کہ مسلمان حدیثِ مصطفےٰ سن کر جب تک بلا تنگیِ دل اسے قبول نہ کریگا۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ یعنی حدیث کو بلا تنگیِ دل مانے اور قبول کرے۔ اگر تنگی دل سے، یا طوعًا وکرہًا حدیث کو مانے گا۔ تو پھر بھی اسلام اور ایمان سے خارج ہوگا۔ چنانچہ آگے وضاحت آگئی ہے۔

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اور پورے طور پر تسلیم کریں۔ مانیں جیسے ماننے کا حق ہے۔

یعنی تیرے فیصلہ، ارشاد، سنت، اور حدیث کو پورے طور پر مانیں۔ سر تسلیم خم کریں۔ مجھے میرے رب ہونے کی قسم۔ پھر یہ مسلمان ہوں گے۔ اور اگر یہ تیرے فیصلے، قول، فعل، سنت اور حدیث کو خندہ پیشانی اور دل کی فراخی اور خوشی سے نہ مانیں گے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ مجھے میری ذات کی قسم! مسلمان نہ ہونگے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

غنچہ از شاخسارِ مصطفےٰ!
گُل شو از بادِ بہارِ مصطفےٰ!

یعنی اے مسلمان! تو شاخسارِ رسولِ رحمت کا ایک غنچہ ہے۔ جب تو پیدا ہوتا ہے۔ تو بلوغت تک ایک کلی کی صورت ہوتا ہے۔ اب تجھے پھول بننا ہے۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی بادِ بہاری سے پھول بن جا! مطلب یہ کہ اگر غنچہ کو گفتارِ پیغمبرؐ کی بادِ بہاری میسر نہ آئے گی۔ تو غنچہ پھول بننے سے قبل ہی بادِ سموم سے جل جائے گا۔ وہ پھول بنے گا ہی نہیں۔ وہ مسلمان ہوگا ہی نہیں! یہ ہے مرتبہ حدیث اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کا اقبال کی نظریں ! ۔

پرویز رسولِ خدا کے قول و فعل کو

دین نہیں مانتا

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ ارشاد، فرمان، حکم، حدیث اور سنت پر ایمان لانا اور انہیں دینی حیثیت سے قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا اشد ضروری قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ اسلام کا دار و مدار حضورؐ کے اتباع، اطاعت، اور فرمانبرداری پر منحصر فرمایا ہے لیکن پرویز کی تگ و دو ہے۔ کہ وہ مسلمان کو عمل بالحدیث اور اتباع سنت سے ضرور ضرور روکے گا۔ اور اوپر کی آیت میں خدا نے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہا ہے۔ کہ وہ ایماندار اور مسلمان نہیں ہے، جو حضرتِ انورم کے فیصلہ، ارشاد اور حکم کو دل و جان سے قبول نہ کرے۔ لیکن پرویز بار بار خدا کے اس حکم کے خلاف ۔ قرآن کی اس تعلیم کے برعکس کہتا ہے ۔

قرآن میں جہاں جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مرادؔ امام وقت یعنی مرکزِ ملت کی اطاعت ہے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے ۔ ان کی

لہ یہ مراد آپ نے کس دلیل سے لی ہے؟ قرآن سے سینہ زوری! خدا سے ڈرو! ساری امت رسولِ نے تیرہ سو سال سے خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد کتاب وسنت لی ہے۔ ترجمہ بھی یہی بتاتا ہے۔ کہ اللہ کی اطاعت کرو۔ وہ قرآن پر عمل ہے۔ اور رسول کی اطاعت کرو، وہ حضورؐ کے عمل (سنت) کی پیروی ہے۔ آپ نے جو جانشین مراد لی ہے۔ کس دلیل سے لی ہے؟ بے دلیل باتیں کرنا جاہلوں یا خدا سے بے خوف لوگوں کا کام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت تھی۔ اور آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی، اور اطاعت عربی میں کہتے ہیں زندہ کی فرمانبرداری کو۔"

(مقام حدیث جلد اول ص۱۵۵)

غور فرمائیں۔ کہ پرویز نے قرآن کے برعکس صاف کہہ دیا ہے۔ کہ آپؐ کے بعد (یعنی آپ کی وفات کے بعد) آپ کے جانشینوں کی اطاعت، اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی۔ اور اطاعت عربی میں کہتے ہیں زندہ کی فرمانبرداری کو۔" چونکہ حضورؐ اب زندہ نہیں۔ وفات پا چکے ہیں، اس لئے اب آپ کی اطاعت نہیں ہے، زندگی میں آپ کی اطاعت، فرمانبرداری، حکم، فیصلہ وغیرہ واجب العمل تھا۔ وفات کے بعد آپ کی اطاعت، حکم اور فیصلہ سب کی وفات ہوگئی ہے۔ اب امامِ وقت کے منہ سے جو نکلے گا۔ اس پر چلنا۔ وہ اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی۔ رسولِ خدا کی تئیس سالہ زندگی کا قول و فعل اور اسوۂ حسنہ، آپ کے فرمودات و نصائح، کی کوئی ضرورت نہیں۔

اعاظم رجال کی باتیں قابل عمل ہیں

دنیا میں قوموں کے لیڈر بھی ہوئے ہیں۔ سیاستدان بھی ہوئے ہیں۔ فلاسفہ، حکماء، شعراء، ادباء، اور خطباء بھی گزرے ہیں۔ ان سب کا اپنا اپنا کلام اور ان کی تصانیف بھی ہیں، ان اکابر کی سوانح عمریاں بھی مرتب کی گئی ہیں۔ لوگ ان کا کلام پڑھتے، اور ان کی تصانیف سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مدرسوں، سکولوں، کالجوں، میں یہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، لاکھوں آدمی ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ بزرگوں، ولیوں، لیڈروں کی سوانح حیات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی لوگ پڑھتے ہیں۔ خود پرویز صاحب اپنی کتابوں میں شاعروں کے شعر بھی لکھتے ہیں۔ اقبال، غالب، ذوق، امیر، انیس، مومن، میر، حالی، ولی دکھنی، سعدی، حافظ، قاآنی، بیدل، غنی وغیرہ صدہا شعراء کرام کے شعروں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ پرویز صاحب نے اپنی کتاب "سلیم کے نام" میں مندرجہ ذیل فلاسفہ کا نام لے کر ان کا ذکر کیا ہے اور بعض کے خیالات کو کتاب میں لکھا بھی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہربرٹ اسپنسر، بارڈیو، برگسان، پروفیسر رائٹ ہیڈ۔ سنیکی، پروفیسر (ERWIN SCHRODINGER) ہکسلے، گرجیف، افلاطون (PLATO) مارکس، ہیگل، LUDWING FEVERBACK، ڈارون، ژنگ، اڈلر، فرائڈ، ڈاکٹر واٹسن، لینن، سٹالن، EINSTEIN وغیرہ، کے خیالات کا کتاب میں ذکر کیا ہے۔ لیکن کیا مجال جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیالات، ارشادات، فرامین، نصائح کا اپنی کتاب میں ذکر کر جائے۔ نبی رحمتؐ کی نصیحت یا فرمان سے پرویز صاحب ایسے بدکتے ہیں۔ بھاگتے ہیں۔ اور نفرت کرتے ہیں۔ کہ شاید آپ کے فرمان کو سپرد خامہ کرتے وقت انہیں کیا ہو جائے گا۔ مسلمانو! خدا را انصاف کرو۔ کہ ساری دنیا کے لوگوں کی باتیں قابل ذکر و فکر ہوں، اکابر کا کلام زبانوں پر ہو۔ بزرگوں کی نصیحتیں سنائی جائیں۔ اکابر کی باتوں پر عمل کیا جائے، ہزاروں کتابیں لائبریریوں میں پڑھی پڑھائی جائیں، لیکن حضور سیدالکونین والثقلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیحت، پند اور ارشاد کو زبان پر نہ لایا جائے۔ نہ اس سے لوگوں کو مستفید کیا جائے۔ چار چار سو صفحات کی مذہبی کتاب میں پرویز صاحب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور انورؐ کی بات، فرمان یا نصیحت لکھنا گوارا نہ کریں۔ بلکہ الٹا یہ لکھیں۔ جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے۔ان کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت تھی۔ اور آپ کے بعد آپکے جانشینوں کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہوگی۔اور اطاعت عربی میں کہتے ہیں زندہ کی فرماں برداری کو؟ ؎

آپ انصاف سے کہئے۔کہ کیا پرویز سے بڑھ کر بھی کوئی اسلام کو نیاً منسیاً کرنے والا ہو سکتا ہے۔ کہ یہ شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق مسلمانوں سے توڑنا چاہتا ہے۔ قرآن کو حضورؐ سے جدا کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔کہ حضورؐ کی سنت، قول، اور فعل کی مسلمانوں کو کوئی ضرورت نہیں۔ نہ قرآن کی تشریح رسول مسلمانوں کو درکار ہے اپنے اپنے وقت کے امام کی تشریح قرآن شریعت ہے، جو واجب العمل ہے اس ظالم کی یہ تعلیم مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول نکال دے گی۔آپ

؎ پرویز صاحب کو خوف خدا چاہیئے، کہ تمام دنیا کے اکابر کی زندگیاں اور ان کے فرمودات تو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ قرار دیئے جائیں۔ اور جن کی رسالت قیامت تک رہے گی ان کی زندگی اور ان کے فرمودات وفات کے بعد نا قابل عمل ہوں مسلمانو! غور کرو! کہ یہ کون شخص ہے؟ — ؎ اگر حضور انورؐ زندہ نہ رہے (صلے اللہ علیہ وسلم) تو ان کی سیرت بھی زندہ نہیں۔ ان کا اسوہ بھی زندہ نہیں۔ قول و فعل اور ارشادات اور نصائح بھی زندہ نہیں رہے؟ قائداعظم فوت ہوگئے تو ان کا پیغام کیوں آئے دن اخباروں میں چھپتا رہتا ہے۔ سعدیؒ فوت ہوگئے۔ تو ان کی گلستان و بوستان کیوں زندہ جاوید ہے؟ حافظ فوت ہوگئے۔ تو ان کا دیوان کیوں زبانوں پر ہے؟ — اقبالؒ فوت ہوگئے۔ تو ان کے کلام کو کیوں بار بار اپنی کتابوں میں لکھتے ہو۔ یہ کہ حضورؐ کے ساتھ کیوں لگتے؟ کہ ان کا کلام فوت ہو چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسلمانوں کا تعلق توڑ دے گی۔ اور مسلمان دین سے نا آشنا ہو کر رہ جائیں گے۔

اسلام محبتِ رسول کا نام ہے

مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا دین، ایمان، اسلام اور عملی قرآن حضور سید الکونین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے آپ کو توحید حضورؐ نے سکھائی۔ قرآن حضورؐ نے دیا۔ قرآن پر عمل کر کے آپ نے دکھایا۔ گویا قرآن اور عمل بالقرآن امت کو حضورؐ نے پہنچایا، ساڑھے تیرہ سو سال تک امت نے قرآن اور قرآن پر حضورؐ کے عمل کو اپنایا۔ اور سینے سے لگایا۔ آج ایک مجتہد مآتہ حاضرہ کہتا ہے۔ کہ حضورؐ کے عمل بالقرآن کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا عمل بالقرآن ان کی زندگی تک ہی تھا۔ ان کی وفات کے بعد ہر زمانے کا امامِ وقت جو تشریحِ قرآن بتائے، اس پر چلو! خبردار! یہ تعلیم اسلام کو مردہ کر دے گی۔ اور مسلمانوں کو گمراہ!

ہاں مسلمان اس وقت تک مسلمان ہے۔ جب تک حضور سید العرب و العجم، سید ولدِ آدم، سید الکونین والثقلین، سید العالمین، سید المرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبیین، حبیبِ خدا، اشرفِ انبیاء، والی بطحا ر، رسولِ کائنات، پیغمبر بحر و بر۔ رسول انس و جان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے۔ اور محبت بھی اپنی جان، مال، اولاد، ماں، باپ، اور سارے جہان سے بڑھ کر لازم ہے۔ یعنی آپ کے فرمان، سنت، اور ارشاد پر ہر چیز قربان، دنیا و ما فیہا نچھاور کر دے۔ چنانچہ حضورؐ نے خود فرمایا۔ امت کو مسئلہ بتایا۔ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ۔ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ۔ (مشکوٰۃ) جس نے میرے طور طریقہ، چال اور کام سے دعمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے، محبت کی۔ اس نے مجھ سے محبت کی"۔ یعنی حضور کے قول و فعل پر عمل کرنا حضورؐ سے محبت کرنا ہے۔ یہی چیز منکرِ حدیث مسلمانوں سے چھڑانا چاہتا ہے۔ کہ مسلمان حضورؐ کے طور طریقہ، چال اور کام (سنت) کو چھوڑ دیں۔ سنت کو دین مانیں ہی نہ۔ تاکہ ان کا تعلق رسولِ رحمت سے رہے ہی نہ۔ اور بجائے حضورؐ کے تعلق کے امامِ وقت سے تعلق قائم ہو۔ اور امامِ وقت یا امامِ وقت کی اسامی کے بڑے امیدوار (FORMOST CANDINATE) کی ایجادی تشریحِ قرآن پر عمل کر کے اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (LED THEIR PEOPLE TO THE ABODE OF DESTRUCTION.) کا منظر دیکھیں۔

انکارِ حدیث نفاق ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ہ (پ۵ ع ۶)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف، جو اللہ نے اتاری ہے۔ اور (آؤ) رسول کی طرف (تو) تو دیکھتا ہے منافقوں کو کہ تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں"۔

اس آیت میں لوگوں کو دو طرف بلایا گیا ہے۔ پہلی طرف ہے مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ۔ جو اللہ نے اتارا۔ یعنی قرآن مجید۔ اور دوسری طرف ہے۔ اِلَی الرَّسُوْلِ۔ رسول کی طرف۔ مطلب یہ کہ جب لوگوں کو قرآن کی طرف اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے۔ کہ دینی احکام لینے کے لئے آؤ۔ قرآن اور رسول کے پاس۔ اس سے قرآن حجت فی الدین ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ اور بالکل اسی طرح رسول کی بات (حدیث) بھی حجت فی الدین ثابت ہوئی، قرآن کی طرف آنا قرآنی اصولوں کو ماننا ہے۔ اور رسول کی طرف آنا حضور کی تشریحاتِ قرآن اور جزئیاتِ فرقان کو تسلیم کرنا ہے۔

پس قرآنی نص اِلَی الرَّسُوْلِ سے حدیث نبویؐ ماخذِ دین ثابت ہوئی۔ ایک بار پھر غور فرمائیں۔ کہ خدا نے فرمایا ہے۔ آؤ (حصولِ دین کے لئے) قرآن کی طرف اور رسول کی طرف۔ پس قرآن اور رسولؐ دونوں چیزیں دین اور حجت ثابت ہوئیں۔ یعنی جو حکم دے قرآن وہ مانو۔ اور اس حکم پر جس طرح رسول عمل کرنا بتائے۔ وہ بھی مانو۔ مثلاً قرآن حکم دے۔ اقیموا الصلوٰۃ ــ نماز قائم کرو۔ تو نماز کا فرض ہونا تسلیم کرو۔ پھر رسول کی طرف آؤ۔ کہ جس طرح وہ قائم کرنا بتائیں، اس طرح قائم کرو۔ الحاصل قرآن اور سنت دونوں چیزیں ماخذ دین ثابت ہوئیں۔ اور منکرِ حدیث کا یہ کہنا۔ کہ حدیث ماخذ دین نہیں ــ مردود ہوا۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت رنج ہوتا ہے۔ کہ جو شخص قرآن ۔ قرآن پکارتا ہے، وہ قرآن سے دلیل نہیں لاتا ۔ اپنی ہوائے نفس سے لکھتا جاتا ہے اور لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ کہ یہ قرآن ہے۔ بھلا قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ رسولِ خدا کا فرمان دین نہیں ہے۔ اس کو کہتے ہیں افتراء علی اللہ! ہزلیات اپنی اور خدا کے ذمہ لگائی۔ خدا فرماتا ہے۔ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا ــ" اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (پ ع ۹) غضب خدا کا سارا قرآن بھرا پڑا ہے۔ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ــ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے۔ کہ رسول کی اطاعت کرو۔ پرویز کہتا ہے۔ نہیں۔ یہ اطاعت صرف ان کی زندگی تک تھی۔ وفات کے بعد اطیعوا الرسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد امام وقت کی اطاعت ہے۔ ساری امت کے خلاف یہ مطلب گھر سے گھڑ لیا ہے۔ ظالم خدا پر افتراء کرتا ہے۔

ہاں تو مذکورہ آیت میں آپ نے پڑھ لیا۔ کہ خدا نے لوگوں کو قرآن اور رسول کی طرف بلایا ہے۔ آگے فرمایا:۔

رَأَيْتَ الْمُنَافِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔

"دیکھتا ہے تو (اے رسول) منافقوں کو کہ تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔"

یعنی تیرا فیصلہ، تیرا ارشاد، تیری حدیث قبول کرنے سے منافق پہلو تہی کرتے ہیں۔ رسول سے پہلو تہی کرنا۔ ہٹنا۔ رکنا۔ یہی ہے نا۔ کہ ان کے کہنے سے، ان کے فرمان سے پہلو تہی کرنا! صاف ثابت ہو گیا قرآن سے کہ رسول سے یعنی رسول کی بات (حدیث) سے پہلو تہی کرنا۔ اسے قبول نہ کرنا۔ اسے دین نہ سمجھنا، منافقوں کا کام ہے۔ پس انکار حدیث نفاق ہے۔

قرآن کو ماننا اور حدیث کا انکار کرنا

یہاں ایک بات قابل نوٹ ہے کہ خدا نے بلایا ہے۔ قرآن اور رسول کی طرف۔ تو قرآن سے پہلو تہی کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ کوئی مسلمان قرآن کا انکار نہیں کرتا۔ ذکر کیا ہے تو رسولؐ سے رکنے، اور پہلو تہی کرنے کا کیا ہے۔ جس سے روز روشن کی مانند واضح ہو گیا۔ کہ مسلمان جو قرآن کو تو مانتا ہے۔ لیکن حدیث کو نہیں مانتا۔ تو وہ منافق ہے۔ اور مذکورہ آیت کی شانِ نزول بھی کلمہ پڑھنے والوں (بظاہر) مسلمانوں کے متعلق ہے۔ کہ ایک مسلمان کا ایک یہودی کے ساتھ تنازعہ ہو گیا۔ دونوں فیصلہ کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے دونوں کا بیان سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ عدالتِ نبویؐ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر آکر وہ مسلمان یہودی کو کہنے لگا۔ چلو اب حضرت عمرؓ سے فیصلہ لیں، اِس پر مذکورہ آیت اتری۔ کہ اے رسول! منافق تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یعنی تیری بات، تیرے فیصلے، تیری حدیث سے پرے ہٹتے ہیں، قبول نہیں کرتے، مطلب واضح ہے۔ کہ مسلمان جو قرآن کو کلام اللہ مانیں۔ اور تیرے فرمان، یا حدیث کو ماننے سے پہلو تہی کریں۔ وہ منافق ہیں۔ پرویز صاحب! یہ قرآن ہے قرآن! رسولِ خدا سے پیچھے ہٹنے والا۔ آپ کے فرمان سے رکنے والا خطرے میں ہے۔ اور آپ نے اپنی زندگی کا مقصدِ اولین یہ سمجھ رکھا۔ کہ حدیثِ رسول کو خارج از دین بتائیں۔ اور مسلمانوں سے حدیث چھڑائیں۔ حدیثِ رسول سے پہلو تہی کرائیں۔ بلکہ رسولِ خدا کی قرآنی تشریح کے مطابق جو مذہب تیرہ سو سال سے دنیا میں جاری اور مروج ہے۔ اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں:۔

> یہی عجمی اسلام ہے سلیم! جو ہزار برس سے ہمارے رگ و پے میں اس طرح سرایت کر چکا ہے، کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ نکل گیا۔ تو اس کے ساتھ ہی ہماری جان بھی نکل جائے گی۔"
>
> (سلیم کے نام ص۱۲۳)

ہزار برس سے جو اسلام ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے، یہ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحِ قرآنی کی عملی صورت ہے۔ حضورؐ کی ذات نے اپنے قول و فعل سے ہم کو یہ اسلام دیا ہے۔ جس سے پرویز صاحب مسلمانوں کو روک رہے ہیں۔ حضورؐ سے پرے ہٹا رہے ہیں۔

رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (THOU SEEST THE HYPOCRITES TURN FROM THEE WITH AVERSION.)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت منکر حدیث

پرویز صاحب یقیناً منکر حدیث ہیں۔ جو لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ پرویز صاحب منکرِ حدیث نہیں ہیں۔ وہ ان حدیثوں کو نہیں مانتے ہیں۔ جو قرآن کے مطابق نہیں ہیں، یا وضعی ہیں۔ گذارش ہے۔ کہ حدیث کا صحیح ہونا یا ضعیف ہونا یا وضعی ہونا الگ بات ہے۔ اور نفس حدیث کا انکار کرنا دوسری بات ہے۔ ہم خود ضعیف اور وضعی حدیثوں کے قائل نہیں ہیں۔ محدثین نے جو احادیث کے پرکھنے کے اصول بنائے ہیں۔ جو حدیثیں ان اصولوں کے مطابق صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ ہم ان ہی کو مانتے اور ان ہی پر عمل کرتے ہیں۔ ضعیف اور موضوع حدیثیں محدثین نے الگ کر رکھی ہیں، تاکہ ان کھوٹے سکوں سے مسلمان بچیں، پرویز صاحب تو نفسِ حدیث کے قائل ہی نہیں۔ دیکھئے وہ صاف لکھتے ہیں:۔

> اگر احادیث دین کا جزو ہوتیں۔ تو کیا رسول اللہ پر یہ فریضہ عاید نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ دین کے اس حصے کو بھی مستند طور پر مرتب[1] کر کے امت کو دے کر جاتے۔ (سلیم کے نام ص ۹)

معلوم ہوا۔ پرویز صاحب حدیث کو دین نہیں مانتے۔ مزید لکھتے ہیں:۔

> جو لوگ اب حدیث کو دین سمجھ رہے ہیں۔ ان سے یہ سوال پوچھئے ان میں سے کوئی شخص اس کا جواب[2] نہیں دے سکیگا (سلیم کے نام ص ۹)

صحابہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن بھی وحی ہے وحی متلو۔ کہ اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اور حضور کی حدیث بھی وحی ہے

---

[1] گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✽ چشم آفتاب را چہ گناہ

[2] وسیاتی الکلام فیہ!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی غیر متلو۔ کہ اس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ پرویز صاحب اس وحی غیر متلو (حدیث) کے متعلق گہر افشانی کرتے ہیں۔

البتہ یہودیوں[1] کے ہاں یہ عقیدہ تھا۔ کہ وحی کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ متلو اور غیر متلو۔ اور وہیں سے مسلمانوں نے یہ عقیدہ مستعار لیا ہے۔ (سلیم کے نام ص ۲۲)

قارئین کرام غور کریں۔ کہ پرویز نے حدیث دشمنی میں حد کردی، حدیث نبی رحمت کو، جو وحی غیر متلو ہے۔ یہودیت سے تعبیر کرتا ہے۔ کیا اب بھی پرویز کے منکر حدیث ہونے میں شک باقی ہے۔ اگر پرویز صاحب کہیں لکھ دیں۔ کہ ہم منکرِ حدیث نہیں ہیں۔ تو یہ ان کی منافقت ہوگی، جو وحی غیر متلو کو یہودیوں کا عقیدہ کہتا ہے، اور لکھتا ہے کہ مسلمانوں نے ان سے یہ عقیدہ مستعار لیا ہے۔ وہ کس طرح حدیث کا قائل ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح بات ہے۔ کہ پرویز صاحب یقیناً منکرِ حدیث ہیں۔ اور ان کا سارا زور حدیث کو خارج از دین ثابت کرنے میں صرف ہو رہا ہے۔ کہ حدیثوں سے مسلمان بدظن، متنفر، اور منکر ہو جائیں۔ اور قرآن کی من مانی تشریح امامِ وقت کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرے، آخر امامِ وقت کی اسامی (POST) بھی ساڑھے تیرہ سو سال سے خالی چلی آرہی ہے خدا خدا کرکے چودہویں صدی آئی ہے۔ پرویز صاحب اسے پُر نہ کریں گے تو اور کس نے کرنی ہے، کہ سورج کی آنکھ نے ان سے بہتر امامت کے

---

[1] پرویز صاحب! قرآن میں کہاں لکھا ہے۔ کہ یہودیوں کے ہاں یہ عقیدہ تھا۔ کہ وحی کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ س ۵

فلک سفلہ بے محابا ہے ؎ اس ستم گر کو انفعال کہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاؤں کسی شخص کو دیکھا ہی نہیں۔ ؎

زمزم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوفِ حرم سے
آلودہ بہ مے جامۂ احرام بہت ہے

رسولؐ کی فرمانبرداری اللہ کے حکم سے ہے

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ۔ (پ۵ ع۶)

"اور جو رسول ہم نے بھیجا، اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود ہمیشہ یہ رہا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے"

رسولؐ کا کہنا حجت ہے

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے رسولؐ کی بعثت کی یہ غرض بیان کی ہے کہ لوگ، اس کی اطاعت کریں، کہا مانیں، فرمانبرداری کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ رسول کی اطاعت اور فرماں برداری باذن اللہ ہے۔ یعنی رسول جو کہتا ہے۔ وہ خدا کے حکم سے کہتا ہے، تو گویا اس کا کہا ماننا خدا کا حکم ماننا ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ رسولؐ کا کہنا۔ (حدیث) دین ہے، ماخذ دین ہے۔ کہ رسولؐ، خدا ہی کے الہام (REVELATION) سے دین کی باتیں کرتا ہے، یہی بات خدا نے اور وضاحت سے بیان فرمائی ہے۔

وَمَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (پ۵ ع۸)

"اور جس شخص نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے خدا تعالےٰ کی اطاعت کی"

WHO SO OBEYETH THE MESSENGER OBEYETH ALLAH.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی رسول کی اطاعت، تابعداری کو خدا نے اپنی اطاعت کہا ہے رسول کا کہا خدا کا کہا ہے۔ اس لئے کہ خدا کی مرضی الہام اور القاء سے رسول بولتا ہے، جب رسولِ خدا کی مرضی، الہام اور القا سے بولتا ہے۔ تو اس کا بولنا دین میں حجت ہوا۔ ماخذ دین ہوا۔ بالکل خدا کا حکم ہوا۔ اور قرآن کی مانند واجب العمل ٹھہرا۔

اتباعِ رسولؐ حدیث کی پیروی ہی ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (پ۳ ع ۱۲)

"کہہ (اے پیغمبرؐ) اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔"

قرآن نے اللہ تعالیٰ کی دوستی، محبت، ولایت کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ اتباعِ رسول کیا جائے۔ یعنی خدا نے خود بندوں کو اپنے رسول کی زبانی فرمایا ہے۔ کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی دوستی اور محبت چاہتے ہو تو رسولِ اکرمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ آپ کا اتباع کرو، پس اتباعِ رسول کا نام ہی سنت اور حدیث ہے۔ پھر سنیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی احکام پر عمل کیا ہے۔ خدا نے امت کو اس عملِ رسول کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ کہیے! قرآن مجید سے اتباعِ رسول جو عبارت ہے۔ سنت پاک سے ثابت نہیں ہوا؟۔ ضرور ہوا ہے۔ جب فَاتَّبِعُوْنِيْ کی نص سے حضورؐ کے عمل کا اتباع، دین ثابت ہوا۔ تو سنت اور حدیث آپ جزو دین ثابت ہو گئی۔ پس کوئی شخص بغیر اتباعِ رسول، یعنی سنت پر چلے بغیر ربانی نہیں بن سکتا، احکام خداوندی سے اصلاً عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرویز صاحب کہیں۔ کہ قرآن پر عمل کرنا ہی اتباعِ رسولؐ ہے۔ ہم کہیں گے یہ غلط ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرانی احکام پر چلنے، اور رسول کا اتباع کرنے کو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا ہے۔ گویا دو چیزیں ہیں، خدا نے اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کا بار بار ذکر کیا ہے جس سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔ پھر جو شخص اطاعتِ رسول کا انکار کرتا ہے اور صرف اللہ یا قرآن کی اطاعت کو اپنی مرضی کے مطابق مانتا ہے۔ وہ ہٹ دھرم سینہ زوری کرتا ہے، اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ جب رات اور دن کہا جاتا ہے۔ تو دو چیزیں مراد ہوتی ہیں۔ نماز اور روزہ۔ مکہ اور مدینہ ابوبکرؓ اور عمرؓ، تاریخ اور حساب، میٹرک اور بی۔اے، سب جدا جدا دو چیزیں ہیں۔ ایک نہیں۔ ایسے ہی اللہ کی اطاعت، اور رسول کی اطاعت دو چیزیں ہیں۔ اطاعتِ اللہ سے مراد قرآنی احکام کو ماننا ہے۔ اور اطاعتِ رسول کا مطلب حضورؐ کے طریق عبادت، سنتِ اطہر، اور اسوۂ پاک پر چلنا ہے۔ پس مذکورہ آیت میں جو اتباعِ رسول کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب حضورؐ کی پیروی اور سنت پر عمل کرنا ہے۔ تیرہ سو سال سے ساری امت نے یہی معنی کئے ہیں۔

انکارِ حدیث کی سزا

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا۔ (پ۴ ع۱۳)

"اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اس کی حدّوں سے گزر گیا۔ داخل کرے گا اس کو آگ میں۔"

اس آیت میں دو نافرمانیوں کا ذکر ہے۔ اللہ کی نافرمانی اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کی نافرمانی، ان نافرمانیوں کی سزا آگ ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کی نافرمانی اس کے قانون یعنی قرآنی احکام کو نہ ماننا ہے، اور رسول کی نافرمانی حضورؐ کے عمل قرآن کو نہ اپنانا ہے۔ جو جزئیات حضورؐ نے قرآنی احکام کی مقرر کی ہیں، ان کو نہ ماننا ہے۔ یعنی سنت اور حدیث کا انکار کرنا۔ یہ انکارِ حدیث موجب جہنم ہے۔ یُدْخِلْهُ نَارًا۔ داخل کرے گا اللہ تعالٰی رسول کے نافرمان۔ منکرِ حدیث کو آگ میں۔"

قارئین کرام! غور کریں، کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور اکرمؐ کے اتباع، اطاعت، پیروی آپ کے اُسوۂ حسنہ (سنت اور حدیث) پر عمل کرنے کے لئے زور دیا ہے، لیکن افسوس! پرویز صاحب برعکسِ قرآن بار بار حضورؐ کی سنت، حدیث، طریقہ اور اتباع کو خارج از دین بتلانے میں ہلکان ہو رہے ہیں،

ع اپنے کو دیکھتا نہیں ذوقِ ستم تو دیکھ!

اتباعِ رسولؐ سے ہی تنزیل کی تعمیل ہو سکتی ہے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (پ ۳ ع ۱۳)

• اے ہمارے پروردگار ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری تو نے اور پیروی کی ہم نے رسولؐ کی۔ پس لکھ ہم کو ساتھ شاہدوں کے۔"

اس آیت میں دو چیزوں کا ذکر ہے، ایک تنزیل کا اور دوسرا اتباعِ رسولؐ کا۔ نجات پانے والے، خدا کو راضی کرنے والے، جنت الفردوس کے مکین کہہ رہے ہیں۔ خداوندا! ہم ایمان لائے جو کچھ تو نے اتارا۔ یعنی تیرے قانون، حکم اور دستور کو قبول کرتے ہیں۔ اور تیرے رسولؐ کا اتباع کرتے ہیں۔ یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح تیرے کلام، دستور پر تیرے رسول نے عمل کیا ہے۔ ہم اسکی پیروی کرتے ہیں۔ تیرے رسول کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ قرآن کی نص سے ثابت ہوا، کہ تنزیل کی طرح رسول کی پیروی۔ اس کی سنت اور طریقہ بھی جزو دین ہے، اس کے قبول کئے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوتا۔ بالکل تنزیل کی مانند اتباع رسول پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قارئین کرام غور فرمائیں۔ کہ قرآنی آیات سے اتباعِ رسول، پیروی رسول، اطاعتِ رسول، سنتِ خیرالوریٰ کی حجیت ثابت ہو رہی ہے۔ یاد رکھیں۔ کہ قبولِ تنزیل کو اقرار سنت مستلزم ہے۔ حضورؐ کے عمل بالقرآن سے لاپرواہ ہو کر قرآن دانی کا دعویٰ کرنا۔ قرآن سے نبرد آزما ہونا ہے۔ حضور انورؐ سے قرآن لے کر کہنا۔ اب آپ کی ضرورت نہیں۔ میں خود اس سے نپٹ لوں گا۔ گمراہوں کا کام ہے۔

سنیئے! مسلمان وہ ہے جو کہے۔ میرے پیارے رسولؐ کی محبوب سنتو! حسین شعلو! انسانیت کے محسنِ اعظم۔ غبارِ راہ کو فروغِ وادیٔ سینا۔ بخشنے والے۔ خواجہ بدر و حنین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن مجید دیا ہے۔ احادیث کی فروزاں شمعو! تمہارے جگانے والوں پر ریت کے ذروں، آفتاب کی شعاعوں، چاند کی کرنوں اور جھلملاتے ستاروں کی ضیاء سے کروڑوں گنا زیادہ درود و سلام ہو خدائے بزرگ و برتر کا۔ مجھے قرآن کا مطلب اور طریقۂ عمل بھی بتا دو۔ کہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کے لئے میں ہر لحہ سرورِ کائنات کے مزدورِ حیات کا محتاج ہوں۔ میرے نزدیک اسلام نام ہے حضور والیٔ بطحا، صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کا۔ کردار و گفتار کا۔ آپ کے لیل و نہار کا۔ میں قرآن سمجھ سکتا ہوں صرف انفاسِ خیرالوریٰ کے چراغوں کی روشنی میں۔ میں عمل کر سکتا ہوں دانائے سبل کے قدموں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اجالے ہیں۔ ؎

بر عیارِ مصطفےٰؐ خود را زند ٭ تا جہانِ دیگرے پیدا کند! (اقبالؒ)

اگر تو (اسلامی انقلاب سے) جہانِ نو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھ لے۔

علامہ اقبالؒ نے عیارِ مصطفےٰؐ سے حضورؐ کا اسوہ، کردار، سیرت، سنت اور حدیث کی طرف مسلمانوں کو رغبت دلائی ہے۔ کہ مسلمان جب تک حضورؐ کے رنگ میں عملی طور پر نہ رنگا جائے گا۔ وہ اسلامی حکومت یا قرآنی نظام نہیں بنا سکتا۔

اشتراکیت اور مذہب

روس میں کمیونزم یعنی اشتراکیت کے مسئلہ نے زور پکڑا۔ جس کی رُو سے تمام ملک کی دولت اس کے باشندوں کی دولت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک فرد حتی الوسع کام کرنے کے بعد اپنی ضروریات کے مطابق تنخواہ پاتا ہے۔ اس رُوٹی کے مسئلے نے ملک پر ایسا تسلط جمایا۔ کہ مذہب وہاں سے رخصت ہو گیا۔ یا مذہب کو ملک بدر کر دیا گیا۔ اگر وہاں مسلمان ہیں۔ تو برائے نام ہیں۔ گویا اشتراکیت نے لوگوں کو یہ سبق دیا۔ کہ دنیا میں انسان روٹی کمانے اور کھانے کے لئے ہے۔ سعدیؒ نے دو حرفوں میں اشتراکیت کو بن و بیخ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ فرماتے ہیں:۔ ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

مسلمان سن! کھانا زندگی (رواں رکھنے) کیلئے ہے، اور خدا کا ذکر کرنے کے لئے۔ تیری عقل کو کیا ہو گیا کہ، تو معتقد ہے کہ زندگی کھانے کے لئے ہی ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ فرمایا خدا تعالیٰ نے :-

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ق (پ۱ ع ۳)

"وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے سارا"

یعنی تمام دنیا و مافیہا انسان کی خدمت (SERVICE) کے لئے ہے۔ ہر چیز اس کی چاکری کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور یہ انسان ؟

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ o (پ۲۷ ع ۲)

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ ہماری عبادت کریں"

ثابت ہوا۔ کہ انسان دنیا میں خدا کی عبادت اور یاد الٰہی کے لئے آیا ہے، نہ کہ روٹی کمانے اور کھانے کے لئے۔ روٹی کمانا اور کھانا جینے کیلئے ہے۔ تاکہ جئیں اور اللہ کی عبادت کرکے اس کو راضی کریں۔ اور مرنے کے بعد باعزت وطن۔ بہشت کو لوٹیں۔ نہ اس لئے کہ حیوانوں کی طرح صرف کھائیں اور مرجائیں۔

لیکن اشتراکیت کی لعنت نے روٹی۔ روٹی کا نعرہ لگا کر لوگوں کو فنا فی الرزق کرکے خدا سے غافل کر دیا ہے۔ ایسا کہ اسلام کو ملک ہی سے رخصت کر دیا۔

پرویز اور کمیونزم

یہی کام منکرِ حدیث بھی پاکستان میں کر رہے ہیں۔ کہ خود کو داعیِ نظامِ ربوبیت کہتے ہیں۔ اور اپنی تحریروں میں بھی عوام کی روٹی کے مسئلہ پر بڑا زور دیتے ہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی متعدد آیتوں کے غلط سلط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمے بھی عوام کے لئے روٹی اور رزق فراہم کرنا کرتے ہیں۔ جیسا کہ پیچھے' آپ خوب شرح بسط کے ساتھ پڑھ آئے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز قائم کرنے کے معنی قانون ربوبیت کے عین پیچھے چلنا کرتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ کہا ہم ان کے ساتھ شامل نہ ہوتے، جنہوں نے نظامِ صلوٰۃ کو قائم کیا تھا۔ نظامِ صلوٰۃ کیا ہے۔ اس کے متعلق میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں۔ لیکن قرآن نے اس تمام تفصیل کو سمٹا کر ایک فقرہ میں رکھ دیا ہے۔ یعنی وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ہم مساکین کے رزق کا انتظام نہیں کیا کرتے تھے۔" (سلیم کے نام ص۲۷)

غور کیا آپ نے کہ نماز قائم کرنے کا مطلب پرویز صاحب نے مساکین کے رزق کا انتظام کرنا بتایا ہے۔ (اگرچہ خدا کے ذمہ بہتان لگایا ہے)، اور زکوٰۃ دینے کا مطلب ربوبیت عامہ کے اسباب اور ذرائع فراہم کرنا بتاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے پیچھے پڑھا ہے۔ گویا پرویز صاحب بھی نماز اور زکوٰۃ کے معنی غریب کو روٹی ملے' ہی کرتے ہیں۔ تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ پاکستان میں داعی نظامِ ربوبیت روسی نقطۂ نظر سے روٹی کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ دین رہے نہ رہے۔ سب کو روٹی ملے، اور اگر دین ہو بھی تو برائے نام مرضی کا، ماڈرن، جدید اسلام، جو حال ہی میں طلوع ہو رہا ہے۔

اشتراکیت کیلئے سازگار فضا

جب تک کسی ملک میں دین اسلام موجود ہو، اس وقت تک وہاں اشتراکیت کی وبا نہیں پھیل سکتی، کیونکہ اسلام نے عبادات اور اخلاقیات پر بہت زور دیا ہے، اور اس کے بین السطور میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو پوری طرح منوایا ہے۔ اور اس کے ساتھ دنیا کی زندگی میں رزق کے مسئلہ کو یہ کہہ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حل کر دیا ہے۔ کہ سب کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ اور جس کو چاہے اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے۔ ہاں بندوں کا کام تلاشِ رزق کے لئے جدوجہد کرنا ہے۔ اور رزق کی تنگی، یا فراخی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ بات قرآن اور حدیث میں بالوضاحت آچکی ہے۔ کہ رزق خدا تعالیٰ اپنی مرضی سے جتنا چاہے دیتا ہے۔ بیشک اللہ فراخ کر دیتا ہے رزق جس کے لئے چاہتا ہے۔ اور تنگ کر دیتا ہے۔ جس کیلئے چاہتا ہے۔

باغ میں صنوبر پابگل بھی ہے اور آزاد بھی ہے۔ ایسے ہی مسلمان بھی مذہبی پابندی کے ساتھ آزاد ہے۔ وہ من مانی نہیں کرسکتا۔ اسے قانونِ الٰہی (کتاب وسنت) کی اطاعت۔ اور وفاداری لازم ہے، جب تک مذہب کی یہ گرفت ڈھیلی نہیں ہوتی۔ مسلمان خدا اور رسول کا فرمانبردار رہتا ہے۔ لیکن جونہی مذہب سے روگردانی کی۔ قرآن کے معنی اپنی مرضی سے کرنے شروع کئے، آیات کا مطلب خود گھڑ کر سنانے لگے۔ تو پھر اشتراکیت، کمیونزم، الحاد، لادینی، بدعقیدگی، اور ہر قسم کی مہلک بیماریاں معاشرے میں بارپانے لگتی ہیں۔

اشتراکیت کی بادِسموم مذہب کے لہلہاتے گلستان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور یہ مہلک ہوا اس وقت چلتی ہے۔ جب مذہب کی عصبیت جاتی رہتی ہے، اسلام کی وہ روح جو خواجہ بدر و حنینؐ نے اپنے عمل سے مسلمانوں میں پھونکی تھی نکل جاتی ہے۔ اور مسلمان کتاب وسنت کی پابندی سے آزاد ہو کر الحاد کے سیلاب میں تنکے بن کر بہنے لگتے ہیں۔ روزنامہ نوائے وقت ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کا اداریہ اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے۔

ہوشیار اے مردِ مومن ہوشیار | اس مہم (اشتراکیت) کا مقصد مسلمان عوام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دلوں سے اسلامی عصبیت کو ختم کرنا ہے۔ آرٹ اور کلچر کے نام پر رقص و سرود کے مظاہروں اور ادب کی آڑ میں بے ادبی کا اصل نشانہ عوام کی اسلامی عصبیّت ہے۔ اور اس وقت اشتراکیوں اور ان کے ہم سفروں کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے۔ کہ عام پاکستانی مسلمان میں جو "مذہبی عصبیت" پائی جاتی ہے۔ کسی نہ کسی طرح یہ جذبہ اس کے دل سے نکال دو۔ کیونکہ کمیونسٹ جانتے ہیں۔ کہ عام پاکستانی کی یہ اسلامی اور مذہبی عصبیت ہی کمیونزم کے فروغ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر یہ عصبیت ختم کردی جائے تو ان قدروں کا احترام خود بخود ختم ہو جائے گا۔ جو ایک مسلمان کو ملک و ملت کے لئے قربانی پر ابھارتی ہیں۔ مغربی پاکستان میں کمیونسٹ ایک ایسا تیر چلا رہے ہیں۔ جس سے بیک وقت دو شکار مقصود ہیں۔ ملک اور ملت دونوں ۔ اس لئے کہ تحریک پاکستان میں کام کرنے والا، ایک بنیادی جذبہ مسلمانوں کی یہ عصبیت تھی۔ اگر یہ عصبیت ختم کردی جائے۔ تو پاکستان کو قائم رکھنے کے لئے ضروری قوت و مدافعت ہی کہاں باقی رہ جاتی ہے؟ — یہی وجہ ہے۔ کہ اس وقت مغربی پاکستان میں اشتراکی و نیم اشتراکی افراد کی طرف سے ادب، آرٹ، اور کلچر سارے تیروں کا ہدف ہمارے عوام کی مذہبی عصبیّت ہی ہے — کیونکہ کمیونسٹ خوب جانتے ہیں۔ کہ وہ اس بند کو توڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر کوئی چیز پاکستان میں کمیونسٹ سیلاب کو روک نہ سکے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبتِ سیّدِ ولد آدم

اس پُر مغز اداریہ کا لبِّ لباب یہ ہے۔ کہ پاکستان میں اشتراکیت کے پھیلنے میں اگر کوئی چیز سدِّ راہ ہے۔ تو وہ مذہبی عصبیّت ہے، اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مذہبی عصبیّت نام ہے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا۔ اور محبت کہتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوۂ پاک پر عمل کرنے کو، ساڑھے سات کروڑ۔ اسلامیانِ پاکستان کے رگ و ریشہ میں حضور سیّد ولد آدم، سید العرب والعجم، سید الکونین والثقلین۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رچی ہوئی ہے۔ وہ حضورؐ کے نامؐ[1] اور کامؐ[2] پر مال، جان، اولاد اور ملک و ملت سب کچھ قربان کر دینے والے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ امت کو حضورؐ نے بتائی۔ قرآن امت کو حضورؐ نے دیا۔ خدا کی مرضی کے مطابق قرآن پر عمل کرنا حضورؐ نے امت کو بخشا۔ پس امت کا دین ایمان، اسلام سب کچھ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت ہے۔ کہ ؎

محمدؐ حامیِ دیں ماحیِ کفر و ضلالت ہے
محمدؐ شمعِ ایماں، مشعلِ راہ ہدایت ہے
محمدؐ مصطفٰے کے واسطے کیا کیا سعادت ہے
نبوت ہے، رسالت ہے، قیادت ہے، امامت ہے

---

[1] محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

[2] کام سے مراد حضورؐ کی سنت، حدیث، قول، فعل اور اسوۂ پاک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ خود شناس و محرمِ رازِ حقیقت ہے
قسیمِ حوضِ کوثر ہے وسیمِ مہر و شفقت ہے!
محمدؐ کے سرِ پُر نور پر تاجِ شفاعت ہے
نہیں ملتی ہے جو ہر آدمی کو وہ یہ نعمت ہے
محمدؐ ہی کے دم سے افتخارِ آدمیت ہے
محمدؐ جانِ ملت، آنِ ملّت، شانِ ملت ہے
اک امّی نے سب ادیان و ملل منسوخ کر ڈالے
محمدؐ تاجدارِ منصبِ ختمِ رسالت ہے

لیکن پرویز حضورؐ کی محبت (مذہبی عصبیت) مسلمانوں کے دلوں سے اس طرح نکالتا ہے۔ کہ وہ بار بار کہتا ہے۔ کہ سنت، حدیث، جزو دین نہیں سوچئے! کہ جب سنت اور حدیث دین سے خارج ہوئی۔ تو محبتِ رسول، جو نتیجہ ہے عمل بالحدیث کا۔ خود بخود چلی گئی۔ پرویز اس طرح۔ پاکستانی مسلمانوں کے دلوں سے مذہبی عصبیت ختم کرنا چاہتا ہے۔ اور غضب خدا کا کہ وہ یہ چیز پاکستان کے آئین میں لانا چاہتا ہے۔ کہ سنت کو دین کا درجہ نہ دیا جائے۔ صرف قرآن کو دین مانا جائے۔ اور قرآن کی تشریح وقت کے تقاضے کے مطابق جو امام وقت بنائے اس پر عمل کیا جائے۔ گویا پاکستان میں الحاد۔ اشتراکیت اور کمیونزم کے لئے کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ ؎

اِسلام کے لہو کو پیو اذنِ عام ہے

انکارِ حدیث اور کمیونزم ایک ہی بات ہے

حدیث کے انکار کے بعد مسلمان کے پاس صرف قرآن ہی رہ جاتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق سنت اور حدیث کے انکار کے سبب ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جس شخص کا قول اور فعل بھلا دیا جائے۔ اور اسے دین سے خارج کر دیا جائے۔ تو قول اور فعل کا صاحب خود بخود نسیاً منسیاً ہو جاتا ہے۔ جب رسُولِ خدا کا تعلق واسطہ مسلمانوں سے نہ رہا۔ اور حضورؐ کا عمل بالقرآن بھی جاتا رہا۔ تو پھر مذہب کا خاتمہ ہو گیا۔ جب مذہب نہ رہا تو اس کی جگہ کیمونزم آجائے گا۔ اور غریب کو روٹی ملے گی۔ روٹی ملے گی۔ کی منادی کر کے ملک میں پاؤں جما لے گا۔ اور پرویز قرآنی آیات کا ترجمہ ساری امت کے خلاف کر کر۔ اس لادینی تحریک کی حمایت کرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے معنی ربوبیتِ عامہ کے اسباب و ذرائع فراہم کرنا ہے، کہ ملک میں کوئی بھوکا نہ رہے۔ سب کو روٹی ملے۔ اطعامِ مساکین، قیامِ صلوٰۃ، اور ایتائے زکوٰۃ ہی ہے۔ اور اسی طرح کیمونزم کے دوسرے اصولوں پر بھی داعیِ نظامِ ربوبیت قرآنی آیتیں چسپاں کر کے الحاد کے دروازے کھول دیگا۔ پس حدیث کیمونزم کی راہ میں روک ہے۔ اسے ہٹا دو۔ تو کیمونزم در آمد کر لو انکارِ حدیث اور کیمونزم ایک ہی بات ہے۔

خُدا اور رسُولؐ کی اطاعت میں تفریق کفر ہے

دو اطاعتوں کا ذکر تو آپ اس کتاب میں بار بار پڑھ چکے ہیں، اور قرآن میں بھی بکرّات و مرّات اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ آیا ہے۔ کہ اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو۔ جس کا مطلب واضح ہے۔ کہ خدا کے احکام مانو، اور ان کے ماننے میں رسول کی فرماں برداری کرو۔ پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں اطاعتیں فرض ہیں۔

منکرین حدیث کہتے ہیں۔ کہ اطاعت صرف اللہ ہی کی ہے۔ ہم کہتے ہیں، کہ ایسا عقیدہ کفر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو اطاعتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ ایک اطاعت کو مانتے اور اطاعتِ رسول کا انکار کرتے ہیں۔ تو گویا آیت کا انکار کرتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت آیت ذیل سے ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (پ۶ ع ۱)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان (اطاعت میں) تفریق ڈالیں، وہ کہتے ہیں۔ کہ ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہیں ساتھ بعض کے، اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان راستہ اختیار کریں۔ یہ لوگ کافر ہیں یقیناً، اور ہم نے کافروں کے لئے، رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

یاد رکھیں۔ کہ عبادت صرف خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ رسول کیلئے عبادت نہیں۔ ہاں اطاعت خدا اور رسول دونوں کے لئے ہے۔ اطاعت کے لحاظ سے خدا اور رسول میں تفریق کرنا کفر ہے۔ یعنی یہ کہنا۔ کہ اطاعت اللہ کی ہے، رسول کی نہیں۔ ایسی تفریق کو خدا نے کفر کہا ہے ـــ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ـ یہ (خدا اور رسول کی اطاعت میں تفریق کرنے والے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً کافر ہیں۔ رسول کی اطاعت کے منکر کو کافر اس لئے کہا گیا ہے، کہ رسول کا کلام اور فرمان وحی ہے۔ پس جس طرح قرآنی وحی کا منکر کافر ہے، ایسے ہی حدیثی وحی کا منکر کافر ہے۔ پس خدا اور رسول دونوں کی اطاعت فرض ہے۔ اور دونوں میں سے کسی ایک کی اطاعت کا منکر کافر ہے۔

اور جو لوگ دونوں اطاعتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کو بشارت دی گئی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (پ۶ ع۱)

"اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے اور ان میں سے (اطاعت کے لئے) کسی میں فرق نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو اللہ ضرور اُن کے ثواب دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" (پ۶ ع۱)

یعنی جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت میں تفریق نہیں ڈالتے، بلکہ دونوں کی اطاعت وحی جلی اور وحی خفی کی صورت میں بجا لاتے ہیں۔ خدا ان کو اجر دے گا۔ قارئین کرام! اس قرآنی آیت کی دلیل سے یاد رکھیں کہ خدا کی اطاعت کی مانند اطاعتِ رسول بھی فرض ہے۔ قرآن کو بھی مانیں، اور حدیث کو بھی جزو دین جانیں۔

کسی مرکز ملت کو بیان قرآن کا استحقاق حاصل نہیں

قرآن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس لئے نازل ہوا کہ حضور اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ اور خدا کی مرضی کے مطابق اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تشریح کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (پ۱۴ ع ۱۲)

"اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہے۔ تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ان کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تم ان کو اچھی طرح سمجھا دو۔ اور تاکہ وہ سوچیں"

اس آیت میں لِتُبَیِّنَ کی دلیل سے نزول قرآن کی علّت (MOTIVE) یہ بتائی گئی ہے۔ کہ رسول قرآن کو لوگوں کے سامنے بیان کرے، اس کا مطلب سمجھائے۔ ثابت ہُوا۔ کہ بیان قرآن کا استحقاق (PRIVILEGE) صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ہے۔ آپ کے سوا یہ حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ اور کسی غیر نبی (امام وقت یا مرکز ملت) کو بیانِ قرآن، یا تشریحِ قرآن کا حق حاصل ہو جائے۔ تو خدا کا حضورؐ کو اس مقام کے لئے منتخب کرنا عبث اور بے سود ٹھہرے گا۔ لِتُبَیِّنَ کے معنوں پر ایک بار پھر غور کریں۔ "قرآن تیری طرف اے رسول اتارا ہے، اس لئے کہ تو بیان کرے" اب اگر امام بھی بیان کرے۔ تو انتخاب رسول عبث ہُوا اور امام مقام رسول میں شریک ہُوا۔ فافہم و تدبر۔

سرورِ دوعالم کا ہر قول و فعل حجت فی الدّین ہے

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ (پ ۹ ع ۹)

"جو لوگ اتباع کرتے ہیں۔ رسول نبی امّی کا جس کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (وہ رسول نبی امّی) حکم دیتا ہے ان کو نیک باتوں کا، اور منع کرتا ہے ان کو بُری باتوں سے، اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو، اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں، اور اتارتا ہے ان سے بوجھان کے، اور طوق جو ان پر (پڑے ہوئے) تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اس کی مدد کرتے ہیں۔ اور اتباع کرتے ہیں نور کا۔ جو اس نبی امّی کے ساتھ اتارا گیا ہے ایسے لوگ پوری طرح فلاح پانے والے ہیں۔"

حدیث کے وحی ہونے پر گیارہ دلائل

مذکورہ آیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، فرمان، سنت اور حدیث کو حجت اور جزو دین ثابت کرتی ہے، مندرجہ ذیل امور پر غور فرمائیں:۔

(۱) يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ۔ رسول، نبی، اُمّی کا اتباع کرتے ہیں۔ قرآن کی آیت سے اتباعِ رسولؐ ثابت ہوا۔ یہ اتباع قرآنی اتباع نہیں ہے۔ کیونکہ اتباعِ قرآن کا حکم اسی آیت کے آخیر میں علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔ پس اتباعِ رسول بالکل قرآن کی مانند اپنی جگہ ہے۔ یہ اتباع حضورؐ کے قول، اور فعل کے متعلق ہی تو ہے۔ پس سنت اور حدیث کا حجت (ARGUMENT)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا ثابت ہو گیا۔

(۲) اَلرَّسُوْل ۔حضور انورم واقعی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں ۔ رسول اللہ (MESSENGER OF ALLAH) ہیں ۔

(۳) اَلنَّبِیّ ۔خدا کی وحی سے خبر دینے والا ۔ پس حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تئیس برس کے زمانہ نبوت میں جو کچھ فرمایا ۔ یا کر کے دکھایا ۔ سب کا سب (حدیث اور سنت) وحی (DIVINE REVELATION) ہے ۔

(۴) اَلْاُمِّیّ ۔ ناخواندہ (ILLITERATE) خدا تعالیٰ نے چاہا ۔ کہ حضورؐ کا کوئی استاد نہ ہو ۔ اس لئے آپؐ نے کسی سے نہ پڑھا ۔ اور نہ لکھنا سیکھا ۔ ہر ایک کے لئے ناخواندہ ہونا سبکی اور خفت کا باعث ہوتا ہے ۔ لیکن حضرتِ انورم کے لئے امّی ہونا دلیلِ نبوت ہے ۔ کہ آپ نے اَن پڑھ ہو کر ایسا قرآن پیش کیا ۔ جس نے تمام دنیا کو قیامت تک کے لئے گونگا بنا دیا ۔ ثابت ہوا ۔ کہ یہ آپ کا کلام نہیں ہے ۔ بلکہ اللہ کا کلام ہے ۔ پھر جس پر اللہ کا کلام اترے ۔ وہ یقیناً نبی ہے ۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کا امّی ہونا **ایک معجزہ ہے** ۔ کہ باوجود کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھنے کے ساری دنیا کو علم کے نور سے بھر دیا ۔ جو صحابہؓ حضورؐ کے پاس بیٹھے ، وہ سارے جہان کے استاد اور معلّم بن گئے ۔ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں :-

نگارِ من کہ بہ مکتب نہ رفت وخط ننوشت
بغمزۂ مسئلہ آموزِ صد مدرس شُد

میرا محبوب نہ مدرسے گیا ۔ اور نہ لکھنا سیکھا ۔ لیکن اس نے آنکھ کے ایک اشارے سے سُو سُو مدرس بنا ڈالے ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں :-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتیمے کہ نا کردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

حضورؐ کی بعثت کے وقت تورات اور انجیل کے بڑے بڑے فاضل اور اھل عالم موجود تھے۔ لیکن حضرت انورؐ ایسے سراجًا منیرًا تھے۔ کہ ان کے سامنے کسی کا دیا نہ جل سکا۔ کوئی حضور انورؐ سے بہ ہزار جتن بات نہ کر سکا۔ کوئی منطقی۔ فلسفی۔ ادیب۔ شاعر۔ عالم۔ فاضل۔ راہب۔ حبر۔ فصیح۔ بلیغ۔ مفسر۔ خطیب۔ جو بھی اپنے اپنے علم و فضل کے بل بوتے پر سامنے آیا۔ عاجز ہو کر واپس گیا۔ حتیٰ کہ نجران کے اسّی لارڈ بشپ علوم و فنون کا سمندر پیئے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور مناظرہ کرنا چاہا۔ لیکن گفتگو کے آغاز میں ہی عاجز اور لرزہ براندام ہو گئے۔ اور ذمیوں میں داخل ہو کر سالانہ جزیہ دینے کا عہد کر لیا۔ غرض الرسول النبی۔ الامی کے الہامی علم و فضل اور وحی کی بارانِ اعجاز کے آگے روئے زمین کے ادیان، اور حاملینِ ادیان نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ سچ ہے ؎

اِک اُمّی نے سب ادیان و مِلَل منسوخ کر ڈالے
محمدؐ تاجدارِ منصب ختمِ رسالتؐ ہے

لیکن منکرینِ حدیث کی جہالت کا یہ بھی ایک شاہکار ہے۔ کہ انہوں نے ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد اب یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ حضورؐ دوسرے لوگوں کی طرح پڑھے لکھے تھے۔ النبی، الامیّ کی قرآنی شہادت کے خلاف باتیں کرنا جہالت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور نہ معلوم وہ قرآن کے خلاف ایسے شوشے کیوں چھوڑتے ہیں؟ —

(۵) یَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔ رسول حکم کرتا ہے ان کو نیک باتوں کا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رسول جس کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے، وہ نیکی ہے۔ اور نیکی اسے کہتے ہیں۔ جس سے خدا راضی ہو۔ پس خدا کو راضی کرنے کے کام کا اُسے ہی پتہ ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا ہی بتائے کہ میں فلاں کام سے راضی ہوتا ہوں۔ پس رسُولِ خدا کا خدا کے پسندیدہ کاموں کا حکم کرنا خدا کے الہام اور وحی سے ہُوا۔ پس قولِ رسول خدا کی وحی اور حجت ہُوا۔

(۶) وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اور رسُول منع کرتا ہے ان کو بُری باتوں سے "اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رسول جس کام سے منع کرتا ہے، وہ بُرائی ہے اور برائی سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ پس خدا کو ناراض کرنے والے کاموں کا اُسے ہی پتہ ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا ہی بتائے۔ کہ میں فلاں کام سے ناراض ہوتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا کے ناپسندیدہ کاموں سے منع کرنا خدا کی وحی سے ہُوا۔ پس قولِ رسول ضرور خدا کی وحی ہو کر حجّت فی الدین ہُوا

(۷) وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ۔ اور رسول حلال کرتا ہے ان کیلئے پاکیزہ چیزوں کو" مطلب یہ ہے۔ کہ رسول جو پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ تو اپنی مرضی سے نہیں کرتا۔ خدا ہی اپنے رسول کو بتاتا ہے۔ کہ یہ پاکیزہ چیزیں ہیں۔ ان کی حلّت لوگوں کو سنا دو۔ پس رسول خدا کی وحی سے ہی جانتا ہے۔ کہ کیا کیا چیزیں پاک ہیں اور حلال ہیں۔ ثابت ہُوا۔ کہ قرآن کے سوا ایک اور وحی بھی ہے۔ جو رسول پر ہوتی ہے۔ جس کے ماتحت رسول چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ یہ وحی حدیث شریف ہے۔ یاد رکھیں۔

(۸) وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ اور رسُول حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں"۔ کون کونسی چیزیں ناپاک ہیں؟ یہ خدا جانتا ہے۔ پھر خدا ان چیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خبر اپنے رسول کو دیتا ہے ۔ پھر رسول خدا کے حکم سے ان چیزوں کی حرمت سناتا ہے۔ تو گویا رسول کا ناپاک چیزوں کو حرام کرنا بھی خدا کی وحی سے ہوا۔ پس قرآن کے سوا ایک اور وحی بھی رسول پر ہوتی ہے۔ جس کی رُو سے رسول چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور وہ وحی حدیث ہے۔

قارئین کرام!۔ ان الفاظ پر غور کریں۔ کہ رسول حلال کرتا ہے۔ اور رسول حرام کرتا ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ رسول کا حلال کرنا۔ اور حرام کرنا خدا کے حکم (وحی) سے ہے۔ جب ہے۔ تو حدیث کا دین ہونا ثابت ہو گیا۔ اور پرویز کا حدیث کو خارج از دین بتانا مردود ٹھہرا۔

اگر پرویز صاحب رسول کو بوحی خفی حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا نہ مانیں۔ تو پھر ان کا قرآن پر بھی کچھ ایمان نہ ہوا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ وہ اشتراکیت کا جال پھیلانے کے لئے قرآن کو استعمال کر رہے ہیں۔

کیا پرویز صاحب بتائیں گے۔ کہ قرآن میں یہ چیزیں حرام ہیں؟ شیر، ریچھ، گیدڑ، کتّا، لومڑی، خرگوش، ہاتھی، گھوڑا، گدھا، خچر، سانپ، بچھو، چھپکلی، بھڑ، مینڈک، کینچوا، زلو، چوہا، بلی، باز، طوطا، کوّا، چیل، گدھ، افیون، بھنگ، چرس، مدک، گانجا، وغیرہ جب قرآن میں ان کی حرمت نہیں آئی ہے۔ تو ان کے کھانے میں کیا حرج ہے؟ ۔ قرآن کہتا ہے :۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ ۔ (پ ۷ ع ۳)

"حلال کیا گیا ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور کھانا اس کا"

پرویز صاحب! دریا اور سمندر کی تمام چیزیں حلال ہیں، کیا آپ سمندر کی ہر چیز کھائیں گے؟

(۹) وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۔۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اتارتا ہے بوجھ ان کے اور طوق جو ان پر (پڑے) تھے"

موسوی شریعت کے احکام بڑے سخت تھے۔ نماز، روزہ، طہارت اور ذبیحہ پرعمل کرنا بڑی ہمت کا کام تھا۔ کپڑے پر نجاست لگ جاتی تو کاٹ کر پھینک دیتے، بدن پر نجاست لگتی تو چھیلتے تھے۔ حضرت موسیٰ تورات لینے کوہ طور پر گئے۔ تو ان کے پیچھے قوم نے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔ حضرت موسیٰ واپس آئے تو حکم ہوا۔ کہ اب ان کی توبہ قتل کے ساتھ قبول ہو گی۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (پ۱) اپنی جانوں کو قتل کرو" پھر ان کی توبہ قتل سے منظور ہوئی، یہ باتیں اور اس قسم کے اور بہت سے شدید اور سخت کام تھے۔ جن کو خدا نے بوجھ اور طوق سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی تمام تکالیف اور سخت احکام کے بوجھ اور طوق ان لوگوں سے دور کر دیئے اور بڑی آسان شریعت ان کے آگے پیش کی۔

یہ جو حضورؐ نے ان لوگوں کے بوجھ اور طوق دور کئے۔ آخر خدا کے حکم سے ہی کئے، وہ خدا کا حکم حضورؐ پر قرآن کے سوا حدیث کی وحی سے اترا۔ پس حدیث ماخذ دین ہوئی۔

(۱۰) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ "پس جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اسکی مدد کرتے ہیں"

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ ایمان لانے والوں کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ رسول کی یعنی اس کے لائے ہوئے دین کی حمایت اور مدد کریں ـــ یعنی کتاب وسنت کی پوری پوری حفاظت کریں۔ اس میں تحریف و تبدیل نہ ہونے دیں۔ جو بات آیت اور صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے۔ اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمایت (SUPPORT) میں جان تک لڑا دیں۔ اور اس پر آنچ نہ آنے دیں قال اللہ اور قال الرسول کی نگہبانی، محافظت اور طرفداری کے لئے مال، جان، اولاد قربان کر دیں۔ اور نَصَرُوْهُ کی تعمیل میں کتاب و سنت کی تائید اور مدد کریں۔ اس کی اشاعت اور تبلیغ کریں۔ قرآن اور حدیث کے نور سے جہان کو روشن کر دیں۔

اور اگر کوئی بجائے حضورؐ کے دین۔ کتاب و سنت کی حمایت، اور مدد کرنے کے خود ہی قرآن کے خانہ ساز معنی، ترجمے اور من گھڑت تفسیر کرنی شروع کر دے، اور حضورؐ کی حدیث کو خارج از دین بتانے لگے، اور رات دن نئے اسلام کی تخلیق میں کوشاں رہے۔ تو وہ شخص کس طرح صحیح اسلام کی ترجمانی کر سکتا ہے؟ پرویز صاحب آج کل یہی کر رہے ہیں، کہ قرآن کا مطلب گھر سے گھڑتے ہیں۔ اور حدیث کو خارج از دین کہتے ہیں، اور اس طرح عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔

(۱۱) وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ "اور اتباع کرتے ہیں نور کا۔ جو اس (امی نبی) کے ساتھ اتارا گیا ہے"

یہاں اتباع قرآن کا ذکر آیا ہے۔ اور شروع آیت میں اتباع رسولؐ کا ذکر ہے۔ گویا حضورؐ کا اتباع بھی فرض ہے، اور قرآن کا اتباع بھی فرض ہے۔ وہی اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا مضمون ہے جس سے پرویزی "آورد" کا قلع قمع ہو گیا ہے۔ جو صرف اللہ کی اطاعت کا قائل ہے (اور وہ بھی اپنی پسند کی اطاعت) اور اطاعتِ رسولؐ کا منکر ہے۔ حالانکہ قرآن بار بار دو اطاعتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور دو اتباع فرض کرتا ہے۔

آیت مذکور میں قرآن کو نور کہا گیا ہے۔ اسی طرح رسولِ خدا صلے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کو بھی نور فرمایا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پ۶ ع۷)

"تحقیق آیا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب واضح۔"

پس حضورؐ بھی قرآن کی طرح وصفی نور ہیں۔ قرآن بھی نورِ ہدایت اور رسول بھی نورِ ہدایت۔ پھر جس امت کو خدا نے ہدایت کے لئے دو وصفی نور عطا کئے ہوں، وہ اگر اب بھی اندھیرے میں رہے۔ تو اس جیسا بدبخت ساری اولاد آدم میں کوئی نہیں ہو سکتا ـ قارئین کرام! فرقہ بندی سے بچیں۔ اور سیدھے خدا اور رسولؐ کی اطاعت کریں۔ قرآن اور حدیث پر عمل کر کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ میں شامل ہو جائیں۔

احادیث سے سرتابی نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (پ۹ ع۱۷)

"مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کے حکم، سے سرتابی نہ کرو۔ اور (ہمارا ارشاد) تم سن ہی رہے ہو۔"

اس آیت میں وہی حکم آیا ہے، جو بار بار آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ یہاں دو اطاعتیں ہیں، ایک اللہ کی کہ قرآن کے اصول اور دستاویز مانو۔ اور دوسری اطاعت رسولؐ کی کہ ان کی جزئیات اور تشریحِ قرآن پر عمل کرو۔ آگے فرمایا۔ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ۔ اور (خبردار) رسول کے احکام، فرامین اور احادیث سے سرتابی نہ کرنا وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ اور تم (ہمارا ارشاد اور حکم) سن رہے ہو، کہ رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

کتنی وضاحت کے ساتھ حضورؐ کی اطاعت پر زور دیا گیا ہے۔ اور پھر آگاہ کیا ہے، کہ خبردار!۔ رسول سے مت پھر جانا۔ منہ موڑنا اور سرتابی کرنا پس حضورؐ کی باتوں اور حدیثوں کو ماننا اور ان پر عمل کرنا عین دین اسلام ہے۔

غور فرمائیں۔ خدانے کان کھول دیئے ہیں۔ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ اور تم ہمارا حکم سن رہے ہو۔ کہ رسول سے نہ پھرنا۔ پھر جو حضورؐ کی احادیث کو دین نہیں مانتا۔ وہ حضورؐ سے پھرتا اور سرتابی کرتا ہے۔

استجابت رسولؐ فرض ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (پ۹ ع ۱۷)

"مسلمانو! قبول کرو اللہ اور رسول کے کہنے کو۔ جب کہ رسول تم کو ایسی چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشتی ہے تم کو، اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل میں آڑے آجاتا ہے اور بلاشبہ تم سب کو خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے"

اس آیت میں اللہ کے سوا استجابتِ رسول کا بھی حکم ہے۔ کہ خدا اور رسولؐ کے کہنے کو قبول کرو۔ آگے فرمایا۔ دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ۔ رسولؐ بلاتا ہے تم کو اس چیز کی طرف جو زندگی بخشتی ہے تم کو، ہمارے ماں باپ قربان حضورؐ انور پر کہ آپ کی دعوت، فرمان، ارشاد اور حدیث کے ملنے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات خدا کہتا ہے۔ کہ رسول کا کہا ماننے میں زندگی ملتی ہے۔ وہی روح کی زندگی، دل کی زندگی، جو آخرت میں کام آنے والی ہے۔ گویا اتباعِ رسولؐ، اطاعتِ رسول، استجابتِ رسولؐ عمل بالحدیث سے حیاتِ جاوداں ملتی ہے۔ وہ ہمیشہ کی زندگی کہ جس کو موت بھی نہیں مار سکتی۔ خداوندا! جس پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے پر زندگی (بہشت کی جاوداں زندگی) ملتی ہے۔ ہماری طرف سے اس صبحِ کائنات کے شمس الضحےٰ، اور شامِ کائنات کے بدر الدجیٰ پر کروڑوں درود و سلام پہنچا۔

قارئین کرام! غور کریں۔ کہ خدا تو فرماتا ہے۔ کہ رسولؐ تم کو زندگی بخش چیز کی طرف بلاتا ہے۔ یعنی حضورؐ کے تعمیل ارشاد سے زندگی ملتی ہے۔ لیکن پرویز کہتا ہے۔ کہ رسول کی حدیث (بات)، دین ہی نہیں ہے۔ اب آپ ہی سمجھ لیں، کہ کیا یہ شخص مسلمانوں کو بے راہ نہیں کر رہا ہے۔

پھر خدا نے فرمایا۔ وَاعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔

"اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل میں آڑے آجاتا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ استجابتِ رسولؐ، اتباعِ رسولؐ کی برکت سے دل میں شرک، کفر، معصیت اور اخلاقی گندگی کو نہیں آنے دیتا۔ اور جہاں اطاعتِ رسولؐ، اتباعِ رسول، استجابتِ رسول نہ ہو۔ بلکہ اس کی جگہ شقاقِ رسولؐ۔ مخالفتِ رسول ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس دل میں ایمان اور اطاعت آنے نہیں دیتا۔ رسول کے قول و فعل کی مخالفت کے سبب اس کے قلب کے کواڑ بند کر دیتا ہے۔ یعنی خود روک بن جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ وہ سنت اور حدیث کا مخالف۔ بدنصیب بے ایمان مرجاتا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سمجھیں۔ کہ پکارِ رسولؐ، دعوتِ رسولؐ، حدیثِ رسولؐ کے قبول و عمل پر بقولِ قرآن زندگی ملتی ہے۔ اور اس کے برعکس تنافرِ حدیث انکارِ حدیث پر "دل کی موت" واقع ہوتی ہے۔ پس منکرینِ حدیث اور اُن کے دلوں کے درمیان خدا آڑے آجاتا ہے۔ اور انکارِ حدیث کے سبب ناراض ہوکر ان کو قرآن پر بھی صحیح عمل کی توفیق نہیں دیتا۔ یہ ظالم لوگ قرآن کے معنی، مطلب اور تشریح بھی اپنی خواہش کے مطابق کرکے جادۂ حق سے بھٹک گئے ہیں۔ اور یہ آفت ان پر محض انکارِ حدیث کے سبب آتی ہے، خدا سب مسلمانوں کو انکارِ حدیث کی آفت سے محفوظ رکھے اور قرآن پر حضور انورؐ کے طریق کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسلؐ مولائے کل، جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

اُسوۂ رسولؐ یا حدیثِ خیر الوریٰؐ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (پ۲۱ ع ۱۹)

"البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ (کی ذات) میں عمدہ نمونہ ہے، اس شخص کے لئے جو امید رکھتا ہے خدا کی اور روزِ آخرت کی، اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت۔"

اُسوہ کے معنی ہیں اقتدار، نمونہ، وہ چیز جس سے تسلی حاصل کی جائے۔ (المنجد)

اس آیت میں خدا نے اپنے رسول کو اُسوہ حسنہ کہا ہے۔ کہ حضورؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کے لئے برائے عمل عمدہ نمونہ ہیں۔ آپ کی ذات میں اچھی پیروی ہے۔ یعنی امت کو جو کام بھی کرنا ہو، خدا کا جو حکم بھی بجا لانا ہو۔ وہ حضورؐ کی پیروی میں بجا لائے، آپ کے نمونہ کے مطابق پورا کرے۔ آپ کی پیروی اور نمونہ کا پتہ کہاں سے مل سکتا ہے؟۔ حدیث شریف سے!۔ پس حدیث بروئے قرآن جزو دین ہوئی۔ حدیث پر عمل کرنا قرآن کے حکم سے لازم ہے۔

منکرِ حدیث منکرِ معاد کے برابر ہے

پھر خدا نے فرمایا۔ کہ اسوۂ رسولؐ پر وہی عمل پیرا ہوتا ہے۔ حضورؐ کی پیروی وہی کرتا ہے۔ جو آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اور خدا کی ملاقات کا امیدوار ہے۔ اور ذکرِ الٰہی بہت کرتا ہے۔ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ میں قیامت اور معاد کا اعتقاد آگیا۔ اور ذَكَرَ اللّٰهَ میں سب اطاعتیں آگئیں۔ حاصل کلام آخرت کا اعتقاد رکھنے والا اور عبادات کا بجا لانے والا حضورؐ کی پیروی کرتا ہے۔ اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے۔ حدیث پر عمل کرتا ہے۔ اور منکرِ معاد اور تارکِ ذکر حضورؐ کے نمونہ کی پروا نہیں کرتا۔ آپ کی پیروی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس پہچان کے مطابق منکرِ حدیث، نہ امیدوارِ آخرت ہوئے اور نہ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا کے عامل خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔

حدیث کیخلاف اعمال باطل ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (پ ۲۶ ع ۸)

"مسلمانو! اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی۔ اور (سنت اور حدیث کا خلاف کرکے) اپنے عملوں کو باطل نہ کرو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور عملوں کو باطل نہ کرلو۔ مطلب صاف ہے۔ کہ اگر اتباعِ رسول، یا سنت کے مطابق عمل نہ ہوئے۔ تو باطل اور اکارت جائیں گے۔ اس سے سنت۔ حدیث اور اتباعِ رسول کی قدر و قیمت معلوم ہوگئی، قارئین کرام! ان لوگوں کو اپنے خیر خواہ نہ سمجھیں۔ جو حضورؐ کے اتباع، اطاعت، سنت، اور حدیث کو ضروری نہیں جانتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ امامِ وقت یا مرکزِ ملت کی تشریح کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے۔ کہ رسول کی اطاعت کرو۔ یعنی رسول کے عملوں کی طرح تم بھی عمل کرو۔ اور خلاف سنت اعمال بجا لاکر انہیں ضائع نہ کرلو۔

اتباعِ رسولؐ کی حسرات

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝

(پ۱۹ ع۱)۔ "اور جس روز ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔ کہے گا۔ اے کاش پکڑتا میں ساتھ رسولؐ کے راستہ، ہائے میری شامت۔ کاش نہ پکڑتا میں فلاں شخص کو دوست۔"

قارئین کرام!۔ غور کریں۔ اس آیت میں خدا نے حشر کے روز اس شخص کا حال بیان کیا ہے۔ جس نے دنیا میں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ (سنت اور حدیث) اختیار نہیں کیا۔ فرمایا! کہ ایسا شخص ظالم ہے۔ یہ ظالم قیامت کے روز مارے حسرت کے اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا۔ کہ کیا اچھا ہوتا۔ میں نے دنیا میں راہِ رسولؐ پکڑی ہوتی،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ کے رستے پر چلا ہوتا۔ اسوہ رسولؐ کے مطابق عمل کئے ہوتے۔ پیروی رسولؐ کی ہوتی۔ آپ کی چال اور سنت کے مطابق زندگی گزاری ہوتی۔ حدیث کی روشنی میں اعمالِ خداوندی بجا لاتے ہوتے، اب حشر کے دن حسرت اور افسوس کی آگ میں جلتا ہے۔ روتا ہے، چیختا ہے، چلاتا ہے، آہ و زاری کرتا ہے۔ اور ہاتھ کاٹتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے۔ کہ دنیا میں سنت اور حدیث پر عمل نہیں کیا۔ راہِ رسول اختیار نہیں کی — سبیلِ رسول پر نہیں چلا۔ اب انکارِ حدیث، ابادِ سنت اور معصیتِ رسول کے سبب سامنے جہنم ہے۔ آگ کے شعلے ہیں۔ ظالم دیوانہ۔ رسول کا نافرمان اور باغی ماتھے پر ہاتھ مارتا اور کہتا ہے۔

یٰوَیْلَتٰی۔ ہائے میری شامت، میری کم بختی، بدبختی۔

لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا۔ نہ پکڑتا میں فلاں شخص کو دوست۔

اب حشر میں آنکھیں کھلی ہیں۔ اور ہر ظالم کو اپنا اپنا گمراہ کرنے والا۔ دوست، یار، پیر، مرشد نظر آیا ہے۔ اس لئے اس دوئی پسند یا مُحدِث، یا منکرِ حدیث، یا کمیونسٹ یار کا نام لے کر کہتا ہے۔ ہائے میری بدبختی، نہ بناتا میں اس کو دوست، نام لے کر کہتا ہے۔ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا۔ غرض جس جس نے کسی کو جس طریق سے حدیث سے، اور سنت سے بے راہ کیا ہوگا۔ اتباعِ رسولؐ اور اطاعت مصطفٰےؐ کے راستے میں روڑے اٹکائے ہونگے۔ ایسے ظالموں اور بے خوفوں کا نام لے لے کر ان کے حواری اور اُتباع کہیں گے، کاش ہم ان کے پیچھے نہ لگے ہوتے ان کی نہ مانی ہوتی، پھر راہِ مصطفٰےؐ، سبیلِ رسولؐ سے برگشتہ ظالم کہے گا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ط وَکَانَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝ (پ۱۹ ع۱)

"البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھ کو قرآن سے۔ پیچھے اس کے کہ آیا میرے پاس، اور شیطان آدمی کو ہلاکت میں سونپنے والا ہے"

میدان حشر میں راہِ رسولؐ کا تارک و محروم کہتا ہے۔ کہ جس کو میں نے دنیا میں مذہبی یار بنایا تھا۔ دین کا پیشوا ٹھہرایا تھا۔ اس نے مجھ کو گمراہ کر دیا تھا۔ اور گمراہ اس طرح کیا کہ مجھے قرآن سے بہکایا تھا۔

قرآن سے بہکانا اور گمراہ کرنا اس طرح ہے۔ کہ قرآن کے من مانے معنی کئے جائیں۔ ساری امتِ رسولؐ کے خلاف قرآن کی تشریح کی جائے، اور اس تشریح کے پیش نظریہ کہا جائے، کہ جو مذہب ہزار سال سے دنیا میں رائج ہے۔ یہ عجمی اسلام ہے۔ یعنی اپنی ذاتی رائے سے مطلب، اور مفہوم بنا کر لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دینا وغیرہ۔ یہ ہے لوگوں کو قرآن سے بہکانا اور گمراہ کرنا۔

پھر جو شخص رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحِ قرآن کو بالائے طاق رکھ کر کسی شخص کی ذاتی ۔۔ خانہ ساز ۔ من گھڑت تشریحِ قرآن پر عمل کرے گا۔ وہ گمراہ ہو جائے گا۔ اور میدانِ محشر میں اپنے گمراہ کرنے والے کا نام لے لے کر روئے گا۔ اور کہے گا۔ کہ فلاں نے مجھ کو قرآن سے بہکایا اور گمراہ کیا تھا۔

اوپر کی آیت میں ذکر کے معنی قرآن کے گئے ہیں۔ جو ٹھیک ہیں۔ اور ذکر معنی نصیحت کے بھی ہیں۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ذکر کے معنی نصیحت ہی لکھے ہیں۔ بیشک ذکر کے معنی نصیحت حق ہیں۔ یاد رکھیں۔ کہ قرآن بھی نصیحت ہے، اور حدیث بھی ذکر یعنی نصیحت ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا فرماتا ہے۔

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ - (پ۱۳ ع ۳)

"اور (اے پیغمبرؐ) نصیحت کر ان کو اللہ کے دنوں کے ساتھ"

معلوم ہوا۔ کہ حضورؐ کا فرمان اور حدیث بھی ذکر ہے۔ نصیحت ہے اس لحاظ سے حضورؐ کی حدیث کے متعلق شکوک پیدا کرنا اور اسے جزو دین نہ کہنا، اور لوگوں کو حدیث سے بدظن کرنا بھی ذکر سے بہکانا ہے۔ الحاصل قرآن اور حدیث کے خلاف راستے پر لوگوں کو چلانے والے گمراہ کرنے والے ہیں۔ اور گمراہ لوگ قیامت کو اپنے گمراہ کنندوں کے خلاف حسرت اور افسوس سے واویلا کریں گے۔ اور روئیں گے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۔۔ اور شیطان آدمی کو ہلاکت میں سونپنے والا ہے" مطلب یہ کہ جو شخص مسلمانوں کو قرآن اور حدیث سے گمراہ (ASTRAY) کرے۔ اس نے مسلمانوں کو ہلاکت، تباہی اور بربادی کے حوالے کر دیا۔ کہ انجام اس گمراہ کا قیامت کے دن واقعی بربادی ہے۔

حدیث برہان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ (پ۶ ع ۴)

"لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آ چکی اور ہم تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور بھیج چکے"

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برہان فرمایا ہے۔ اور برہان کے معنی دلیل اور حجت کے ہیں، ثابت ہوا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضورؐ امت کے لئے حجت ہیں۔ دلیل۔ یعنی آپ کا قول و فعل امت کے لئے برہان، حجت اور دلیل ہے۔ حضورؐ کو برہان کہنے کا مطلب آپ کے قول و فعل سنت اور حدیث کو برہان کہنا ہے۔ پیغمبر اگر بولے ہی نہ۔ تو دعوئ نبوّت کیسے ثابت ہو۔ پیغمبر اگر خدا کے احکام پر عمل کر کے نہ دکھائے۔ تو لوگ کس طرح احکام الٰہی کو عملی جامہ پہنائیں۔ معلوم ہوا۔ کہ پیغمبر کا قول، اور فعل برہان ہے۔

جناب محمد مارما ڈیوک پکھتال اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

(O, MANKIND! NOW HATH A PROOF FROM YOUR LORD COME UNTO YOU AND WE HAVE SENT DOWN UNTO YOU A CLEAR LIGHT.)

"اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس (حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) پروف (حجت، دلیل، برہان) آئے ہیں، اور ہم نے تم پر (قرآن) صریح روشنی اتاری ہے۔"

ثابت ہوا۔ کہ حضور انورؐ دلیل، حجت اور برہان (PROOF) ہیں۔ اور قرآن روشنی اور نور ہے۔ یعنی جس طرح قرآن کی بات حجت ہے۔ اسی طرح حضورؐ کی بات (حدیث) حجت ہے۔

مسلمان بھائیو!۔ دفتروں کے معزز مسلمانو! حکومت کے واجب العزت ملازمو! فوج، پولیس اور کچہری کے محترم افسرو! گرامی قدر تاجرو! مال و دولت کی نعمتیں پانے والو۔ خدارا انصاف کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ یعنی ان کے قول و فعل کو برہان (حجت) کہنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور پرویز کہتا ہے۔ کہ حدیث دین میں حجت (برہان) نہیں۔ اب آپ خدا کا حکم مانیں گے، یا پرویز کی ذاتی رائے کو دین بنائیں گے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ پرویز صاحب کون ہیں۔ جو قرآن کے بھی مخالف ہیں۔ اس طرح کہ ساری امت کے خلاف قرآن کے معنی اور مطلب گھڑتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا۔ کہ اطاعتِ رسول سے مراد ہر زمانے کے امامِ وقت کی اطاعت ہے۔ کس دلیل سے ہے؟۔ بس جو منہ میں آیا کہہ دیا۔ آگے ماننے والوں، عقل و بصیرت رکھنے والوں کا کام ہے۔ کہ وہ سوچیں۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جس ذاتِ اقدس پر قرآن نازل ہوا اس ذاتِ اطہر نے جو مطلب اور مفہوم، اور طریقۂ عمل قرآن کے متعلق بتایا۔ وہ سب حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ اسے نسیاً منسیاً کر دیا جائے، اس سے لوگوں کو نفرت دلائی جائے۔ اس میں کیڑے نکالے جائیں۔ اور ایک ماڈرن اسلام کی بنیاد رکھ کر کہا جائے۔ کہ ہر زمانے کا امامِ وقت جو مطلب اور مفہوم اور طریقۂ عمل قرآن کا بتائے۔ وہ شریعت ہے۔ مسلمانوں کے لئے وہی واجب العمل ہے۔ کیا آپ کا دل یہ مانتا ہے۔ کہ اسوۂ رسولؐ مٹ گیا ہے؟ خُلقِ پیغمبرؐ دفن ہو چکا ہے؟ کردارِ مصطفٰیؐ کی شمع بجھ گئی؟ سیرت کا چراغ گل ہو گیا؟ آپ کے لیل و نہار وفات پا گئے؟ اور شب و روز ناپید ہو گئے؟ — نہیں!— ہرگز نہیں! حضورؐ اپنے تیئیس سال تک کے قول و فعل، اور سیرت و کردار کی شمعیں فروزاں چھوڑ گئے ہیں۔ اور آج تک جوں کی توں جل رہی ہیں۔ کئی قسم کے فتنوں کی آندھیاں چلیں، قرامطیوں کے الحاد کے جھکڑ، اور باطنیوں کی لادینی کے طوفان آئے۔ صدہا ائمہ ضلالت نے ابولہب، ابوجہل، عتبہ اور شیبہ کی گدیاں سنبھالیں اور دجل و تلبیس کی پھونکوں سے سننِ ھدیٰ کی شمعیں بجھایا کئے۔ لیکن ایک ایک کر کے سب ذلت و ہزیمت کی موت مر گئے۔ اور مصطفوی شمعیں — اسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگ مگ جگ مگ کر رہی ہیں۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ (پ۳۰ع ۱۹)

"اور بلند کیا ہم نے تیرے لئے ذکر تیرا"

AND EXALTED THY FAME.

یعنی تمہارے ذکر (خیر) کا آوازہ بلند کیا" جب خدا تعالیٰ نے آپ کے نام اور کام کو دوام بخش دیا۔ اور آج تک دوام ہے، اور قیامت تک دوام رہے گا۔ تو کوئی کس طرح آپ کے کام[1] (سنت اور حدیث) کو مٹا سکتا ہے۔ گو چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی کی ستیزہ کاری جاری ہے۔ لیکن محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کام اور پیغامؐ کا چراغ خدا نے جلایا ہوا ہے۔ اسے کوئی ظالم نہیں بجھا سکتا۔

پڑھے لکھے بھائیو! دامنِ رسالت مآب تھام لو۔ حضورؐ کے اِتّباع اور اطاعت میں زندگی گزارو۔ قرآن کی جو تشریح اور جزئیات رحمت عالمؐ نے مرتب کی ہیں۔ وہ شریعت ہے، قیامت تک کے لئے اٹل شریعت ہے اس پر عمل کرو۔ اسی کا نام اسلام ہے۔ س

---

[1] پرویز صاحب کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ کا پیغام صرف قرآن ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ غلط ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ خدا کا پیغام قرآن ہے۔ سب اسے کلام اللہ کہتے ہیں یعنی خدا کا کلام، پیغام، علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔ س

نوعِ انساں را پیامِ آخریں ٭ حاملِ اُو رحمت للعالمینؐ

یعنی قرآن خدا کا پیامِ آخریں ہے، اور حضورؐ اس کے حامل ہیں۔ اٹھانے والے ہیں پس خوب یاد رکھیں۔ کہ قرآن خدا کا پیغام ہے۔ حضورؐ کا نہیں۔ حضورؐ کا پیغام قرآن کے سوا ہے۔ اسے حدیث اور سنت کہتے ہیں۔ منکرِ حدیث اسے مٹانا چاہتا ہے، اسی شمع کو گل کرنے کے لئے پھونکیں مار رہا ہے۔ حدیث دین نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو شمع میارید دریں بزم کہ امشب
در مجلس ما ماہِ رخ دوست تمام است

مسلمان پر قرآن اور حدیث کا ماننا فرض ہے

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۱۳)

"سوائے اس کے نہیں کہ قول مسلمانوں کا یہ ہے۔ جب بلائے جاتے ہیں اللہ کی طرف، اور اس کے رسول کی طرف تاکہ حکم کرے (رسول) درمیان ان کے، تو بس کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنا، اور فرمانبرداری کی ہم نے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی، اور اس کے رسول کی، اور ڈرے اللہ سے، اور (اس کی نارضامندی سے) بچتا رہے۔ تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔"

اس آیت میں خدا نے مسلمانوں کی پہچان بتائی ہے۔ کہ جب ان کو خدا اور رسولؐ کے ارشادات کی طرف بلایا جاتا ہے۔ جب ان کے آگے خدا کی آیت پیش کی جاتی ہے۔ یا اس کے رسول کی حدیث پڑھی جاتی ہے۔ تو خدا اور رسول کا ارشاد سن کر ان کا قول یہ ہوتا ہے۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا۔ ہم نے سن لیا قرآن اور حدیث کو اور مان لیا ہم نے، اس آیت سے قرآن کی طرح حدیث کا سننا اور ماننا بھی فرض ثابت ہوا۔ اور دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت فی الدین ہوئیں۔ پس جو شخص رسول کی بات (حدیث) سن کر کہے کہ میں نہیں مانتا۔ حدیث دین نہیں ہے، وہ مسلمان نہ ہوا۔

پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ۔ تاکہ (مسلمانوں کو بلا کر) رسول ان میں حکم کرے۔ فیصلہ کرے، رسول کا یہ حکم کرنا کسی خاص امر کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ عام ہے۔ جو بات بھی مسلمانوں کو درپیش ہو۔ جو جھگڑا ان میں پیدا ہو۔ کوئی بات بھی ان میں باعث نزاع ہو۔ ایک، دو دس۔ سو، دو سو، ہزار۔ جس قدر مسائل ان میں رونما ہوں، رسول ان میں حکم کرے۔ فیصلہ کرے، اور مسلمانوں کی بات رسول کا حکم سن کر صرف یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہم نے سن لیا حکم رسول کا، اور دل و جان سے مان لیا۔

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ رسولِ خدا نے زمانہ نبوت میں جو کچھ بھی زبان اطہر سے فرمایا۔ وہ سب دین ہے۔ ماخذ دین ہے۔ اور وہ حدیث ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ زبان پاک سے جو کچھ نکلا۔ اس کا مان لینا فرض ہے۔ مسلمان کی شان اور پہچان سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا۔ (WE HERR — AND WE OBEY.) ہے۔

پھر جو لوگ خدا اور رسول کے ارشاد کو سن کر مانتے اور عمل میں لاتے ہیں۔ ان کے لئے بشارت دی، کہ یہ لوگ قیامت کو بامراد ہونگے یہاں بھی غور کریں۔ کہ یہ بشارت نرے قرآن کی تعمیل پر نہیں ہے، بلکہ فرمانِ رسول کی اطاعت بھی ساتھ لازم ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۱۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرے اللہ سے، اور (اس کی نارضامندی سے) بچتا رہے، تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔"

یاد رہے کہ دو اطاعتیں فرض ہیں۔ اللہ کی، اور اس کے رسول کی۔ وہی مطلب ہوا نا۔ کہ قرآن اور حدیث۔ آگے فرمایا۔ اللہ سے ڈرے۔ یعنی اس کے قانون ۔ قرآنی اصولوں پر چلے۔ یہ اللہ کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا۔ وَ یَتَّقْهِ۔ اور (خدا کی نارضامندی سے) بچے۔ اور پرہیز کرے، اور وہ یہ ہے۔ کہ دوسری اطاعت کو نگاہ رکھے، قرآنی اصولوں کو نبوی تشریحات سے مانے، اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سے سارا عملی اسلام سیکھے، اور ان کی کسی امر میں نافرمانی نہ کرے، پھر وہ شخص خدا کی نارضامندی سے بچ سکتا ہے۔ اور یہ بات قرآن میں واضح طور پر آچکی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کی نافرمانی سے ناراض ہوتا ہے، ارشاد ہوتا ہے:۔

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ (پ ۲۲ ع ۲)

"اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی، اور اس کے رسول کی تو وہ صریح گمراہی میں پڑ چکا۔"

یعنی خدا نے صاف فرما دیا۔ کہ رسول کی نافرمانی کرنے والا۔ آپ کی بات نہ ماننے والا (منکرِ حدیث) صریح گمراہ ہے۔ جب گمراہ ہے، تو خدا اس پر ضرور ناراض ہو گا۔ ثابت ہوا کہ انکارِ حدیث موجب ضلالت اور سبب غضب خدا ہے۔

قارئین کرام! آپ جانتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں خدا کے احکام ہمیشہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے، کہ سارے حکم بدستور قائم اور واجب الاطاعت رہیں۔ لیکن حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اتباع، فرمانبرداری اور اسوۂ حسنہ بقول پرویز حضورؐ کی وفات کے بعد واجب الاطاعت نہ رہے۔ بانیٔ پاکستان جناب قائد اعظمؒ مرحوم کے پیغامات اور نصیحتیں آئے دن اخباروں میں چھپتی رہیں۔ اور قوم کو ان پر عمل کرنے کے لئے ابھارا جائے، اور اسی طرح امت کے تمام بزرگوں کے ارشادات قوم کی رہبری کے لئے کتابوں کی شکل میں موجود ہوں۔ ان کو پڑھا جائے اور لوگوں کو سنایا جائے۔ لیکن صد حیف پرویز پر کہ وہ ساری کائنات کے ابدی رسولؐ خدا کا (ان پر درود و سلام ہو) کے ارشادات کو واجب الاطاعت نہیں مانتا۔ اور انہیں غیر دین کہہ کہہ کر مسلمانوں کو ان سے متنفر کرتا ہے۔ اور یہ غلط بیانی کرتا ہے، کہ حضورؐ کے ارشادات دنیا میں رہے ہی نہیں ہیں۔ ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز!
بسوخت دیدہ زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

خدا نے اپنے رسولؐ کو ذکر بنا کر بھیجا ہے

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًاہ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط (پ۲۸ ع ۱۸)

"تحقیق اتارا ہے اللہ نے تمہاری طرف ذکر کہ رسول ہے۔ جو پڑھتا ہے تم پر آیتیں اللہ کی کھلی کھلی۔ تاکہ نکالے اندھیروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روشنی کی طرف، اُن لوگوں کو کہ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں"۔
اس آیت میں خدا نے حضرتِ انورؐ کو ذکر کہا ہے۔ کہ حضورؐ مسلمانوں کے لئے ذکر ہیں۔ اور ذکر کے معنی ہیں نصیحت، یاد دہانی، آگاہی، تنبیہہ۔ اس کا ترجمہ انگریزی میں یوں ہوگا۔

GOD HATH SURELY SENT DOWN UNTO YOU A MONITION.

کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر (MONITION.) بھیجا ہے، یعنی آگاہی، تنبیہہ، اور ذکر کے معنی (REMINDER.) ریمائینڈر کے بھی ہیں۔ یعنی یاد دہانی، خبرداری، تو ثابت ہوا۔ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سراپائے اقدس سارے جہان کے لئے برائے عمل، نصیحت، تنبیہہ ہے۔ سرورِ کائنات کی تئیس سالہ زندگی مسلمانوں کے لئے سراسر ذکر ہے نصیحت ہے، یاد دہانی اور آگاہی ہے۔ کہ ہوش کرو۔ خبردار ہو جاؤ۔ کہ رسول کی عملی زندگی کی طرح اپنی زندگیاں بنا لو۔ سنت کے مطابق عمل کر لو، آگاہ ہو جاؤ۔ کہ رسول کا وجود چلتا پھرتا قرآن ہے۔ بولتا چالتا فرقان ہے، حیات اطہر کا ہر قول آیات کا ترجمہ اور ہر فعل خدا کی مرضی کی تفسیر ہے خوب یاد رہے، کہ خدا حضورؐ کی ہستی پاک کو امت کے لئے، قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے نصیحت فرما رہا ہے۔ اب بھی جو حضورؐ کے کاموں فعلوں، اور قولوں کو دین نہ مانے، تو اس کا خدا کے ساتھ، قرآن کے ساتھ، رسول پاک کے ساتھ، اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہ رہا۔
یہ ارشاد فرما کر کہ ہم نے تمہاری طرف ذِکْر اُتارا ہے۔ آگے فرمایا:۔
رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ذکر رسولؐ (کی ذات) ہے۔ کہ پڑھتا ہے تم پر اللہ کی آیتیں کھلی کھلی۔"

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ

"تاکہ نکالے رسول ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔"

رسولِ خدا آیتیں پڑھتے تھے۔ اور ساتھ ہی عمل کر کے دکھاتے تھے، پھر جو لوگ حضورؐ کا اتباع کرتے تھے، وہ روشنی میں آجاتے تھے۔ ثابت ہوا۔ کہ جو شخص حضورؐ کے عمل کے مطابق قرآن پر عمل کرے، وہی روشنی میں آتا ہے۔ بغیر اتباعِ رسولؐ کے اپنی مرضی سے قرآن پر عمل کرنے والے گمراہ ہو جاتے ہیں، اور اس چیز کو ہم کتاب کے گذشتہ صفحات میں بوضاحت بیان کر آئے ہیں۔

قرآن بھی ذکر ہے اور صاحبِ قرآن بھی ذکر ہیں دونوں کی حفاظت خدا کے ذمہ ہے

مذکورہ آیت تو آپ پڑھ چکے۔ کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ہم نے تمہاری طرف ذکر اتارا ہے جو رسول ہے، اسی طرح خدا نے قرآن کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ۔ (پ ۱۴ ع ۱)

"تحقیق ہم نے اتارا ہے ذکر، اور ہم ہیں اسکی حفاظت کرنیوالے"

قرآن کی طرح حدیث کی حفاظت

اب یہ بات توجہ کے لائق ہے۔ کہ رسولؐ کی ذات کو بھی خدا نے ذکر فرمایا۔ اور اس ذکر کے لئے "اتارا" کا لفظ فرمایا۔ اور قرآن کو ذکر فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے لئے بھی آتارا کہا۔ حضورؐ بھی ذِکر (REMINDER MONITION) ہیں۔ اور قرآن بھی ذِکر (REMINDER MONITION) ہے۔ پھر ذکر کی حفاظت کے متعلق اعلان فرمایا :-

اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ "اور ہم ہیں ذکر کی حفاظت کرنے والے"

مطلب یہ کہ قرآن جو ذکر ہے، اس کی بھی، اور رسول جو ذکر ہے۔ اس کی بھی ہم حفاظت کرنے والے ہیں۔ ثابت ہو گیا، کہ قرآن کی طرح، خدا نے حدیث کی حفاظت کا بھی ذمہ لیا ہوا ہے، قرآن بھی قیامت تک رہے گا۔ اور قرآن پر حضرت انورؐ کا عمل بھی قیامت تک رہے گا۔ غور تو کریں کہ قرآن کی تو خدا حفاظت کرے، اور رسول کی رسالت اور نبوت کو قیامت تک رکھے۔ لیکن رسول کے قول و فعل کو جس پر مدار نجات ہے۔ اُسے ماضی کی تاریکیوں میں کھو دے۔ مٹا دے۔ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ایسا ہوا ہے۔ سرورِ کائنات کے ارشادات، اقوال، و افعال کی قندیلیں بدستور جل رہی ہیں، اور تا صورِ اسرافیل فروزاں رہیں گی۔ ؎

بہ حسنِ عارض و قدِ تو بردہ اند پناہ
بہشت و طوبیٰ، طوبیٰ لہم وحسن مآب (حافظ)

اِرمِ سنن میں خرامِ زندگی

شعر مذکور کا مطلب بھی سمجھ لیں کہ ایمان تازہ ہوگا۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔ حضورِ انورؐ کے حسنِ عارض اور قدِ پاک میں بہشت و طوبیٰ نے پناہ لی ہے۔ ان کے لئے ایسا اچھا ہے۔ اور اچھی ہے پناہ گاہ!۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہشت تو آپ جانتے ہیں۔ خُلد، باغ، جنت، فردوس، جناں، نہایت پاک صاف، خوبصورت، آرام کا گھر جو آخرت میں نیک لوگوں کو ملیگا جس کا ذکر قرآن پاک میں بارہا آیا ہے۔

طُوبیٰ۔ بہشت کا بہت بڑا درخت جس کی شاخیں ہر جنتی کے مکان پر چھائی ہوئی ہوں گی، اور اس میں سے طرح طرح کے میوے اتریں گے۔

اس بہشت نے حضورؐ کے حسنِ عارض یا جمالِ رخ میں پناہ لی ہے طوبیٰ (درخت) نے قدِ مبارک میں ــــ سبحان اللہ! کیا مرتبہ ہے سیّد الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ کہ بہشت جیسی پاک اور خوبصورت چیز نے حسنِ عارض میں آرام پایا اور طوبیٰ جیسے عظیم درخت کو قدِ اقدس میں سکون ملا۔

پھر حسنِ عارض سے مراد حضور انورؐ کی باتیں ہیں، نورانی حدیثیں ــــ اور قدِ پاک سے عمل ـــ کہ عارض ـــ رُخ اور منہ سے باتوں کے عطر ریز پھول جھڑتے ہیں۔ اور قدِ اطہر سے حرکتیں اور ادائیں ظہور میں آتی ہیں۔ پس سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے حسن پر بہشت اور طوبیٰ دونوں فدا ہیں، پھر جو شخص احادیث وسنن کے ارم میں خراماں خراماں زندگی گزاریگا، وہ یقیناً بہشت میں طوبیٰ کے سایہ میں جگہ پائے گا۔ خوب سمجھ لیں اور جان لیں کہ :۔

ذرّے کو آفتاب کرنے والے، خاک کو اکسیر بنانے والے، رہبرِ کاروانِ حیات، سرورِ کائنات، خلاصۂ موجودات، مشعلِ راہِ ہدایت۔ رہبرِ راہِ طریقت زینتِ بزمِ رسالت، چارہ سازِ دردِ ملت، منبعِ بحرِ شریعت، شافعِ روزِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت، قاسم انوارِ سنت، ساقیِ حوضِ کوثر، معنیِ آیاتِ قرآن، فاتح ابوابِ جناں، حاملِ وحیِ جلی، مصدرِ وحیِ خفی، گوہرِ درجِ حیات، پیکرِ تسبیح وطواف، سراپائے خیر و دیں۔ بانیٔ شرعِ مبیں، مبینِ جزئیاتِ قرآن، مراۃِ شرحِ فرقاں، معیارِ تعمیلِ کتاب، روح و روانِ یومِ حساب، مظہرِ رضائے کبریا، پیمانۂ برّ و ہدیٰ، نشانِ تکمیلِ ایماں، آیۂ رحمتِ یزداں، واضع طُرقِ عبادات، تفسیر و تشریحِ آیات، تقدیرِ گلستانِ اسلام، پیغمبرِ نبوتِ دوام، ماحیِ شرک و ضلالت، حامیٔ توحید و صداقت، انتخابِ کون و مکاں، وجہِ شرفِ انساں، حضورؐ سید البشر۔ سیدِ ولدِ آدم، سید العربؐ العجم، سید المرسلین، سید الکونین و الثقلین۔ اکرم الاولین، اکرم الآخرین، رحمت للعالمینؐ، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، شمس الضحےٰ، بدر الدجےٰ، والیٔ بطحا ــــ حبیب خدا، اشرف انبیاء، حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں تعمیلِ قرآنِ حکیم ہے۔ امتثالِ ربِّ عرش عظیم ہے۔

پھر جو شخص ان نبی خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روکتا ہے، اور ایک افسانوی اور لٹریری اسلام، ماڈرن اسلام پیش کرتا ہے۔ دراصل وہ ماڈرن ایجوکیٹڈ طبقہ کو (جو اسلام کی اصل تعلیم سے ہنوز ناواقف ہے) افیون کا گھولا (OPIUM DRINK) دے رہا ہے۔ تاکہ ان کے روح و ایمان کو آرٹی فیشل اسلام کے ہپناٹزم سے مسحور کرکے انہیں دانائے سُبل کی راہ سے ہٹادے۔ لیکن مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ اس کی ہڈیوں میں توحید رچی ہو۔ اور اس کے گوشت، پوست اور لہو میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اطاعت سماعی ہو۔ سہ

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

رسولِ خدا ساری اُمت کیلئے اُسوہ حسنہ ہیں

آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں۔ کہ خدا نے فرمایا ہے :۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ (پ ۲۱ ع ۱۹)

"البتہ تحقیق ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی ذات) میں عمدہ نمونہ (پیروی کے لئے)، اس شخص کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ کی۔ اور روزِ آخرت کی، اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت۔"

اس آیت میں ایک خاص بات قابلِ غور ہے۔ کہ خدا نے ساری امتِ رسولؐ کو جو قیامت تک آنے والی ہے۔ فرمایا ہے، کہ تمہارے لئے رسولِ خدا پیروی کے لئے عمدہ نمونہ ہیں۔ یعنی رسولؐ کی چال چلے جاؤ۔ جو وہ کریں یا فرمائیں۔ وہی کرو۔ گویا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساری امت کے لئے اسوۂ حسنہ (GOOD EXAMPLE) ہیں۔

لیکن پرویز صاحب کا وعظ یہ ہے۔ کہ رسولِ خدا کی اطاعت ان کی زندگی تک کے لئے تھی۔ ان کے بعد اُن کے جانشینوں کی اطاعت واجب العمل ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب حضورؐ کی اطاعت، تابعداری، چال، طریقہ ان کی زندگی کے بعد قابلِ اطاعت نہیں ہے۔ تو حضورؐ ساری امت کے لئے اُسوۂ حسنہ نہ ہوئے۔ اگر ہوئے تو صرف صحابہ کے لئے، صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیس سال تک! اس کے بعد ساڑھے تیرہ سو سال ہو گئے ہیں، اس زمانہ کے مسلمانوں کے لئے اسوہ نہ ہوتے، اور نہ آنے والے زمانوں کے لئے نمونہ بنے۔ تو پھر قرآن کا یہ ارشاد کہ اے مسلمانو! رسولِ خدا تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہیں۔ معاذ اللہ بے معنی اور لغو ہوا! کیسا بھرپور وار ہے قرآن پر! اور اگر پرویز صاحب کے ماڈرن اسلام کے مطابق، حضورؐ کو صرف صحابہ کیلئے اسوۂ حسنہ مانیں۔ بعد کے لوگوں کے لئے نہ مانیں۔ تو پھر پچھلے مسلمانوں پر یہ ظلم ہوگا۔ کہ انہیں اسوۂ رسولؐ سے کیوں محروم کیا؟ ان سے سنتِ خیر الانام کیوں چھینی؟ طریقۂ نبوی کا شرف انہیں کیوں نہ بخشا گیا؟ صحابہ تو قرآن پر طریقۂ رسول کے مطابق عمل کریں۔ اور صحابہ کے بعد کے مسلمان طریقِ رسول سے بے نصیب ہو کر امام وقت کے اسوہ پر چلیں، یہ ہے گمراہی جس کا راہی کبھی ایمان سلامت نہ لیجائے گا۔ قربان جاؤ قرآن کے کمال اور بلاغت پر، کہ اسوۂ حسنہ اس شخص کے لئے ہے، جو امیدوار ہے خدا تعالیٰ کا اور روزِ آخرت کا۔ اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت۔

اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ جو شخص خدا کی ملاقات کا امیدوار ہے جس کا روزِ آخرت پر ایمان ہے، کہ خدا کے سامنے پیش ہو کر حساب دینا ہے ایسا شخص اسوۂ رسولؐ پر چلتا ہے، پیرویِ رسول کرتا ہے، اور جو شخص اسوہ رسول کو واجب العمل نہیں سمجھتا۔ سنن ہدیٰ سے گریز کرتا اور احادیث کو خارج از دین قرار دیتا ہے، رسولِ رحمت کی چال نہیں چلتا، بقولِ قرآن وہ خدا تعالیٰ کا، اور روزِ آخرت کا امیدوار نہیں ہے، اس کے دل میں خوفِ خدا نہیں ہے۔ قارئین کرام! اس آیت کے آئینہ میں منکرین حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شکل دیکھ لیں، کہ وہ کون ہیں۔

حدیث کی مخالفت سے ڈرنا چاہیئے

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (پ۱۸ ع ۱۵)

"پھر جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کو اس (بات) سے ڈرنا چاہیئے، کہ دکھیں، اُن پر کوئی آفت (نہ) آن پڑے، یا ان پر (کوئی اور) عذاب دردناک (نہ) نازل ہو"

مطلب واضح ہے، کہ جو لوگ رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو کسی نہ کسی آفت، یا دردناک عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اب رسولؐ کا حکم خود سمجھ لیجئے۔ کہ کیا ہے؟ حدیث ہی تو ہے۔ ارشاد رسولؐ ہی ہے، تو خدا نے صاف طور پر رسول کے حکم، ارشاد، فرمان کے مخالفت کو دردناک عذاب کی دھمکی دی ہے۔ حدیث کا انکار کرنے والوں۔ حدیث کو خارج از دین بتانے والوں کو لرز جانا چاہیئے۔ خدائے جبّار کے عذاب سے خوف کھانا چاہیئے۔

اس آیت سے حکم رسول یعنی حدیث کی حجیّت ثابت ہوئی۔ کہ انکارِ حدیث مستلزم عذاب ہے۔ اور بھی بہت سی آیتیں آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ جن سے اطاعتِ رسول، اتباع رسول، ارشادِ مصطفٰےؐ، فرمانِ مجتبٰےؐ، حدیثِ مرتضٰیؐ، اور سنتِ حضرتِ خیرالوریٰؐ کی فرضیت اور حجیّت واضح ہو چکی ہے، قارئین کرام کو اس قرآنی حکم کی رو سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرنی چاہیئے۔ اور احادیث کی روشنی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادات اور دوسرے احکامِ الٰہی بجا لانے چاہئیں۔

اتّباعِ صحابہؓ پر بہشت کی بشارت

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی مرضی کے مطابق قرآن پر عمل کیا، یہ عملِ رسولؐ صحابہؓ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنایا۔ اور وہ حضورؐ کی چال چلے، گویا عملِ صحابہ اتباعِ رسولؐ ہے۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ، جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہؓ ۔ وہ راستہ سیدھا اور نجات کا ہے۔ قرآن مجید نے بھی حضورؐ کی اطاعت، اور اتباعِ صحابہؓ پر بہشت کی بشارت دی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(پ۱۱ ع۲) ــ " اور سبقت کرنے والے پہلے ہجرت کرنے والوں سے، اور مدد دینے والوں سے، اور جن لوگوں نے پیروی کی انکی خلوصِ دل سے، خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش، اور خدا نے ان کے لئے بہشتیں تیار کی ہیں۔ جن کے تلے نہریں چلتی ہیں۔ (اور وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) یہی بڑی کامیابی ہے "

اس آیت سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) مہاجرین اور انصار (صحابہؓ) سے خدا تعالیٰ راضی اور خوش ہو گیا۔

(۲) ان کے ایمان اور عمل کو قبول کر لیا۔

(۳) اور وہ (صحابہؓ) بہشتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اور صحابہؓ کی پیروی کرنے والوں سے بھی خدا خوش ہے۔ اور وہ نجات پائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ۔ جن لوگوں نے صحابہؓ کی پیروی کی، یہ پیروی عام ہے۔ جو قیامت تک کے لوگوں کے لئے ہے۔ یعنی جو لوگ صحابہؓ کے بعد آنے والے ہیں۔ اگر وہ صحابہؓ کی پیروی کریں گے، تو نجات پائیں گے۔ اور صحابہؓ کی پیروی پر نجات اس لئے ہے: کہ صحابہ کا عمل اطاعتِ رسولؐ پر ہے۔ تو ثابت یہ ہوا۔ کہ نجات اور بہشت موقوف ہے اطاعتِ رسول، بہ تعاملِ صحابہؓ پر۔ اور یہ کہ کسی امامِ وقت، یا مرکزِ ملت کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قرآنی اصولوں کی جزئیات وقت کے تقاضوں کے مطابق مرتب کر کے اسلام میں دھاندلی (WRANGLING) مچائے۔

وحی تین قسم کی ہے

قرآن مجید کا وحی ہونا تو مسلّم ہے۔ اور حدیث کی حجیّت، اور اس کے دین ہونے کے متعلق۔ آپ بہت سی آیات پیچھے پڑھ چکے ہیں، اب ہم حدیثِ خیر الوریٰ کو قرآن کے سوا وحی ثابت کرتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے:۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

(پ۲۵ ع ۶) ۔ اور کسی آدمی کی طاقت نہیں۔ کہ خدا اس سے (روبرو ہو کر) کلام کرے، مگر جی میں ڈال کر، یا پردے کے پیچھے سے، یا بھیجے فرشتہ پیغام لانے والا۔ پس جی میں ڈال دیتا ہے خدا کے حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جو اس کو منظور ہوتا ہے، اور وہ عالیشان حکمت والا ہے۔"

اس آیت سے وحی کی تین قسمیں ثابت ہوئیں :-

(۱) اِلَّا وَحْیًا۔ یعنی وحی۔ BY REVELATION.

(۲) مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ پس پردہ۔ BEHIND A VEIL.

(۳) یُرْسِلَ رَسُوْلًا۔ فرشتہ بھیجتا ہے۔ SENDETH A —MESSENGER.

معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ آدمی سے تین طریقوں سے کلام کرتا ہے، اور ان طریقوں کو وحی کہتے ہیں، ان میں سے ایک طریقہ تو نزولِ کتاب کا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ "بھیجتا ہے فرشتہ جو وحی کرتا ہے خدا کے حکم سے جو کچھ (خدا) چاہتا ہے۔" اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ جو قرآن لے کر حضورؐ پر نازل ہوتے تھے، جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا۔

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ "پس جبریل نے اتارا ہے قرآن تیرے دل پر۔"

نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ۔ "قرآن روح الامین یعنی جبریل علیہ السلام نے اتارا ہے"

قرآن سے ثابت ہوا۔ کہ ایک قسم وحی کی یُرْسِلَ رَسُوْلًا ہے۔ یعنی فرشتہ وحی لے کر آتا ہے۔ جو قرآن ہے۔ اور اس سے قبل تورات، زبور، انجیل، اور بہت سے صحیفے لے کر بھی فرشتہ نبیوں پر اترا۔ یہ وحی بکتاب ہے، منکرین حدیث صرف اسی ایک وحی کے قائل ہیں، اور کہتے ہیں کہ صرف قرآن ہی وحی ہے، اُن کا یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ اوپر کی آیت میں تین وحیوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے ایک تو فرشتہ لاتا ہے، جیسے قرآن مجید — اور قرآن کے علاوہ دو اور وحیاں بھی ہیں۔ سنیئے۔ اِلَّا وَحْیًا — وحیِ مطلق — یہ یُرْسِلُ رَسُوْلًا کے علاوہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ثبوت قرآن میں موجود ہیں۔

کلامِ الٰہی کتاب کے بغیر وحی

(۱) وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْۤ۔ (پ۱۹ع۸)

"اور وحی کی ہم نے موسیٰ کی طرف یہ کہ رات کو لے چل میرے بندوں کو۔"

یہ اس وقت کی بات ہے۔ جبکہ ابھی تورات نازل نہیں ہوئی تھی معلوم ہُوا۔ کہ یہ وحی یُرْسِلُ رَسُوْلًا کے علاوہ ہے۔

(۲) یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ۲۰ع۷)

"اے موسیٰ (سن) میں ہوں معبود برحق، پروردگار رب جہانوں کا۔"

وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ (پ۲۰ع۷) "اور یہ کہ ڈال دے عصا اپنا۔"

یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ قف اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۝ (پ۲۰ع۷)

"اے موسیٰ آگے آ! اور مت ڈر، تحقیق تو امن والوں سے ہے۔"

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ٘ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ (پ۲۰ع۷)

"(اے موسیٰ) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں رکھو۔ (اور پھر نکالو) بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا۔ اور رفع خوف کے لئے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو۔ غرض (عصا اور ید بیضا) دو معجزے ہیں پروردگار تیرے سے، فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف۔"

قارئین کرام! یہ کلام جو خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا۔ بغیر کتاب کے کیا۔ ثابت ہُوا۔ کہ جبریل علیہ السلام کے بھیجے بغیر بھی خدا تعالےٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں سے کلام (وحی) کرتا ہے اور یہ وحی کتاب سماوی کے سوا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر کتاب کے وحی ہوئی :۔

قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(پ۱ ع۴) "اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بی بی بہشت میں بسو۔ اور اس میں جہاں کہیں سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا، (اگر پھٹکے) تو (دونوں) ظالموں سے ہو جاؤ گے"

یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۔ (پ۱ ع۴)

"اے آدم بتا دے ان کو نام ان کے"

وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ ۔ (پ۸ ع۹)

"اور پکارا ان کو اُن کے پروردگار نے، کیا نہ منع کیا تھا میں نے تم (دونوں) کو اس درخت سے"

خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے بہت مرتبہ کلام کیا ہے۔ یہ سارا کلام (یعنی وحی) بغیر کتاب کے ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام پر بغیر کتاب کے وحی ہوئی :۔

وَ اُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ (پ۱۲ ع۴)

"اور وحی کی گئی نوح کی طرف، یہ کہ وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے تیری قوم سے مگر جو ایمان لا چکے۔ پس مت غم کھا ان لوگوں کی بدکرداریوں کا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السّلام کشتی میں سوار ہیں۔ تو وحی ہوئی۔

یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ق (پ۱۲ ع۴)

اے نوح! نہیں ہے وہ (تیرا بیٹا) اہل تیرے سے۔ کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بغیر کتاب کے وحی ہوئی۔

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ج اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ج وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ہ (پ۱۲ ع۷)

"اے ابراہیم منہ پھیر لے اس بات سے۔ تحقیق آیا ہے حکم تیرے پروردگار کا۔ اور تحقیق ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے۔ جو (کسی طرح) ٹل نہیں سکتا"

حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف بغیر کتاب کے وحی ہوئی

وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ہ (پ۱۲ ع۱۲) ــ "اور ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی۔ کہ تم ان کو اِس بدسلوکی سے متنبہ کرو گے، اور وہ تم کو جانیں گے بھی نہیں"

حضرت یعقوب علیہ السّلام کو بغیر کتاب کے وحی ہوئی۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ہ (پ۱۳ ع۵)

"حضرت یعقوب نے کہا۔ (بیٹو!) اگر تم مجھے سٹرا بہترا نہ بناؤ۔ تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے تو یوسف کی مہک آرہی ہے"

چنانچہ مزید فرمایا:۔

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ (پ۱۳ ع۵)

"میں اللہ کی طرف سے وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس یہ وحی کی باتیں ہیں۔ جو بغیر کتاب کے اللہ بتاتا ہے۔ قرآن مجید میں اور بھی بہت سے پیغمبروں پر ایسی وحی کے نزول کا ذکر ہے۔ تو یاد رہے۔ کہ ایک وحی بکتاب ہے۔ اور ایک مِنْ وَّرَآءِ حِجَاب ہے اور ایک مطلق وحی ہے۔

جو انبیاء علیہم السلام صاحبِ کتاب تھے، ان پر کتاب کے نزول سے قبل اور بعد بھی کتاب کے سوا وحی ہوتی تھی۔ اور جو انبیاء علیہم السلام صاحبِ کتاب نہیں تھے۔ ان پر اِلَّا وَحْیًا والی مطلق وحی ہی ہوتی تھی۔ جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں۔ اس مضمون کو پھر سمجھیں، اور یاد رکھیں۔ کہ وحی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا۔ اور وہ تین طرح ہے۔ تو ثابت ہُوا۔ کہ وحی صرف کتاب کے ساتھ محدود و مختص نہیں، بلکہ کتاب کے سوا بھی ہے۔ یعنی یُرْسِلَ رَسُوْلًا کے علاوہ۔ اور وہ وحی پردہ کے پیچھے سے بھی ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا۔ اور ایک صورت وحی مطلق کی بھی ہے، یہی وہ وحی ہے۔ حدیث شریف جو قرآن کے علاوہ حضور انور ﷺ پر ہوتی تھی۔ اس وحی کا ثبوت قرآن سے ملاحظہ ہو۔

www.KitaboSunnat.com

وحیِ حدیث کا ثبوت قرآن مجید میں

اس سے پہلے متعدد آیات سے ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ حدیث مصطفوی وحی۔ برہان۔ دلیل اور حجت ہے۔ اس سلسلے میں حدیث کے وحی ہونے پر ہم کچھ مزید بیان کرتے ہیں تاکہ فتنۂ انکارِ حدیث کا کلی طور پر استیصال ہو جائے۔ اور مسلمان رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مانند آپ کی بات (حدیث) کو مانیں۔ یعنی جو درجہ حضورؐ کی رسالت کا سمجھتے ہیں۔ وہی درجہ آپ کی بات کا سمجھیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بولنا وحی ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (پ ۲۷ ع ۵)

NOR DOTH HE SPEAK OF (HIS OWN) DESIRE IT IS NAUGHT SAVE AN INSPIRATION THAT IS INSPIRED.

"اور نہیں بولتا (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے نہیں وہ (بولتا) مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے"

اس آیت میں خدا نے حضورؐ کے بولنے کو وحی فرمایا ہے۔ اور کہا۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے، ان کا بولنا وحی ہے۔ جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ سرورِ عالم کا نطق، بولنا۔ یعنی حدیث وحی ہے، اور قرآن کے سوا وحی ہے۔

اگر منکرِ حدیث کہے۔ کہ یہاں نطقِ رسول سے مراد قرآن ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ ھُوَ ضمیر کا مرجع قرآن یہاں موجود ہی نہیں ہے۔ جب مرجع قرآن یہاں موجود نہیں۔ تو بالضرور ھُوَ کا مرجع نطقِ رسولؐ ہی ہے جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ نطقِ رسولؐ حضور کا اپنا کلام ہے یعنی حدیثیں!۔ یاد رکھیں، کہ قرآن مجید خدا کا نطق ہے۔ جو شخص خدا کے نطق یعنی کلام کو رسول کا نطق کہے۔ وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اس آیت میں خدا نے کلامِ رسول کے متعلق ہی فرمایا۔ کہ حضورؐ کا نطق اپنی ہوا۔ یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش سے نہیں ہے، بلکہ ان کا بولنا۔ قول و فعل وغیرہ سب وحی ہے۔

پھر یہ یاد رہے کہ قرآن میں حضورؐ یہ اقرار کرتے ہیں!۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۔ میں محض وحی کا اتباع کرتا ہوں" اور یہ حقیقت ہے۔ کہ حضورؐ کے تئیس سال کے تمام اقوال اور افعال قرآن میں نہیں ہیں۔ اور تھے یہ سب بہ اتباع وحی۔ تو ثابت ہوا۔ کہ وہ اقوال و افعال جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں۔ وہ بھی وحی ہیں۔ کیونکہ حضورؐ نے اقرار کیا ہے کہ میں صرف وحی کا اتباع کرتا ہوں۔ الحاصل حضورؐ کے تمام اقوال و افعال جو قرآن میں مذکور ہیں وہ بھی، اور جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں وہ بھی ۔ سب کے سب وحی ہوئے۔ قرآن بھی وحی ہوا ۔ اور حضورؐ کا غیر قرآن نطق، احادیث بھی وحی ہوئیں۔ یعنی قرآن کے اصول بھی یُرْسِلَ رَسُوْلًا ۔ کے مطابق وحی ہوئے۔ اور ان اصولوں کی جزئیات خیر الوریٰ بھی اِلَّا وَحْیًا کی ذیل سے وحی ہوئیں۔ خوب یاد رکھیں۔

غیر قرآن وحی

معراج کے واقعہ میں خدا تعالے فرماتا ہے:۔

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی ۔ (پ ۲۷ ع ۵)

"پس وحی کی خدا نے اپنے بندے کو جو وحی کی"

ناظرین کرام!۔ یہ وحی جو معراج میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو کی ۔ کہیں قرآن میں نہیں ہے۔ قرآن تیرہ برس تک مکہ میں اترا۔ اور دس برس تک مدینہ میں۔ نہ یہ وحی مکہ میں ہوئی نہ مدینہ میں۔ ثابت ہوا۔ کہ یہ وحی قرآن کے علاوہ ہے۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے۔ کہ حضورؐ کو قرآن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

... وحی ہوتی تھی۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل وحی سے تھا کہ فرمایا حضورؐ نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ ج دپ۱۱ع۸) "میں صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں" اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ کہ میرے رسول کی ساری زندگی کے اقوال و افعال ... اتباع وحی تھے۔ پھر جو منکر حدیث یہ کہے۔ کہ حضورؐ کی حدیث وحی نہیں دلیل نہیں، دین نہیں، وہ کجرو ہے۔ اور مسلمانوں کو کجروی کی تعلیم دیتا ہے۔

رسولِ رحمت پر قرآن کے علاوہ وحی

نکاح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج (پ۴ع ۱)

"جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں، ان سے نکاح کر لو۔ دو دو۔ تین تین، چار چار"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیک وقت چار سے زیادہ نکاح کئے تھے۔ چنانچہ حضورؐ کی وفات کے وقت نو ازواج مطہرات موجود تھیں۔ جب قرآن نے چار بیبیوں سے زیادہ کی اجازت نہیں دی تو حضورؐ نے زیادہ کیوں کیں؟ اس لئے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی مذکورہ وحی کے علاوہ زیادہ نکاح کرنے کی وحی ہوئی تھی۔ اس غیر قرآنی وحی کی بنا پر آپ نے زیادہ نکاح کئے۔ ثابت ہوا۔ کہ حضورؐ کو قرآن کے سوا بھی وحی ہوتی تھی۔ یہی حدیث ہے۔ اگر اس حدیثی وحی کو نہ مانیں۔ تو آیت مذکورہ کا خلاف لازم آئے گا۔ اور پیغمبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ذات سے قرآن کا خلاف نہیں ہو سکتا۔

ازواج مطہراتؓ کے متعلق حدیثی وحی

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ج فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَ أَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ م بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ط قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ (پ ۲۸ ع ۱۹)

"اور جب پیغمبرؐ نے اپنی بیبیوں میں سے کسی سے چپکے سے ایک حدیث بیان کی، پھر جب خبر کر دی اس بی بی نے (دوسری بی بی کو) اس بات کی، اور ظاہر کر دیا اس کو خدا نے پیغمبرؐ پر، جتا دی (پیغمبرؐ نے) بعض بات اس کی اور منہ پھیر لیا بعض سے، پس جب خبر کی اس بی بی کو اس جتانے کی، تو کہنے لگی کس نے خبر دی آپ کو یہ؟ کہا۔ خبر کی مجھ کو (سب کچھ) جاننے والے خبر رکھنے والے نے۔"

مطلب یہ ہے کہ حضور انورؐ نے ایک بھید کی بات مخفی طور پر بی بی حفصہ سے کہی۔ حضرت حفصہؓ نے وہ بات حضرت عائشہؓ سے کہہ دی۔ اور یہ بات خدا نے حضرت انورؐ پر ظاہر کر دی۔ کہ حفصہؓ نے عائشہؓ کو وہ بات بتا دی ہے۔ پھر حضورؐ نے بی بی حفصہ سے کہا۔ کہ تو نے حضرت عائشہ کو فلاں بات کہہ دی ہے۔ حفصہ نے عرض کیا۔ حضورؐ کو کس نے خبر دی ہے؟ کہ میں نے بھید کی بات عائشہ کو بتا دی۔ حضور انورؐ نے فرمایا۔ کہ خدائے علیم و خبیر نے مجھے بتایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! غور کریں۔ کہ حضرت حفصہؓ نے بھید کی بات حضرت عائشہؓ کو بتائی، اور خدا نے اس کی خبر حضورؐ کو کردی۔ خدا کا یہ خبر کہنا قرآن میں نہیں ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ قرآن کے سوا دوسری وحی سے اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کو خبر دی۔ یہی حدیثی وحی ہے۔ جو یُرسِلَ رَسُولًا کے علاوہ اِلَّا وَحْیًا کے، ذیل سے حضورؐ پر ہوتی تھی۔

قرآن کی سورتوں کی ترتیب حدیثی وحی سے ہوئی

سورتوں کی جو ترتیب اس وقت قرآن میں موجود ہے تنزیل اس طرح نہیں ہوتی تھی۔ یہ سورتوں کی ترتیب حضور انورؐ نے کرائی ہے۔ منکرین حدیث سے پوچھو۔ کہ قرآن میں خدا نے کہاں فرمایا ہے، کہ اس سورت کو وہاں لکھو۔ فلاں سورت کو فلاں سے پہلے یا پیچھے لکھو؟ قرآن میں خدا نے ایسا کوئی ارشاد نہیں فرمایا۔ پھر حضورؐ کا قرآن کو تنزیلی ترتیب کے بجائے موجودہ ترتیب سے جمع کرنا حدیثی وحی سے ہے، خوب یاد رہے۔ کہ قرآن بھی وحی ہے اور حدیث بھی وحی ہے۔

قرآن مجید حدیثی وحی سے لکھوایا گیا

قرآن کے متعلق یہی ارشاد ہوتا ہے۔ فَاقْرَءُوْا (مزمل) پس پڑھو قرآن" وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ۔ (الاعراف)" اور جب قرآن پڑھا جائے" مطلب یہ کہ قرآن کے متعلق پڑھنے کا ہی ارشاد ہوتا ہے۔ لکھنے کے لیے خدا نے حضورؐ کو قرآن میں حکم نہیں دیا۔ پھر جو حضورؐ نے قرآن کو لکھوایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ اسی وحی سے لکھوایا۔ جو قرآن کے علاوہ آپ پر ہوتی تھی۔ حدیثی وحی

بیانِ قرآن وحیِ غیر قرآن ہے

حضرت جبریل جب حضور انورؐ کے پاس وحی لاتے اور آپ کے سامنے پڑھتے۔ تو حضورؐ جبریل کے تمام کئے بغیر جلدی جلدی پڑھتے۔ کہ بھول نہ جائیں۔ اس پر یہ آیت اُتری۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ (پ۲۹ ع۱۷)

"مت (جلدی جلدی) ہلا اپنی زبان کو ساتھ قرآن (پڑھنے) کے تاکہ جلدی کرے ساتھ اس کے، بیشک ہمارے ذمہ ہے (تیرے دل میں) قرآن کا جمع کرنا اور پڑھوانا اس کا تیری زبان سے، پھر جب پڑھیں ہم قرآن کو (بذریعہ جبریل تیرے آگے) پس پیروی کر ہمارے پڑھنے کی۔ پھر ہمارے ذمہ ہے بیان (کھولنا) اس کا۔"

اخیر آیت میں خدا تعالیٰ نے بیان قرآن اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہاں یہ بات سمجھنے کے لائق ہے۔ کہ ایک ہے قرآن اور دوسرا ہے بیانِ قرآن — قرآن تو ہوا دستور، قانون، اصول، اب اس دستور اور اصول کا بیان اور تشریح بھی چاہئیے۔ وہ ہے حضورؐ کا نطق، کلام اور حدیث، یہی چیز خدا نے اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہم تجھے اے رسول صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کا بیان بھی بتائیں گے۔ چنانچہ خدا نے اپنے وعدہ اور ذمہ داری کے مطابق حضورؐ کو قرآن کا بیان بھی بتایا۔ یہ بیانِ قرآن — قرآن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر نہیں ہے۔ بلکہ اِلَّا وَحْیًا۔ کی قسم کی وحی سے حضور پر منکشف کیا گیا۔
ثابت ہُوا۔ کہ حدیث بھی وحی ہے۔ قرآنی وحی کے ماسوا۔

مَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ حدیثی وحی ہے

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط (پ۵ ع ۱۳)

"بیشک ہم نے نازل کی تیری طرف کتاب ساتھ حق کے۔ تاکہ حکم کرے تُو درمیان لوگوں کے ساتھ اس چیز کے کہ دکھاتا ہے تجھ کو اللہ"

اس آیت سے ثابت ہُوا۔ کہ حضورؐ کے قضایا، احکام اور فیصلے، اللہ کے دکھانے، جتلانے اور بتانے سے ہوتے تھے۔ بس یہ خدا کا دکھانا — غیر قرآنی وحی ہے۔ اس حدیثی وحی سے قضایائے رسُول سرانجام پاتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ مَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ حدیثی وحی ہے۔

بیت المقدّس حدیثی وحی سے قبلہ بنایا گیا

آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضورؐ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ پھر حکم ہُوا:۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ (پ۲ ع ۱)

"پس پھیر منہ اپنا مسجد حرام کی طرف"

یہ جو حضورؐ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے۔ قرآن میں کہاں حکم ہے اس کا؟ کہیں نہیں! پس حضورؐ کا بیت المقدس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلہ بنانا حدیثی وحی سے تھا۔ جو بُرُسِلَ رَسُولًا کے علاوہ اِلَّا وَحْیًا۔ میں شامل ہے۔ اور یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ حضورؐ کا ہر قول اور فعل باتباع وحی تھا۔ قرآن میں آپ کا اقرار موجود ہے۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ۔ "میں صرف وحی کا اتباع کرتا ہوں"۔ تو ساری زندگی حضورؐ کی وحی کے اتباع میں گزری ہے۔ وہ قرآنی وحی تھی۔ اور اسکے علاوہ حدیثی وحی تھی۔

قرآن مجید حدیثی وحی سے کلام اللہ مانا گیا

آپ قرآن مجید کو کلام اللہ مانتے ہیں۔ کس کے کہنے پر؟۔ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ہم نے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانا ہے۔ بلکہ ساری امت نے قرآن کو کلام الٰہی صرف حضرت اکرمؐ کی زبان سے تسلیم کیا ہے۔ تو حضور کی بات، زبان اور کہنا وحی ہوتی نا! پس حدیثی وحی سے قرآن خدا کا کلام مانا گیا۔ اگر حضورؐ نہ کہتے کہ قرآن خدا کا کلام ہے تو کوئی بھی قرآن کو من جانب اللہ نہ مانتا۔ اور قرآن نے خود بولنا تو تھا نہیں۔ کہ میں وحی الٰہی ہوں' پس سب نے زبان محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے قرآن کو الہامی مانا۔ سچ ہے۔

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضورؐ بے شک اللہ کے بندے تھے۔ لیکن۔ ان کا کہا اللہ کا کہا تھا۔ یعنی آپ کی باتیں خدا کی وحی تھی۔

قولِ رسولؐ قرآن پر حجت ہے

جب حضورؐ کے قول سے قرآن الہامی مانا گیا۔ تو آپ کا قول وحی اور حجت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو گیا۔ اور اس سے ساری زندگی کے اقوالِ رسول وحی اور حجت ہوئے۔ اگر ایک قول کو حجت مانیں۔ اور باقی قولوں کو حجت نہ مانیں تو یہ بالبداہت باطل ہے۔ کہ تخصیص بلا مخصص ہے۔

حضورؐ فرمائیں۔ کہ قرآن مجھ پر اترا ہے۔ تو قولِ رسول (حدیث) قرآن کے الہامی ہونے پر حجت ہوا۔ پرویز صاحب اور تمام منکرینِ حدیث قرآن کو الہامی مانتے ہیں۔ کس دلیل سے ؟ صرف قولِ رسول سے، حدیثِ مصطفیٰ سے۔ تو قولِ رسول اور حدیث مصطفیٰ حجت، اور وحی ثابت ہو گئی۔ اگر قولِ رسول۔ کہ قرآن مجھ پر اترا ہے۔ حجت نہیں، وحی نہیں۔ تو قرآن بھی الہامی نہیں۔ انکارِ قرآن نہ کفر ہو سکتا ہے اور نہ مستوجبِ عذاب!۔ خوب یاد رہے۔ کہ قرآن مجید الحمد سے والناس تک، اس کی ہر ہر آیت، اور ایک ایک لفظ صرف قولِ رسول سے حجت اور وحی مسلّم ہے۔ تو پہلے قولِ رسول کو حجت اور وحی مانو، پھر قرآن حجت اور وحی مانا جائے گا۔ اگر قولِ رسولؐ (قرآن مجھ پر اترا ہے)، حجت نہیں، دین نہیں، وحی نہیں، تو قرآن بھی حجت نہیں، دین نہیں، وحی نہیں۔ جب قرآن وحی اور دین نہیں۔ تو اسلام ہی گیا۔ تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ صرف قولِ رسول کی حجیت، اور وحی ہونے پر قرآن اور اسلام کے حجت اور وحی ہونے کا دارومدار ہے

رسول کا ہر قول وحی اور حجت ہے

اگر منکرِ حدیث کہے۔ کہ قرآن قولِ رسولؐ پر حجت ہے یعنی قرآن کے کہنے سے ہم نے حضورؐ کو رسولؐ مانا۔ تو یہ بالکل غلط ہے، اس لئے کہ جس آیت میں حضورؐ کی رسالت کا حکم ہے۔ اس آیت کو کس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے پر آپ نے الہامی اور وحی مانا؟ قولِ رسول سے ہی! تو پہلے قولِ رسول آیت کے حجت اور وحی ہونے پر حجت ہوا۔ یعنی قولِ رسول کی حجیت سے آیت حجت بنی۔ قولِ رسول کی وحی سے آیت وحی ہوئی۔ پس رسول کا ہر قول وحی اور حجت ہے۔

قولِ رسولؐ سے رسالت حجت ہوئی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابھی قرآن کی صرف دو آیتیں ہی اتری تھیں اور ان میں بھی حضورؐ کی نبوت یا رسالت پر ایمان لانے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ کہیئے۔ کیا اس وقت حضورؐ کا قول حجت تھا یا نہیں؟۔صرف آپ کے کہنے پر رسالت ماننے کے لائق تھی یا نہیں؟ اگر کہیں نہیں، تو کافر ہوئے۔ اور اگر کہیں۔ کہ حضورؐ کے اعلانِ رسالت پر رسالت کا ماننا فرض تھا۔ تو پھر آپؐ کا قول وحی اور حجت ہوا۔ ثابت ہوا۔ کہ ہر قولِ رسولؐ (حدیث) وحی اور حجت ہے۔

قولِ رسولؐ کے حجّت ہونے پر قرآن سے دلائل

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (پ ۶ ع ۳)

”بھیجے ہم نے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے۔ تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر حجت نہ رہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کا مطلب واضح ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر لوگوں پر حجت ہوتے ہیں۔ تاکہ قیامت کے دن لوگ خدا کو یہ نہ کہہ سکیں، کہ تو نے اپنے رسول بھیج کر ہمیں اپنی خوشی اور ناراضی کے کاموں کا کیوں پتہ نہ دیا۔ تو رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں پر حجت پوری ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ کوئی عذر نہیں کر سکتے"۔

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کتاب کا ذکر نہیں کیا۔ صرف رسولوں کے حجت ہونے کی خبر دی ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ خدا کے پیغمبر بغیر کتاب کے بھی لوگوں پر حجت ہوتے ہیں۔ یعنی ان کا قول اور فعل حجت ہوتا ہے۔ کتاب بھی حجت ہوتی ہے۔ اور رسول کا قول بھی حجت ہوتا ہے۔ پس سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کا قول و فعل (حدیث) قرآن مجید کی نص سے حجت اور وحی ثابت ہوا۔ جس طرح آیت حجت ہے۔ بالکل اسی طرح قولِ رسولؐ حجت ہے۔ آیت کا منکر بھی کافر اور مستوجب عذاب ہے۔ اور قولِ رسول کا منکر بھی کافر اور آگ کے لائق ہے۔ کیونکہ دونوں چیزیں حجت اور وحی ہیں۔

اگر قولِ رسول حجت اور وحی نہ ہوتا۔ تو رسالت کے منکروں کو عذاب نہ ہوتا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔

وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (پ۱۵ ع۲)

"اور نہیں ہیں ہم عذاب کرنے والے یہاں تک کہ پیغمبر بھیج لیں"۔

یعنی پیغمبر بھیج کر ہم اتمام حجت کرتے ہیں۔ پھر جب لوگ پیغمبر کے قول کو نہیں مانتے۔ تو ہم ان پر عذاب نازل کرتے ہیں۔ اس نصِ قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہوا۔ کہ پیغمبر بغیر کتاب کے تنہا لوگوں پر حجت ہوتا ہے۔ یعنی اس کا قول حجت اور وحی ہوتا ہے۔ کیسے ثابت ہوا۔ کہ قول حجت ہوتا ہے؟ اس طرح کہ اس کے انکار پر عذاب آتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ابھی تورات نہیں اتری۔ اور وہ خدا کے حکم سے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے جو کچھ کہا۔ وہ تورات نہیں تھی۔ بلکہ ان کے اپنے اقوال تھے۔ فرعون نے اقوالِ موسیٰ کو نہ مانا۔ بالآخر فرعون پر عذاب آیا ہے۔ اور وہ دریا میں غرق کر دیا گیا۔ ثابت ہوا۔ کہ پیغمبر کا قول وحی اور حجت ہے۔ جبھی تو اس کے انکار پر عذاب آیا۔ اور فرعون کو جہنم کی سزا ملی۔ پس نصوصِ قرآنیہ سے ثابت ہوا۔ کہ قولِ رسول وحی ہے اور حجت ہے۔ اور اس وحی اور حجت کے منکر قرآنی آیت کے منکر کی مانند مجرم ہیں۔ اور یہ بات ہم نے قرآن مجید سے ثابت کر دی ہے،

مزید ارشاد ہوتا ہے:۔

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ۔ (پ۵ ع ۶)

"آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے اتاری ہے اور آؤ رسول کی طرف"

مطلب یہ ہوا۔ کہ جس طرح مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (قرآن) کی طرف آنا فرض ہے۔ ویسے رسول کی طرف آنا فرض ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ قرآن کی مانند قولِ رسول حجت ہے۔ اور وحی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ (پ۵ ع ۸)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا۔ کہ اللہ کی اطاعت کی طرح رسولؐ کی اطاعت بھی فرض ہے۔ آیت اور حدیث دونوں یکساں طور پر حجت ہیں۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (پ۲۵ ع ۶)

"اور (اے میرے پیغمبرؐ) بے شک تو ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔"

جب حضورؐ کے ارشادات اور اقوال صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ تو یقیناً وہ اقوال حجت اور وحی ہوئے۔

مشرکین بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے تھے، خدا نے فرمایا۔ کہ اگر بت خدا کے شریک ہیں۔ تو اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پ۲۶ ع ۱)" لے آؤ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت اگر تم سچے ہو۔"

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دو چیزوں کو حجت اور دلیل قرار دیا ہے، ایک کتاب، اور دوسری اَثَارَۃِ علم۔ (VESTIGE OF KNOWLEDGE۔) ثابت ہوا۔ کہ صرف کتاب ہی حجت نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اَثارۃ علم یعنی علمی روایت، پیغمبرؐ کا قول بھی حجت ہے۔

نمازوں کی تعداد اور رکعات پر قولِ رسولؐ حجت ہے

رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ساڑھے تیرہ سو سالہ اجماعِ امت پانچ نمازوں پر شاہد ہے۔ اسی طرح صبح کی نماز کے دو فرض، ظہر کے چار فرض، عصر کے چار فرض، مغرب کے تین فرض، اور عشاء کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار فرض ساری امت ساڑھے تیرہ سو سال سے پڑھتی چلی آ رہی ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ بتایئے یہ نمازوں کی تعداد اور رکعات قرآن میں کہاں ہیں؟۔ کہیں نہیں ہیں۔ صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ساری امت عامل ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ قولِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) حجت اور وحی ہے۔ جو شخص پانچ نمازوں اور نمازوں کی تعداد رکعات کا انکار کرے، وہ مسلمان نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ تواتر کا منکر اور ساڑھے تیرہ سو سالہ اجماع امت کا مخالف ہے۔ یہی چیز قرآن نے بیان کی ہے۔ جو ہم پیچھے بھی بیان کر آئے ہیں کہ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (پ۵ ع ۴)

" اور جو کوئی برخلاف کرے رسولؐ کے۔ پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مومنوں کے، متوجہ کریں گے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا۔ اور داخل کریں گے ہم اس کو جہنم میں اور بری جگہ ہے پھر جانے کی۔"

اس آیت میں رسولؐ کی مخالفت اور اجماعِ صحابہؓ کے سوا راہ اختیار کرنے والے کے لئے دوزخ کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ متذکرۃ الصدر نمازوں کی تعداد اور رکعات پر صحابہؓ کا اجماع اور اس کے بعد ساری امت کا آج تک عمل چلا آ رہا ہے۔ پس اس اجماعِ صحابہؓ اور تیرہ سو سالہ امت کے عمل کے خلاف، راہ چلنے والا ٹیڑھی راہ پر گامزن ہے۔ تو ثابت یہ ہوا۔ کہ قرآن کے علاوہ حدیث رسولؐ بھی قرآن کی مانند امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر حجت ہے۔ حجت اس لئے ہے۔ کہ اس کے انکار پر دوزخ کی سزا ہے
نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ۔

اسی طرح دین کا وہ سارا حصہ جو احادیث سے ثابت ہے۔ جسے جزئیات یا تشریحاتِ قرآن کہہ سکتے ہیں۔ اور جس پر صحابہؓ کا اجماع، اور تیرہ سَو سالہ ساری امت کا عمل ہے۔ وہ دین ہے۔ حجت ہے۔ اطیعوا الرسول کی نص و (DIVINE REVELATION) سے واجب العمل ہے۔

قرآن اور حدیث کی حفاظت

منکرین حدیث کہتے ہیں۔ کہ قرآن محفوظ ہے۔ کہ اس کی حفاظت کا خدا نے ذمہ لیا ہے۔ اور حدیث محفوظ نہیں۔ کیونکہ خدا نے حدیث کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا ہے۔

ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا نے قرآن اور حدیث دونوں کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہم ثابت کر آئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے، اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ بے شک ہم نے ذکر اتارا ہے۔ اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن بھی ذکر ہے اور رسولِ خدا کے ارشادات اور احادیث بھی ذکر ہیں۔ بلکہ خدا نے حضورؐ کو ذکر بنا کر بھیجا ہے۔ پیچھے گزر چکا۔ کہ اللہ نے اتارا ہے۔ تمہاری طرف ذکر کہ رسول ہے ؎ پس قرآن اور رسولؐ یعنی کلام اللہ اور کلام الرسولؐ دونوں ذکر ہیں۔ تو خدا نے ذکر یعنی آیات و احادیث کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔ پھر جس چیز کو محفوظ رکھنے کی خدا ذمہ واری لے، وہ کس طرح غیر محفوظ ہو سکتی ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ قرآن اور احادیث دونوں محفوظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور ساڑھے تیرہ سو سال سے تمام امت کے عمل میں ہیں۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں۔ کہ قرآن حضورؐ نے لکھوایا۔ اور حدیث نہیں لکھوائی۔ اگر حدیث بھی جزو دین ہوتی۔ تو اس کو بھی لکھواتے۔

کیا منکرینِ حدیث بتا سکتے ہیں۔ کہ خدا نے قرآن میں کہاں حکم دیا ہے کہ اے پیغمبرؐ! قرآن کو لکھواؤ؟ قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ پھر اگر حضورؐ نے لکھنے کا حکم دیا۔ تو وہ حدیث ہو گئی۔ تو قرآن کا لکھا جانا حدیث سے ثابت ہوا۔ اور حدیث بقول منکرِ حدیث جزوِ دین نہیں۔ یقینی نہیں۔ تو جو چیز حدیث سے ثابت ہو۔ وہ حجت نہیں۔ یقینی نہیں۔ پھر قرآن کا لکھا جانا یقینی نہ ہوا۔ جب یقینی نہ ہوا۔ تو غیر محفوظ ہوا؟۔

جب قرآن سے یہ ثابت نہیں ہے۔ کہ حضورؐ نے قرآن لکھوایا۔ تو پھر منکرینِ حدیث قرآن کا حضورؐ کی زندگی میں لکھا جانا حدیث سے کیوں ثابت کرتے ہیں۔ جب کہ حدیث اُن کے نزدیک غیر یقینی اور غیر محفوظ ہے؟ یہ نرالی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ غیر یقینی اور غیر محفوظ چیز سے ثابت شدہ چیز کس طرح یقینی مان لی جائے۔

عطر ہو گلاب کا۔ نہایت نفیس، اس میں خوشبو اور مہک ہو لیکن کہا جائے۔ کہ کاغذی پھولوں کا عطر ہے۔ کون مانے گا۔ اس بے عقلی کو؟ یہی حال پرویز صاحب کا ہے۔ کہ وہ حدیث کو مانتے ہیں۔ اور قرآن کا محفوظ ہونا اور لکھا جانا حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ گویا قرآن مجید ایک عطر ہے۔ پر ہے کاغذی پھولوں کا۔

پھر ثابت کرو قرآن سے کہ قرآن کو حضورؐ نے اپنی زندگی میں لکھوایا؟ اور بتائیے کہ کس کے کہنے پر آپ نے قرآن کو الہامی مانا ہے؟ اگر آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں۔ کہ حضورؐ کے کہنے پر ہم نے قرآن کو الہامی مانا۔ تو یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ حضور کا کہنا تو حدیث ہے۔ اور حدیث آپ کے نزدیک حجت نہیں یقینی نہیں۔ جب یقینی نہیں۔ تو قرآن کیسے الہامی ہوا؟ پھر قرآن کا محفوظ ہونا۔ حضور کا خود لکھوانا۔ اور اس کا منجانب اللہ ہونا ـــ قرآن سے ثابت کریں۔ ورنہ اس قرآن سے دست بردار ہو جائیں۔ کیونکہ اس کا لکھوایا جانا۔ اس کا محفوظ ہونا۔ اس کا الہامی ہونا صرف حدیث سے ثابت ہے۔ اگر حدیث یقینی اور حجت ہے۔ تو قرآن کا نزول، اور حفاظت بھی یقینی ہے۔ اگر وہ نہیں تو یہ بھی نہیں۔

اچھا قرآن سے ثبوت دیجئے۔ کہ

(۱) قرآن میں سب سے پہلے جو آیت نازل ہوئی وہ کونسی تھی؟

(۲) سب سے آخری آیت کونسی تھی؟

(۳) مکہ مکرمہ میں کتنے برس تک قرآن اترتا رہا اور کتنا اترا؟

(۴) مدینہ میں کب تک اور کس قدر اترا؟

(۵) ہجرت کب ہوئی؟

(۶) غزوات بدر، احد، احزاب، خیبر، تبوک، حنین کب ہوئے؟

(۷) حضور قرآن کس طرح لکھواتے تھے؟

(۸) جس طرح قرآن نازل ہوا۔ اسی ترتیب سے لکھواتے تھے یا مقدم مؤخر کرکے لکھواتے تھے؟

(۹) اگر مقدم مؤخر کرکے لکھواتے تھے تو کیوں؟ قرآن میں کہاں ایسا حکم ہے۔ کہ فلاں سورت کو اس جگہ لکھواؤ۔ اور فلاں کو اس سورت کے بعد؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) جس ذاتِ اقدس پر قرآن اترا ہے؟ ان کا نسب کیا ہے؟

(۱۱) قرآنی احکام پر حضورؐ نے کس طرح عمل کیا؟

(۱۲) عہد رسالت کا لکھا ہُوا قرآن دکھایئے؟ یعنی ثابت کیجئے کہ حضور مکمل تیس پارے لکھ کر امت کو دے گئے ہیں؟

(۱۳) صحابہؓ نے قرآنی احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ پر کس طرح عمل کیا؟

(۱۴) اس امر کا کیا ثبوت ہے۔ کہ سارے قرآن کی ایک سَو چودہ سورتیں ہی ہیں۔ کم و بیش نہیں؟

حضورؐ کی حیاتِ اقدس میں قرآن کی کتابت

بیشک قرآن حضورِ انورؐ کی زندگی میں جمع ہو چکا تھا۔ اور آپ موجودہ ترتیب کا قرآن امت کو دے گئے ہیں: چنانچہ صحیح بخاری شریف میں اس کے متعلق باب باندھا گیا ہے۔

لم یترک النبی صلے اللہ علیہ وسلم الا مابین الدفتین

پھر امام بخاری سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ قال ابن عباس و محمد بن الحنفیۃ ما ترک النبی صلے اللہ علیہ وسلم الا ما بین الدفتین (بخاری شریف) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن مجید دوچوبی دفتیوں کے درمیان (یعنی مجلد) چھوڑا تھا"۔

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں:۔

کانُوا یکتبون المصحف فی الرق و یجعلون لہٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفتین من خشب - (فتح الباری)

قرآن مجید چرمی اوراق میں لکھا ہوا تھا۔ اور دو چوبی دفتیوں کے درمیان تھا۔ یعنی مجلد۔

صحیح مسلم میں ہے۔ قالت ام یعقوب لقد قرأت ما بین لوحی المصحف۔ ام یعقوب نے کہا۔ کہ میں نے قرآن مجید جو دو تختیوں کے درمیان تھا۔ پڑھا۔" (صحیح مسلم)

معلوم ہوا۔ کہ عہد رسالت میں حضورؐ کی ہدایت کے مطابق قرآن لکھا گیا تھا۔ اور حضورؐ نے ملاحظہ فرما لیا تھا۔ لوگ قرآن لکھتے اور حضورؐ کو دکھاتے اور گھروں میں اس کی تلاوت کرتے تھے، چنانچہ بخاری شریف میں ہے:۔

عن انس جمع القرآن علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ کلھم من الانصار ابی و معاذ و زید بن ثابت و ابوزید قلت من ابوزید قال احد عمومتی قال انس و نحن ورثناہ۔ (صحیح بخاری)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ کہ چار انصاریوں نے عہد رسالت میں قرآن جمع کیا تھا۔ حضرت ابیؓ۔ حضرت معاذؓ حضرت زیدؓ بن ثابت۔ حضرت ابو زیدؓ۔ حضرت انس رضؓ سے پوچھا گیا۔ کہ وہ ابو زیدؓ کون ہیں؟ آپ نے کہا۔ کہ میرے چچا۔ پھر حضرت انسؓ نے کہا۔ کہ ان کا (یعنی میرے چچا کا) جمع کیا ہوا قرآن ہمیں ورثہ میں ملا تھا۔"

مسند احمد اور نسائی شریف میں ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عاص کہتے ہیں۔ کہ میں نے عہد رسالت میں قرآن جمع کیا تھا۔ اور ہر رات سارا قرآن پڑھتا تھا۔ جب حضور انورم کو پتہ چلا۔ تو آپ نے فرمایا۔ عبداللہ! ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ عبداللہ نے عرض کیا۔ حضورؐ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے تو آپ نے فرمایا۔ پھر بیس دن میں ختم کرو۔ عبداللہ نے کہا۔ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ ارشاد ہوا۔ پندرہ دن میں۔ پھر عرض کیا، اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ فرمایا! دس دن میں ختم کیا کرو! عرض کیا۔ حضور! اس سے زیادہ ہمت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا بس سات راتوں میں ختم کرو۔" (مسند احمد۔ نسائی شریف)

ثابت ہوا۔ کہ موجودہ شکل اور ترتیب کا قرآن حضورؐ کے عہد میں جمع ہوا۔ لکھا گیا۔ اور لوگ گھروں میں پڑھتے تھے۔ اور آج ہمارے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں۔ کہ قرآن حضورؐ کی زندگی میں لکھا گیا ہے۔ لیکن حدیث نہیں لکھی گئی۔ اس لئے دین کی چیز صرف قرآن ہی ہے، حدیث دین کی چیز نہیں۔ حجت نہیں۔ قارئین کرام غور کریں۔ کہ اوپر حدیثیں ہی بیان ہوئی ہیں۔ جن سے قرآن کا حضورؐ کی زندگی میں جمع ہونا اور لکھا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اگر حدیث غیر دینی چیز ہے۔ تو قرآن کا محفوظ ہونا کیسے ثابت ہو؟ اب ہم یہ بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ حدیث بھی حضورؐ کی زندگی میں لکھی گئی ہے بلکہ حضورؐ نے خود بھی لکھوائی۔ جن احادیث کی کتابوں میں قرآن کی کتابت کی احادیث ہیں۔ ان ہی کتابوں میں حدیث کی کتابت کی حدیثیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث لکھنے کی ممانعت وقتی طور پر تھی

منکرینِ حدیث اس بات پر بہت زور دیتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے حدیث لکھنے سے منع کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ صحیح مسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

لا تکتبوا عنی و من کتب عنی غیر القران فلیمحه۔

"میری طرف سے کچھ نہ لکھو۔ اور جس نے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو۔ تو وہ مٹا دے۔"

حضورؐ کا یہ فرمان کثرتِ نزولِ قرآن کے وقت تک تھا۔ اس کی وجہ تھی۔ کہ اس وقت لکھا جا رہا تھا۔ اور حدیثوں کا قرآن کے ساتھ مل جانے کا ڈر تھا۔ پھر جب قرآن جمع ہو گیا۔ تو حضورؐ نے حدیثیں لکھنے کی اجازت دے دی۔ اور خود بھی حدیثیں قلمبند کروائیں۔ گویا خود ہی ممانعت کو رفع کر دیا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ النھی مقدم والاذن ناسخ لہٗ۔ حدیث لکھنے کی ممانعت پہلے تھی۔ اور پھر لکھنے کا حکم دے دیا۔ جس سے ممانعت منسوخ ہو گئی۔ ایسے ہی منہاج شرح مسلم میں ہے۔ حدیث النھی منسوخ۔ ممانعت کی حدیث منسوخ ہے۔ غرض شروع میں حضورؐ نے منع فرمایا، پھر اجازت دے دی۔ کہ حدیثیں لکھ لیا کرو۔ بلکہ خود لکھوائیں۔

حدیث نہی کی تفصیل | مذکورہ حدیث جو صحیح مسلم میں ہے لَا تَكْتُبُوْا عَنِّیْ

لہ منکرین حدیث جب حدیث یقینی مانتے ہی نہیں۔ تو وہ اس سے استدلال کیوں کرتے ہیں۔ اگر نہی کی اس حدیث کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو امر کی حدیث اُكْتُبُوْا۔ حدیثیں لکھ لیا کرو۔ کو بھی مانیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میری حدیث نہ لکھو۔ یہ مختصر ہے۔ یعنی اس حدیث میں اجمال ہے تفصیل اس کی مسند احمد میں ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم لوگ جو کچھ حضور انورؐ سے سنتے تھے۔ لکھ لیتے تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اکتبوا کتاب اللہ امحضوا کتاب اللہ او اخلصوا کتاب اللہ۔ یعنی قرآن مجید کو جدا لکھو۔ اس میں کسی چیز (یعنی حدیث) کی ملاوٹ نہ کرو۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ حضورؐ نے حدیث کو قرآن کے ساتھ خلط ملط کرنے سے منع کیا۔ علیحدہ کتابت سے نہیں۔ پس جن لوگوں نے اس سے کتابتِ حدیث کی ممانعت سمجھی ہے۔ ان کو یہ غلط فہمی دور کر لینی چاہیئے، کہ حضورؐ نے جو منع فرمایا۔ تو اِسی لئے، کہ حدیث آیت کے ساتھ شامل نہ ہو جائے اور جو لوگ اس نہی سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے اس لئے منع فرمایا۔ کہ حدیث جزو دین نہیں ہے، یہ ان کی کجروی ہے اور سینہ زوری بھی!

کتابتِ قرآن میں حدیث نہ ملاؤ

پھر جب اس حدیث پر غور کریں۔ تو الفاظ ہی یہ بتا رہے ہیں۔ کہ حضورؐ نے صرف کتابتِ قرآن میں حدیث ملانے کی ممانعت فرمائی الفاظ حدیث یہ ہیں۔

لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه (صحیح مسلم)

"میری طرف سے کچھ نہ لکھو۔ اور جس نے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو۔ تو وہ مٹا دے"

مطلب واضح ہے۔ کہ قرآن کی کتابت میں میری طرف سے، یعنی میری حدیث مت لکھو۔ اور اگر کسی نے کتابتِ قرآن میں میری حدیث لکھ لی ہو۔ تو اسے مٹا دے۔ الفاظِ حدیث نے وضاحت کر دی۔ کہ قرآن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ملا کر حدیث لکھنے کی ممانعت ہے۔ علیحدہ حدیث لکھنے کی نہیں ہے۔
اور اگر علیحدہ حدیث لکھنے کی ممانعت سمجھی جائے۔ تو زیادہ سے زیادہ
یہی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ قرآن کی کتابت اور ترتیب کے وقت تک ممانعت
ہے۔ اس کے بعد ہرگز نہیں۔ چنانچہ علامہ قسطلانیؒ ارشاد الساری میں لکھتے ہیں

اجیب بان النھی خاص بوقت نزول القرآن خشیۃ التباسہ
بغیرہ والاذن فی غیر ذالک والاذن ناسخ للنھی عند
الامن من الالتباس ط

"حدیث لکھنے کی ممانعت خاص نزول قرآن کے وقت تک تھی۔
اور وہ بھی اس لئے کہ قرآن کے ساتھ حدیث مل جانے کا ڈر
تھا۔ التباس کے ڈر کے سوا دیگر اوقات میں کتابتِ حدیث کا
اذن عام تھا۔ اور حضور کا یہ اذن منسوخ کرنے والا ہے۔
ممانعت کو جب التباس کا ڈر نہ ہو"

پس پرویز صاحب وغیرہ کا یہ پراپیگنڈہ محض باطل اور مبنی بر
غوایت ہے۔ کہ مطلقاً حدیث کا لکھنا منع تھا۔

میری حدیثیں لکھ لیا کرو

عن رافع قال قلت یا رسول اللہ انا نسمع منك اشیاء فنکتبھا
قال اکتبوا ولا حرج۔ (مجمع الزوائد منتخب کنزل العمال)

"حضرت رافع بن خدیج روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ میں
نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں
تو کیا لکھ لیا کریں؟ ۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ لکھ لیا کرو۔ کوئی
حرج نہیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منکرین حدیث نے حضورؐ کے ایک وقتی ارشاد لا تکتبوا (حدیث مت لکھو) کو تو پلّے باندھ رکھا ہے۔ اور آپ کے حکم اُکتُبُوْا۔ میری حدیثیں لکھ لیا کرو۔ کو چھپاتے ہیں۔ کیا یہ دیانت ہے ؟

معلوم ہوا۔ کہ ابتداء میں کتابتِ قرآن کے وقت آپ نے ہنگامی طور پر حدیث کی کتابت سے منع کیا۔ اور بعد ازاں لکھنے کا حکم دے دیا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں۔ کہ جب کسی شہر میں وبائے ہیضہ وغیرہ کا زور ہو جاتا ہے۔ تو محکمہ حفظانِ صحت کی طرف سے قانوناً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آلو، کچالو، لوبیا، دہی بھلے وغیرہ اشیاء ایک یا دو ماہ تک بند کی جاتی ہیں نہ کوئی بنائے، نہ بیچے۔ پھر جب وباء کے دن گزر جاتے ہیں۔ تو خورد و نوش کی مذکورہ چیزیں کھول دی جاتی ہیں۔ اور لوگ کھلے بندوں بنانے، بیچنے، اور کھانے لگ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ ممانعت وقتی طور پر ہوتی ہے۔ بعینہٖ حدیثوں کو لکھنے کی ممانعت بھی وقتی اور ہنگامی تھی۔ جب قرآنی آیات کے ساتھ حدیثوں کے مل جانے کا خوف جاتا رہا۔ تو پھر حدیثوں کا لکھنا لکھانا، اور جمع کرنا کرانا عام ہو گیا۔ حضورؐ نے کتابتِ حدیث کی کھلی اجازت دے دی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ حدیثیں لکھوائیں

بخاری شریف میں ایک مشہور واقعہ موجود ہے۔ کہ مکہ مکرمہ میں قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے بنو لیث کا ایک آدمی قتل کر دیا۔ جب حضورؐ کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے مکہ کی حرمت اور اس میں قتل کی ممانعت کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ سامعین میں سے ایک شخص ابو شاہؓ یمنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا کہ مجھے یہ باتیں لکھوا دیجئے۔ اس پر حضور نے فرمایا
اکتُبُوا لِاَبِی شَاہٍ کہ میری حدیث ابو شاہ کو لکھ دو جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔

ثابت ہوا کہ حضورؐ نے اپنی حدیثیں آپ لکھوائیں، حدیث لکھنے کا حکم دیا۔ منکرین حدیث کا ہنگامی نہی لَاتَکْتُبُوا کے آگے ذرا امر اُکْتُبُوا بھی دیکھنا چاہئیے۔

رسولِ خدا نے حضرت علی کو حدیثیں لکھوائیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک رسالہ لکھوایا جس میں بہت سے احکام و مسائل تھے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

عن علیؓ قال ما کتبنا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ۔ یعنی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحیفہ ہمیں لکھوایا تھا۔ روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیثیں حضورؐ نے آپ کتابت کرائیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔ کہ ایک انصاری مرد کو حضورؐ نے فرمایا۔ میری حدیثیں لکھ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو حدیثیں لکھتے تھے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتب کل ما اسمع منک میں آپ سے جو کچھ بھی سنوں کیا لکھ لیا کروں؟ قال نعم۔ آپ نے فرمایا ہاں سب لکھ لیا کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا۔ فی الرضاء والغضب کیا خوشی اور غضب کی حالت میں جو کچھ آپ فرمائیں۔ وہ بھی لکھ لیا کروں؟ قال نعم فانی لا اقول فی ذالک کلہ الا حقا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں! یہاں تک! کیونکہ ہر حال میں میرے منہ سے حق ہی نکلے گا۔ (رواہ جامع العلم)

غور فرمائیں۔ کہ حضورؐ نے اپنی حدیثیں لکھنے کے لئے کتنی عام اجازت دے رکھی تھی۔ اور یہاں تک فرمایا کہ ہر حال میں میرے منہ سے حق ہی نکلتا ہے۔ اس لئے میری سب حدیثیں ہر وقت، ہر گھڑی، ہر حال میں تحریر کر لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ حضورؐ کی اجازت عام سے صاحب لا ینطق عن الھویٰ کی سب حدیثیں لکھ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کافی ذخیرہ احادیث کا جمع ہو گیا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابی ہریرہؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ حدیثوں کا بیان کرنے والا نہ تھا۔ الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب۔ مگر عبداللہ بن عمرو۔ یعنی عبداللہ بن عمرو مجھ سے زیادہ حدیثیں لکھ جانتے تھے کیونکہ وہ حضرت انورؐ کی حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے۔ اور میں ذہن میں یاد کر لیتا تھا۔ نہیں لکھتا تھا۔

معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے زیادہ حدیثیں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے سن کر آپ کے سامنے لکھی ہوئی تھیں۔ پھر منکرین حدیث کا یہ کہنا کتنا جھوٹ ہے کہ حضورؐ نے حدیثوں کا لکھنا بالکل بند کر رکھا تھا۔ حضورؐ نے کوئی حدیث نہیں لکھوائی۔ اور نہ کوئی لکھتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد میں یہی عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں۔ کنت اکتب کل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔" یعنی میں ہر حدیث جو حضورؐ سے سنتا تھا۔ لکھ لیتا تھا" صحیح بخاری میں ان ہی عبداللہ بن عمروؓ کے متعلق ہے۔ فانہ کان یکتب "عبداللہ بن عمروؓ حضورؐ کی حدیثیں لکھا کرتے تھے"

یہی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ کہتے ہیں۔

بینما نحن حول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکتب اذا سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای المدینتین تفتح اولا قسطنطنیۃ او رومیہ۔ (دارمی شریف)

"ہم لوگ حضور انورؐ کے آس پاس بیٹھ کر آپ کی حدیثیں لکھا کرتے تھے۔ اور حضورؐ سے (بعض امور) دریافت بھی کرتے تھے کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا یا روم۔"

ثمامہ بن اثال کو نوشتہ رسولؐ پہنچا

فتح الباری اور سیرت ابن ہشام میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی ثمامہ بن اثال رضؓ کو لکھوا بھیجا۔ کہ وہ اپنے ملک (نجد) سے اہل مکہ کو غلہ بھیجنا بند نہ کرے۔"

(نوٹ) حضورؐ کی ذات سے کتابت حدیث ثابت ہو رہی ہے۔

شرائط صلح کی حدیث

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں صلح کی شرطیں لکھوا کر سہیل بن عمرو کو دیں۔ بخاری شریف میں ہے:۔

اکتب ھذا ما قضٰی علیہ محمد رسول اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"علیؓ! - میری صلح کی حدیث لکھ لو۔"

خون بہا کی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو ایک صحابی کے قتل پر خون بہا ادا کرنے کے لئے تحریر بھیجی۔ کہ یا تو خون بہا ادا کرو۔ ورنہ جنگ کی تیاری کرو۔
(بخاری۔ نسائی۔ ابن ماجہ وغیرہ)

بادشاہوں کی طرف حدیثیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خسرو پرویز، شاہ حبش، قیصر روم شاہ ایلہ، شاہانِ حمیرا اور سب طاقتور۔ اور جابر بادشاہوں کی طرف اپنی تحریریں بھیجی تھیں۔" ملاحظہ ہو صحیح مسلم، تاریخ خطیب، کتاب الخراج۔

قبیلہ جہنیہ کو حدیث بھیجی سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ قبل قبیلہ جہنیہ کے لوگوں کو ایک حدیث کتابت کرا کر بھیجی۔ جو یہ ہے:-

قال عبد اللہ بن عکیم اتانا کتاب النبی صلے اللہ علیہ و سلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ۔ (ابوداود، ابن ماجہ، نسائی)

"یعنی حضورؐ نے مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت فرمائی۔"

اہلِ جرش کے نام حدیث صحیح مسلم میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کے شہر جرش کے لوگوں کو یہ حدیث لکھوا کر بھیجی۔

کتب الی اھل جرش ینھاھم عن خلیط التمر والزبیب۔

"یعنی کھجور اور کشمش کو اکٹھا بھگونے سے منع کیا۔"

اہلِ ہجر کے نام حدیث نسائی شریف میں ہے:-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب الی هجر ان لا تخلطوا الزبیب و التمر جمیعاً۔

"حضور انورؐ نے اہل ہجر کو کشمش اور کھجور ایک ساتھ بھگونے کی ممانعت فرمائی۔"

معاذؓ کے نام تعزیت کی حدیث مدینہ منورہ میں حضرت معاذ بن جبل رضؓ کا لڑکا فوت ہو گیا۔ اور حضرت معاذؓ یمن میں تھے، فکتب الیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعزیہ علیہ۔ تو حضور انورؐ نے معاذ کو تسلی کا خط بھیجا:۔

(طبرانی۔ تاریخ خطیب)

اہل یمن کے نام حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کے لئے حضرت معاذؓ کو حدیث لکھوا بھجوائی جس میں متعدد احکام ہیں:۔

کتب الی معاذ بالیمن ان یاخذ من کل حالم و حالمۃ دیناراً۔ وکتب فیما سقت السماء العشر، وما سقی بالغرب فنصفہ۔ وکتب انما الصدقۃ فی الحنطۃ و التمر و الشعیر و الزبیب۔ (مراسیل ابوداؤد، تاریخ خطیب، کتاب الخراج)

"حضورؐ نے یمن میں معاذ کو لکھا۔ کہ ہر ذمی بالغ مرد اور عورت، سے ایک ایک دینار جزیہ لیں۔ جو غلہ بارش سے پیدا ہو۔ اس میں سے عشر لیں۔ اور جس کھیت کو ڈول سے سینچیں، اس میں سے بیسواں حصہ لیں۔ اور چار چیزوں سے زکوٰۃ لیں گیہوں، جو، کھجور، اور کشمش۔"

مجاعہ صحابی کیلئے حدیث حضور انورؐ نے مجاعہ صحابی کے لئے لکھ دیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے بھائی کی دیت (RANSOM) سو اونٹ ہے۔" (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کیلئے حدیث کی کتاب

فتح الباری میں ہے۔ حسن بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کے روبرو ایک حدیث کا تذکرہ آیا۔

فاخذ بیدی الی بیتہ فاراناکتبا کثیرۃ من حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی۔

تو حضرت ابوہریرہ رضؓ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور ہمیں حضورؐ کی حدیثوں کی بہت سی کتابیں دکھائیں۔ اور کہا یہ ہے وہ حدیث جس کا تذکرہ ہوا تھا، ہو بہو میرے پاس لکھی ہوئی۔"

مقامِ غور ہے۔ کہ حضورؐ کی لکھوائی ہوئی حدیثوں کی کتابیں صحابیوں کے پاس موجود ہیں۔ حضورؐ حدیثیں لکھوا لکھوا کر باہر ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ قبیلوں کی طرف مسائل اور احکام لکھواتے ہیں۔ پھر پرویز صاحب کہتے ہیں۔ حضورؐ نے کوئی حدیث نہیں لکھوائی۔ صحابہ رضؓ حدیثیں نہیں لکھتے تھے۔ ایسا کہنا کتنی غلط بیانی اور مخادعت ہے۔

حدیثیں لکھنے کا حکم

دارمی شریف میں ہے۔ کہ حضرت انور صؐ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ کو فرمایا:

اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما خرج منہ الا حق

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میرے منہ میں حق ہی نکلتا ہے۔ اکتب۔ (پھر) میری حدیثیں لکھو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضؓ کے پاس حدیثوں کا دفتر

مستدرک حاکم میں ہے کہ سعید بن بلال کہتے ہیں۔ کہ ہم صحابی رسولؐ حضرت انس رضؓ سے بکثرت مسائل پوچھتے اور حضرت انس رضؓ پھر (حدیثوں کا) ایک دفتر نکال لاتے اور کہتے:۔

ھذہ سمعتھا من النبی صلے اللہ علیہ وسلم فکتبتھا و عرضتھا علیہ – "یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو میں نے اپنے کانوں سے حضور انورؐ سے سنیں۔ اور حضورؐ کی زندگی میں ان کو لکھا، اور پھر لکھ کر سرورؐ دوجہاں کے سامنے پیش کیا"

حضورؐ نے تین نوشتے لکھوائے

طبرانی صغیر میں ہے کہ وائل بن حجر رضؓ صحابیِ رسولؐ جب اپنے وطن حضرموت کو چلے۔ تو حضور انورؐ نے ان کو تین نوشتے لکھوا کر دیئے۔ حضرت وائل بن حجر رضؓ آپ کہتے ہیں:۔

امرلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکتب ثلاثۃ۔

"حضورؐ نے میرے لئے تین نوشتے لکھوائے تھے"

حضورؐ نے کتاب الصدقہ لکھوائی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماتحت امیروں کے لئے بہت سی احادیث کا ایک مجموعہ لکھوایا تھا۔ اس کا نام کتاب الصدقہ تھا۔ اس کے بعد حضور انورؐ خدا سے جا ملے۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر رضؓ صدیق نے اس پر عمل کیا۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے کیا۔ اس کتاب کا سارا حال سنن ابوداؤد میں ہے — عن ابن عمر قال کتب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام غور کرتے جائیں۔ کہ حضورؐ کی حیات اقدس میں حدیثوں کا کتنا چرچا تھا۔ حضورؐ خود بھی حدیثیں لکھواتے تھے۔ صحابہؓ بھی جو کلمات حضورؐ کی زبان وحی بیان سے نکلتے تھے۔ لکھتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کو بتلاتے اور لکھاتے تھے۔ لیکن پرویز صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کیا علاج، جو برابر کہے جاتے ہیں۔ کہ نہ حضورؐ نے حدیث لکھوائی۔ نہ صحابہؓ نے لکھی!۔

حدیثیں لکھو، اب کوئی حرج نہیں!

اس سے قبل آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ حضورؐ نے حضرت رافعؓ کے پوچھنے پر فرمایا۔ اکتبوا و لا حرج۔ حدیثیں لکھو۔ اب کوئی حرج نہیں۔ ایک اور روایت مستدرک حاکم کی ملاحظہ ہو۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم قیدوا العلم قلت وما تقییدہ؟ ۔ قال کتابتہٗ ۔

"حضورؐ نے فرمایا۔ حدیث کو قید میں لاؤ۔ راوی حدیث (عبداللہ بن عمروؓ) نے پوچھا۔ قید میں لانے سے کیا مطلب ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ تحریر میں لانا" صحیح مسلم میں ہے۔ کہ جابر بن سمرہؓ صحابی نے حدیث خلفائے قریش لکھ کر عامر بن سعد کو بھجوائی"

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ حضرت رافع بن خدیجؓ نے مروان سے کہا۔ کہ مدینہ منورہ حرم ہے۔ یہ حدیث میرے پاس ادیم خولانی (خولانی چرم)، پر لکھی ہوئی موجود ہے۔ ان شئت اقرأ تکہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تم چاہو۔ تو لا کر تمہارے سامنے پڑھ دوں"

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ عورتوں کو جہاد میں ساتھ لے جانے والی حدیث (کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یغزو بالنسآء) حضرت ابن عباسؓ نے نجدہ حروری کو لکھ کر بھیجی۔

دارمی اور مستدرک حاکم میں ہے۔ وعن انس انہ کان یقول لبنیہ قیدوا العلم بالکتاب۔ "حضرت انسؓ اپنے فرزندوں کو فرماتے۔ بیٹو! علم حدیث کو قید تحریر میں لاؤ"

دارمی میں ہے۔ کہ حضرت ابان حضرت انس رض سے حدیث لکھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض بکثرت حدیثیں لکھا کرتے تھے۔ ان کا ذکر آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ انہوں نے تمام احادیث کو جو حضورؐ کے پاس بیٹھ کر لکھی ہوتی تھیں۔ ایک جگہ اکٹھا کر رکھا تھا۔ اور اس مجموعہ کو وہ صحیفہ صادقہ کہتے تھے۔ اس صحیفہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

مایرغبنی فی الحیوٰۃ الا الصادقۃ وھی صحیفۃ کتبتھا من النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

"صحیفہ صادقہ میں نے حضورؐ سے خود سن کر لکھا ہے، اب زندگی کی تمنا صرف اس لئے ہے۔ کہ ان حدیثوں سے استفادہ کروں"

(دارمی۔ ابن سعد)

جامع ترمذی میں ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رض نے یہ صحیفہ صادقہ ابی راشد کو دکھلایا۔ اور کہا۔ ھذا ما کتب لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ "یہ سارا دفتر احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھوایا تھا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح الباری، اور ابن عبدالبر کی جامع بیان العلم میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس حدیث کی بہت سی کتابیں تھیں۔

حضرت حسن بن عمرو کا بیان ہے۔ کہ

ارانا کتب کثیرۃ من حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

"حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں حدیث کی بہت سی کتابیں دکھائیں"۔ (کمامر)

عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں۔ کہ میں جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا۔ اس کو یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا۔ تو مجھ کو قریش نے منع کیا۔ اور کہا۔ کہ تم جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہو۔ لکھ لیتے ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدمی ہیں۔ غصے اور خوشی (ہر حالت) میں کلام کرتے ہیں۔ تو میں نے اپنے آپ کو روک دیا۔ اور یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی۔ تو آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے"۔ (دارمی شریف)

عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں۔ کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کو لکھ بھیجا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو دیکھو۔ اور ان کو (میرے پاس) لکھ بھیجو۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ علم مٹ جائے اور اہل علم جاتے رہیں"۔ (دارمی شریف)

ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت انسؓ اپنے لڑکوں سے کہتے تھے۔ کہ اے بچو! اس علم (حدیث) کو لکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مقید کر لو۔" (دارمی شریف)

بشیر بن نہیک کہتے ہیں۔ کہ میں جو کچھ حضرت ابوہریرہؓ سے سنتا تھا۔ لکھ لیتا تھا۔ پھر جب میں نے ان سے جدا ہونا چاہا۔ تو اپنی کتاب ان کے پاس لے گیا۔ اور اس کو ان کے پاس پڑھ کر کہا۔ کہ یہ میں نے آپ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں! — (دارمی شریف)

سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں۔ کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ اور بیاض میں لکھتا تھا۔ یہاں تک کہ بھر جاتی تھی؛ (دارمی شریف)

جامع بیان العلم میں ہے۔ اخرج الی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود کتابا وحلف لی انہ خط ابیہ بیدہ۔ معن کہتے ہیں۔ کہ عبد الرحمٰن نے مجھے ایک حدیث کی کتاب دکھائی، پھر قسم کھائی۔ کہ یہ کتاب ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے؛

شرح معانی الآثار میں ہے۔ کہ عبداللہ بن محمد تابعی حضرت جابرؓ کے پاس جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھتے اور سنتے تھے؛

تہذیب التہذیب میں ہے۔ کہ وہب بن منبہ تابعیؒ نے حضرت جابرؓ کی (جمع کردہ) حدیثوں کا مجموعہ لکھ رکھا تھا؛

تہذیب التہذیب میں ہے۔ کہ سلیمان بن سمرہؒ تابعی نے اپنے والدہ سمرہ بن جندبؓ صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حدیثوں کا ایک بڑا مجموعہ لکھا ہوا تھا؛

علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے۔ کہ زہری "تابعیؒ" نے خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے کہنے پر چار صد احادیث پر مشتمل ایک (مستند) کتاب لکھی تھی؛

علامہ ابن عبدالبرؒ جامع بیان العلم میں لکھتے ہیں۔ کہ ابو بردہ "تابعیؒ" نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے سے بکثرت حدیثیں لکھی تھیں؛

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز تابعیؒ نے اپنے دورِ خلافت میں حضورؐ کی حدیثوں کے لکھنے اور جمع کرنے کا خاص اہتمام کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب الصدقہ اپنے ماتحت عمال کے لئے لکھوائی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے یہ کتاب الصدقہ عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹوں سے نقل کروائی، اور اس کے علاوہ تمام بلدیات کے علماء اور خاص خاص اصحاب الحدیث کو حکم بھیجا۔ کہ وہ پوری احتیاط اور توجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو جمع کریں۔ اور قید کتابت میں لائیں؛ (ملاحظہ ہو فتح الباری، وجامع بیان العلم)

علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ دوّن الحدیث ابن شہاب الزہریؒ بامر عمر بن عبد العزیز ثم کثر التدوین والتصنیف۔ امام زہریؒ نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے حدیثوں کی جمع اور تدوین فرمائی۔ بعد ازاں کتب حدیث کی تدوین و تصنیف کی کثرت ہو گئی؛

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ

منکرین حدیث لوگوں کو احادیث سے بدظن اور متنفر کرنے کے لئے یہ جھوٹا پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ کہ حدیثوں کا ذکر چھوڑیئے۔ یہ تو تین سَو سال بعد لکھی گئیں۔ ان کے صحیح ہونے کا کیا اعتبار ہے۔ دین صرف قرآن ہی ہے۔ صرف اسے ہی ماننا چاہیئے

قارئین کرام! اوپر احادیث کے متعلق تفصیل سے پڑھ چکے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود احادیث لکھوائیں۔ صحابہؓ بڑی توجہ سے احادیث لکھتے رہے۔ تابعین اور تبع تابعین نے بھی حدیثیں لکھیں۔ حضرت ابو شاہؓ، حضرت علیؓ۔ حضرت رافع بن خدیجؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ، حضرت ثمامہ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ضحاکؓ۔ حضرت وائل بن حجرؓ، حضرت معاویہؓ حضرت عبداللہ ابی اوفیؓ۔ حضرت ابوبکرہؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ۔ حضرت بن سمرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو رافعؓ۔ حضرت انسؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ حضرت عمرؓ وغیرہم ــ یہ صحابہ جو بکثرت حضورؐ کی حدیثیں لکھتے، دوسروں کو لکھواتے اور آگے پہنچاتے تھے۔ تیسری صدی میں ہوئے ہیں؟ ــ پھر جو کہا جاتا ہے۔ کہ حدیثیں تو تیسری چوتھی صدی میں جمع ہوئیں۔ کتنی غلط اور دھوکا دینے والی بات ہے۔ حضرت نافع، حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقمؒ۔ حضرت عبداللہ بن عتبہؒ۔ حضرت عبداللہ بن محمدؒ۔ حضرت وہب بن منبہؒ۔ حضرت سلیمان بن قیسؒ۔ حضرت امام شعبیؒ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن سمرہؒ۔ حضرت عروہ، حضرت طاؤس، حضرت امام زہری۔ حضرت ابو بردہ، حضرت سعید بن جبیر، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت عنترہ۔ حضرت بشیر بن نہیک۔ حضرت ہمام بن منبہؒ۔ یہ سب تابعین جو صحابہؓ کے شاگرد تھے۔ اور انہوں نے صحابہؓ سے حدیثیں لکھیں، اور آگے اپنے شاگردوں تبع تابعینوں کو لکھوائیں۔ کیا یہ پاک باز لوگ تیسری یا چوتھی صدی میں ہوئے ہیں؟۔ انکارِ حدیث میں بغض میں۔ ان حقائق کو ہرگز نہیں جھٹلانا چاہیئے۔ ثابت ہوا۔ کہ یہ بات غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ کہ حدیثیں صحابہؓ۔ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ نے نہیں لکھیں۔ اور نہ جمع کیں۔ بلکہ صدیوں بعد یہ کام ہوا۔ حق بات یہی ہے کہ حدیثیں لکھنے لکھانے، پڑھنے پڑھانے اور آگے پھیلانے کا کام صحابہ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ اور آگے دن بدن ترقی ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ اسماء الرجال اور اسناد کے اصولوں کے مطابق پوری چھان بین اور کمالِ تحقیق کے ساتھ اس علم کی جمع اور تدوین آخری مرحلہ پر پہنچ گئی، جو آج تک قرآن کی مانند بدستور موجود اور عمل میں ہیں۔

یاد رکھیں!۔ کہ حدیث کی جن کتابوں سے قرآن کا حضورؐ کی زندگی میں جمع ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان ہی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ حدیثیں صحابہؓ لکھتے۔ جمع کرتے۔ اور شاگردوں کو لکھاتے تھے۔ پھر قرآن کا جمع ہونا بسند حدیث مان لینا۔ اور حدیثوں کا لکھا جانا بسند حدیث نہ ماننا کہاں کا انصاف ہے؟ کنوئیں میں سے ایک ڈول پانی کا نکال کر پینا، اور استعمال کر لینا۔ اور اسی کنوئیں کے دوسرے ڈول کے پانی کو مشکوک کہنا بے انصافی اور ہٹ دھرمی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں کی جمع اور تدوین

حدیثوں کی جمع اور تدوین کے تین دَور ہیں۔ پہلا دَور ۱۰۰ھ تک کا ہے۔ دوسرا ۱۵۰ھ تک، اور تیسرا دَور تیسری صدی کا مرور ہے۔ پہلے دَور کی تمام احادیث کو نہایت ہی راست باز، بلند کردار اور پرہیزگار ہستیوں (راویوں) کی شہادت سے دوسرے دور کی کتابوں میں مدغم کر لیا گیا۔ اور دوسرے دَور کے ذخیرے کو کڑی جانچ پڑتال سے، ایک ایک گواہِ حدیث (راوی) کی زندگی ٹھوک بجا کر بال کی کھال اتار کر۔ دوپہر کے سورج کی مانند واضح اور تاباں صورت میں تیسرے دور کی کتابوں میں سمو دیا گیا۔ پھر یہ کتابیں دنیا کے ہر گوشے میں پہنچیں۔ محدثین خود اپنی اپنی جامع کو لے کر دنیا کے سب علمی مراکز میں گئے۔ اور وہاں کے تمام علماء اور فضلاء کو جمع کر کے اپنی اپنی جامع سنائی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی شک ہو۔ غلطی ہو۔ اعتراض ہو۔ تو پیش کریں۔ علم و فضل کے آفتابوں اور ماہتابوں نے جامعوں کی صحت کے نور سے کسبِ ضیا کیا۔ پھر ہر صدی کے ائمہ حدیث اور فقہاء کرام اِن کتابوں کی صحت اور درستی پر مہرِ تصدیق ثبت فرماتے رہے۔ اور تیرہ سَو سال سے آج تک ساری دنیائے اسلام میں علمِ حدیث قرآن کی مانند پڑھا، پڑھایا جاتا رہا ہے۔ اور قرآن کی مانند اسے وحی، حجت، دلیل اور واجب العمل مانا جاتا ہے۔ قرآن کی ابدی تبیین تشریح، اور دائمی نطق تسلیم کیا جاتا ہے۔

حدیث کی اقسام

بہ اعتبار نسبت الی الرسول کے حدیث کی تین قسمیں ہیں۔ قولی۔ فعلی۔ تقریری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب گواہ (راوی) اس طرح بیان کرے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو یہ قولی حدیث کہلائے گی۔

جب یوں ذکر کرے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا۔ یہ فعلی حدیث ہوگی۔

اگر حضورؐ کے روبرو کوئی کام ہؤا۔ اور آپ اس کام کو دیکھ کر خاموش رہے ہوں۔ تو یہ تقریری حدیث ہوگی۔

اور سلسلہ اسناد کی رو سے حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ متواتر، خبر واحد ۔!

متواتر وہ حدیث ہوتی ہے۔ کہ جس کے راوی اس قدر ہوں، کہ عقل کے نزدیک ان سب کا جھوٹ پر اکٹھا ہونا ممکن نہ ہو۔ پھر اس حدیث پر مسلسل ہر زمانے میں عام طور پر مسلمان عمل کرتے رہے ہوں۔ اسے تواتر عملی کہتے ہیں۔ جسے بالعموم راوی بیان کرتے آئے ہوں اسے تواتر قولی کہا جاتا ہے۔ یہ متواتر حدیث یقینی اور قطعی ہوتی ہے اس میں شک کرنا، یا اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

خبر واحد اس حدیث کو کہتے ہیں۔ کہ اس کے راوی اس قدر نہ ہوں کہ جو تواتر کی حد تک پہنچیں۔ خبر واحد میں راوی ایک یا دو، حد تین ہوتے ہیں۔ تین سے زیادہ نہیں ہوتے۔

اگر ایک راوی حدیث کو بیان کرے۔ تو وہ حدیث غریب کہلاتی ہے۔ اگر دو راوی ہوں۔ تو وہ حدیث عزیز ہے۔ اور تین یا تین سے زیادہ راوی ہوں۔ تو اس کو مشہور بولتے ہیں۔

خبر واحد کی یہ تینوں قسمیں عمل کرنے کے لائق ہیں۔ حجت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین خبرِ واحد پر برابر عمل کرتے آئے ہیں۔

اسی طرح بہ اعتبار قبولیت کے اور بہ اعتبار طعن و جرحِ راوی کے اور بہ اعتبار منسوب الیہ کے حدیث کی اور کئی قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل کتبِ حدیث میں موجود ہے۔ یہاں اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ محدثینؒ نے اسناد کو حدیث کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اسناد کے درجے مقرر کئے ہیں، ان درجوں کے لحاظ سے حدیث کا تنوع قائم کیا ہے تاکہ حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول یا تقریر جو درجۂ صحت کو پہنچے۔ خارج از عمل نہ رہے۔ سیدِ ولدِ آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں تا یومِ قیامت زندہ رہیں۔

خبرِ واحد حجت اور موجبِ عمل ہے

منکرینِ حدیث خبرِ واحد کو حجت اور موجب عمل نہیں جانتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر خبرِ واحد موجب عمل نہ ہو۔ تو نظامِ عالم بگڑ جائے۔ اور درہم برہم ہو جائے۔ یہ خبرِ واحد پر عمل ہی کا نتیجہ ہے کہ نظامِ عالم درست اور قائم ہے۔

دنیا میں انسان مل جل کر رہتا ہے۔ ہر شخص کو تمدنی اور معاشرتی زندگی میں ایک دوسرے کی احتیاج ہے۔ علاج معالجے کے لئے لوگ اطباء اور ڈاکٹروں کے محتاج ہیں۔ ڈاکٹر اور طبیب درزی، اور حجام تک کے محتاج ہیں۔ درزی اور حجام معمار اور نجّار کی ضرورت رکھتے ہیں۔ بادشاہوں تک وزیروں، مشیروں، حکیموں، نوکروں، خادموں، اور دست کاروں کے دست نگر ہیں۔ غرض کوئی انسان ایسا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے دوسرے انسان کے تعاون کی حاجت نہ ہو۔ چنانچہ خدا نے اسی معاشرت کے اصول کے پیشِ نظر فرمایا۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو۔

پس اس دنیا کی تمدنی اور معاشرتی زندگی میں لازم ہے۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان پر اپنی ضرورتوں، حاجتوں، خواہشوں، امیدوں، التجاؤں اور مطلبوں کو ظاہر کرے، اور یہ اظہار کما حقہٗ حکایت، بیان، اور خبر کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ پس انسان کی حیات کا دار و مدار خبر پر ہوا۔

خبر کی دو قسمیں

خبر کی دو قسمیں ہیں۔ خبر متواتر، خبر واحد، خبر متواتر تو یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ مثلاً مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس بن دیکھے اپنی شہرت کے سبب یقیناً مسلّم ہیں۔ پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح تھے۔ قائد اعظمؒ کی شخصیت ہر کوئی بلاشبہ مانتا ہے، خبرِ واحد غیر متواتر خبر کو کہتے ہیں۔ یعنی جو خبر متواتر نہ ہو۔ وہ خبر واحد ہے۔ انسانی معاشرے کا دار و مدار دونوں قسم کی خبروں پر ہے۔ خبر متواتر پر بھی۔ اور خبر واحد پر بھی۔ پھر یہ ناممکن ہے۔ کہ ہر کام خبر متواتر پر ہی انجام دیا جائے۔ کیونکہ خبر متواتر اس خبر کو کہتے ہیں۔ کہ ایک اتنی بڑی جماعت خبر دے، کہ جس کا جھوٹ پر اتفاق کرنا از روئے عقل محال ہو، اور اس واقعہ کو دوسروں کے سامنے وہ پوری جماعت نقل کرے۔ ظاہر ہے۔ کہ انسانی زندگی میں روز مرہ پیش آنے والے صدہا امور، اور زمانے کا نظم و نسق خبر متواتر کی شرط پر نہیں چل سکتا۔ ہر امر کے لئے خبر متواتر کا ہونا نوّے فیصد محال ہے۔ تو لا محالہ انسانوں کے لئے خبرِ واحد ہی موجبِ عمل ہو سکتی ہے۔ اگر خبر واحد کو موجبِ عمل قرار نہ دیا جائے۔ تو نظم و نسقِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم بگڑ جائے۔ کیونکہ عمل کا دار و مدار خبر پر ہے۔ اور خبر متواتر کا تحقق قریب بہ محال ہے۔ لہذا بقائے اعمال کے لیئے خبر واحد ہی ذریعہ ٹھہرے گی۔

خبرِ واحد بروئے قرآن موجبِ عمل ہے

حضرت موسیٰ نے خبر واحد پر عمل کیا

قرآن مجید میں ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک قتل خطا ہو گیا۔ مقتول فرعون کی قوم سے تھا۔ فرعون سے درباریوں نے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا مشورہ کیا۔ اس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ (پ ۲۰ ع ۵)

"اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہا۔ اے موسیٰ! تحقیق (فرعون کے) درباری، تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، پس تو نکل (یہاں سے) میں تیرا خیر خواہ ہوں۔"

آگے خدا فرماتا ہے۔ فَخَرَجَ مِنْهَا۔ پس نکلا موسیٰ علیہ السلام اس شہر سے۔"

قارئین کرام! غور فرمائیں۔ کہ اگر خبر واحد موجب عمل نہ ہوتی۔ تو موسیٰ علیہ السلام اس خبر کی بنا پر شہر سے نہ نکلتے۔ اور پھر فرعون کے درباری انہیں گرفتار کر لیتے۔ اور حضرت موسیٰ کا اگلا پروگرام نبوت کس طرح پورا ہوتا؟ ثابت ہوا۔ کہ خبر واحد موجبِ عمل ہے۔

خبرِ واحد کی حجیّت

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّسْعٰى ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (پ ۲۳ ع ۱)

"اور آیا ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا۔ کہا اس نے۔ اے میری قوم! پیروی کرو رسولوں کی۔"

یہ شخص توحید و رسالت کا قائل مردِ موحد تھا۔ اس نے اپنی قوم کو توحید و رسالت کی دعوت دی۔ قوم نے اس کو قتل کر دیا۔ خدا فرماتا ہے۔ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۔ "کہا گیا داخل ہو جا بہشت میں۔" اس کے قتل کے بعد قوم پر عذاب آیا۔ اور وہ مٹا دی گئی۔ تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ خبر واحد قابلِ عمل ہے۔ اسی طرح ہر راوی حدیث کی خبر (حدیث) حجت ہے۔ اور قابلِ عمل ہے۔ اس کا انکار اور ترک۔ موجبِ عذاب ہے۔

ایک لڑکی کی خبر پر موسیٰؑ نے عمل کیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے چل کر مدین پہنچے۔ وہاں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ بھوک لگی ہوتی تھی اتنے میں ایک لڑکی (حضرت شعیبؑ کی بیٹی) آئی اور اس نے کہا۔

اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ ۔ (پ ۲۰ ع ۶) "میرا باپ تجھے بلاتا ہے۔"

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۔ "پھر جب آیا موسےٰ اس (شعیبؑ) کے پاس اور بیان کیا ان پر قصہ۔"

غور کریں۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام خبر واحد پر چلے گئے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ خبر واحد موجبِ عمل ہے۔

حضرت شعیبؑ نے خبرِ واحد پر عمل کیا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچے۔ اور سارا قصہ بیان کیا۔ جو مصر میں گزرا تھا۔ اور جس کے سبب ان کو مصر چھوڑنا پڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شعیبؑ نے خبر واحد سن کر کہا۔ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔
"موسیٰ! ڈر نہ۔ تو نے ظالموں سے نجات پائی ہے"۔
دیکھئے! حضرت شعیبؑ نے صرف موسےٰ کی بات سن کر واقعہ کی تصدیق کی۔ ثابت ہوا۔ خبرِ واحد موجب عمل ہے۔ پیغمبر نے خبر واحد کو مان لیا۔

فاسق کی خبر واحد

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا ۔ (پ۲۶ ع ۱۳)۔

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق خبر لے کر آئے۔ تو تحقیق کر لو"۔

ثابت ہوا۔ کہ فاسق کی خبر قابلِ تحقیق ہے۔ قابلِ ردّ نہیں، اس سے بھی خبر واحد کا موجب عمل ہونا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی روز روشن کی طرح ثابت ہوا۔ کہ بہ مقابلہ فاسق کے عادل اور صادق کی خبرِ واحد ہزار بار قابلِ عمل ہے۔ راویانِ حدیث یعنی صحابہ وغیرہم اتنے بڑے عادل اور صادق تھے۔ کہ امت میں کوئی ان کا جواب نہیں ہے۔ پھر بھی ان راویوں پر کڑی تنقید کر کے حدیثوں کو قبول کیا ہوا ہے۔ کسی کی برائی، اور غیبت کرنا بڑا گناہ ہے۔ لیکن راویانِ حدیث کی غیبت کرنا کارِ ثواب تھا۔ تاکہ ان کی زندگی منظرِ عام پر آجائے۔ اور پھر عادل و صادق کی روایت لی جائے۔ اور کاذب و فاسق راوی کی روایت سے بچا جائے۔ مولانا حالیؒ نے یہی چیز بیان فرمائی ہے۔ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا ✤ لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا ✤ کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں

نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا ٭ مناقب کو چھانا مثالب کو تایا

مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا ٭ ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا!

نہ ملّا کو چھوڑا، نہ صوفی کو چھوڑا!

پس خبرِ واحد کا قابلِ عمل ہونا قرآن سے ثابت ہوا۔

ایک مومن کی خبر واحد

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَھْدِکُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۔ (پ۲۴ ع۱۰)

"اور کہا ایک شخص نے کہ ایمان لایا تھا۔ اے میری قوم! پیروی کرو میری، دکھاؤں میں تم کو راہ سیدھی"

یہ اکیلا مردِ مومن خبر دیتا ہے۔ کہ اے میری قوم پیروی کرو میری۔ تم ہدایت پاؤ گے۔ اگر خبرِ واحد قابلِ عمل نہ ہوتی۔ تو راہِ راست کس طرح دکھا سکتی، یاد رہے۔ کہ صحابہ بھی اول درجہ کے مردِ مومن تھے۔ موحد تھے، عادل وصادق تھے۔ خدا سے ڈرنے والے تھے۔ ان کی خبریں (روایت کردہ حدیثیں) قابلِ عمل اور حجت ہیں۔ جب قرآن سے ایک مرد مومن کی خبر قابلِ عمل اور حجّت ثابت ہوتی ہے۔ تو صحابیِ رسول کی خبر واحد کیوں نہ قابلِ عمل اور حجّت ہو۔

خبرِ واحد کی حجیّت قرآن مجید سے

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۴)

"اور (یہ) مناسب نہیں۔ کہ مسلمان سب کے سب (اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔ (تحصیل علم کے لئے) ایسا کیوں نہ کیا۔ کہ ان میں سے ہر ایک فرقہ میں سے ایک ایک طائفہ نکلتا۔ کہ دین کی سمجھ پیدا کرتا۔ اور جب (دین سیکھ کر) اپنی قوم میں واپس جاتا تو ان کو (خدا کی نافرمانی سے) ڈراتا۔ تاکہ وہ لوگ (بھی بُرے کاموں سے) بچیں"

ارشادِ خداوندی کا مطلب یہ ہے۔ کہ سب ہی مسلمانوں یعنی کثیر جماعت پر ضروری نہیں۔ کہ وہ کام کاج ترک کر کے مدینے میں آ کر دین سیکھنے لگ جائیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ ان کی ہر جماعت سے ایک طائفہ دین سیکھنے کے لئے آئے۔ اور دین سیکھ کر واپس قوم میں جا کر تبلیغ کرے۔

یہاں لفظ "فرقہ" پر غور کریں۔ فرقہ کم از کم تین آدمیوں پر اطلاق پاتا ہے۔ فرمایا ہر فرقہ یعنی ہر تین آدمیوں میں سے ایک طائفہ تحصیل علم کے لئے نکلتا۔ ظاہر ہے، کہ تین میں سے ایک نکلے گا۔ یا دو نکلیں گے۔ جو دین سیکھ کر واپس آ کر قوم کو ڈرائیں گے۔

تو ثابت ہُوا۔ کہ اگر ایک یا دو آدمی (عادل و صادق) متقی خبر رسولؐ لائیں۔ تو اس کا سننا، ماننا، اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

خبرِ واحد کا حجّت، اور موجبِ عمل ہونا نص سے ثابت ہُوا ۔!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ نے خبرِ واحد کو حجّت مانا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہؓ میں یہ اختلاف پیدا ہوا۔ کہ خلیفہ مہاجرین سے ہو یا انصار سے؟ مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم سے ہونا چاہیئے۔ اور انصار اپنے گروہ سے خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ جب اختلاف بڑھ گیا۔ تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا دی۔ الائمۃ من القریش۔ خلیفہ قریش سے ہونا چاہیئے" اختلاف ختم ہو گیا۔ اور انصار، مہاجرین سے خلیفہ بنانے پر ہزار جان سے راضی ہو گئے۔ یہ خبر واحد ہی تھی، جو صحابہ پر حجت ثابت ہوئی۔ گویا صحابہؓ نے خبر واحد کو حجت شرعی مان لیا۔

اسی طرح جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیث نحن معا شر الانبیاء لا نرث و لا نورث بیان کی۔ کہ انبیاء کی جماعت نہ وارث ہوتی ہے، اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے" سب صحابہ نے اس خبر واحد کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ گویا خبرِ واحد کو حجت مان لیا۔

خبر واحد پر روزہ افطار کرا دیا

پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ واحد محدثین کے نزدیک کبھی ایک، کبھی دو، اور کبھی تین راویوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ماہ رمضان کی آخری تاریخ میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ اس پر دو آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شہادت دی۔ کہ بخدا ہم نے کل شام چاند دیکھا ہے۔ حضورؐ نے لوگوں کو افطار کا حکم دیدیا" (ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہُوا۔ کہ خبر واحد موجب عمل ہے۔

خبرِ واحد لاکھوں روپیہ کی تحریر پر حجّت ہے

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب تم آپس میں معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو اور وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ۔ اور اپنے مردوں میں سے دو آدمی شاہد بنا لو"

اب اگر لاکھ روپیہ کی تحریر ہو۔ اور اس پر جھگڑا پڑ جائے اور معاملہ عدالت تک جا پہنچے۔ تو دو گواہوں کی شہادت (خبرِ واحد) پر ڈگری مدعی کو مل جائے گی۔

خبرِ واحد کو سارا جہان مانتا ہے

سعودی عربیہ سے بیٹے کا باپ کو خط آئے۔ کہ اس کو خدا نے لڑکا عطا کیا ہے۔ اس خبرِ واحد پر سارے خاندان میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور پتاشے تقسیم ہونے لگتے ہیں۔ معلوم ہُوا۔ خبر واحد موجب عمل ہے۔

لندن سے تار آئے۔ کہ ہوائی جہاز کا فلاں پائیلٹ گر کر ہلاک ہو گیا ہے۔ تو سارے قبیلے کے گھروں میں اِس خبر واحد پر صفِ ماتم بچھ جاتی ہے معلوم ہُوا۔ کہ خبرِ واحد موجب عمل ہے۔

روئے زمین کی تمام عدالتوں میں صدیوں سے لے کر آج کے دن تک تمام دعوی۔ استغاثے، اور ہر قسم کے جھگڑے خبرِ واحد پر ہی چکائے جاتے اور فیصل کئے جاتے ہیں۔ خبرِ متواتر پر نہیں۔

سارا جہان اور ہر منکرِ حدیث صرف خبر واحد کی بِنا پر ایک شخص کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا باپ مان لیتا ہے۔ اور زندگی بھر اس ولدیت کو یاد رکھتا اور لکھتا ہے، ثابت ہوا۔ کہ خبرِ واحد موجب عمل ہے۔

پھر ساری امت سے بزرگ، نیک، عادل اور متقی صحابہ کی خبرِ واحد (حدیث) کیونکر موجب عمل اور حجت نہ ہو؟

حدیث کے ظنی ہونے کا مطلب

منکرین حدیث کہتے ہیں۔ کہ حدیث چونکہ ظنی ہے، یقینی نہیں، اس لئے واجب العمل اور حجت نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ ظن کے معنی نہیں جانتے وہ اس دھوکا میں آ سکتے ہیں۔ کہ واقعی ظنی چیز موجب عمل نہیں ہو سکتی۔ شراب کا لفظ عام ہے۔ ہر کوئی شراب کو جانتا ہے۔ اور شرابی پر لعنت بھیجتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ قرآن میں لکھا ہے۔ کہ شراب میں شفا ہے، تو کوئی نہ مانے گا۔ بلکہ حیران ہو گا۔ کہ کیا کہا گیا ہے۔ یہ تعجب، اور حیرانگی صرف اس لئے ہے۔ کہ شراب کے معنی معلوم نہیں۔ صرف ایک ہی معنی مشہور ہو گئے ہیں۔ کہ ٹھیکے پر جو شراب بکتی ہے، جو شرعاً حرام ہے۔ بس وہی شراب ہے۔ گویا خمر شراب کے نام سے زبانِ زدِ عام ہے حالانکہ خمر حرام ہے۔ شراب (ہر پینے کی چیز) حرام نہیں۔

شراب شرب سے ہے۔ اور شرب کے معنی پینا ہے، اور شراب ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں۔ دودھ، چائے، لسّی، شہد ہر قسم کا مشروب غرض ہر وہ چیز جو پیتے ہیں۔ شراب کہلاتی ہے۔ قرآن میں شہد کے متعلق ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شہد کی مکھی کے پیٹوں سے شراب (پینے کی چیز) نکلتی ہے،
کہ مختلف ہیں رنگ اس کے، اس میں لوگوں کے لئے
شفا ہے۔" (سورہ نحل)

یہاں شہد کو شراب کہا گیا ہے۔ یعنی پینے کی چیز، اور جو حرام ہے۔ اس کو خمر (WINE) کہتے ہیں۔

شراب کے عام معنوں کی طرح ظنّ[1] کے عام معنی بھی اچھے نہیں لئے جاتے حالانکہ ظنّ کے اچھے معنی بھی ہیں۔ منکرینِ حدیث نے ظن کے بُرے معنوں میں حدیث کو ظنی کہہ کر مسلمانوں کو اس سے بدظن کیا ہے۔ دیکھئے لغت میں اس کے کئی معنی لکھے ہوئے ہیں۔

ظَنَّ یَظُنُّ ظَنًّا۔ فرض کرنا، جاننا، شبہ کرنا، ظَنٌّ۔ خیال، قیاس، گمان، امکانِ غالب۔ ظِنَّۃٌ۔ بدگمانی، شبہ، مظنونات، غالب گمان والے مسائل، وہ مسائل جن پر یقین کے قریب بھروسہ ہے۔ (معجم العربیہ)

ظَنَّ۔ جاننا۔ یقین جاننا، گمان، خیال، قیاس، شبہ، وہم وغیرہ، (المنجد)

قرآن مجید میں ظن کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ظنّ یقین کے معنے میں

وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ (پ ۲۹ ع ۱۱)

"اور ہم نے یقین جان لیا۔ کہ ہم نہ تو زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہیں، اور نہ (کسی طرف) بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں۔"

---

[1] ظنّ اصل میں ذہن کی مختلف حالتوں کا نام ہے۔ اور ذہن کی وہ حالتیں تخیل، جزم، جہل مرکب، شک، وہم اور یقین ہیں۔ اپنے اپنے محل پر یہ سب معنی لئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ظنّ یقین کے معنیٰ میں استعمال ہُوا ہے۔ کیونکہ جنّ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کو ہرا نہیں سکتے۔ تو خدا کو نہ ہرا سکنے میں کوئی شک شبہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یقین ہی ہے۔

وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط (پ۱۱ ع ۳)

"اور (تین صحابہ نے جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے) یقین کر لیا۔ کہ خدا (کی گرفت) سے سوائے اس کے اور کہیں پناہ نہیں"

یہاں بھی ظن بہ معنی یقین مستعمل ہے۔ کیونکہ اس بات پر یقین ہے۔ کہ سوائے خدا کے، خدا کی پکڑ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی، بیشک یہ بات حق ہے۔

ظن احتمال راجح کے معنیٰ میں

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ (پ ع)

اور جانا اس نے کہ (اب) جدائی ہے،

نزع کے وقت موت کا امکان غالب ہوتا ہے۔ یہاں ظنّ احتمال راجح کے معنیٰ میں استعمال ہُوا ہے۔

ظن شک کے معنیٰ میں

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ط اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط (پ۱۱ ع ۹)

"اور ان لوگوں کے اکثر تو بس اٹکل پر چلتے ہیں۔ سو اٹکل کے تکّے حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتے"

حدیث کی ظنیت

اب سمجھیں کہ حدیث کو جو ظنّی کہا جاتا ہے۔ تو اس ظن کے معنی شک، بدگمانی اور وہم نہیں ہیں۔ اگر حدیث کی ظنیت کے یہ معنی ہوں۔ تو محدثین حدیث کو حجت قرار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیں۔ حالانکہ تیرہ سو سال کی ساری امت حدیث کی حجیت کی قائل ہے۔ اور شک اور وہم کو حجت سے کیا واسطہ؟ منکرین حدیث حدیث شریف کو ظنی کہہ کر ظن کے معنی بدگمانی، شک، شبہ، اور وہم کے لیتے ہیں۔ یعنی ظن کے ان بُرے معنوں میں حدیث کو ظنی کہہ کر۔ ناقابل عمل بتاتے ہیں۔ اور یہ نہیں بتاتے۔ کہ ظن کے معنی یقین، احتمال راجح، اور امکان غالب بھی ہیں۔ دیکھئے!۔ ایک پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام بھی ظن کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ (پ۱۷ع۶)

"اور ذالنون (حضرت یونسؑ) جب (قوم سے) ناراض ہو کر چل دیئے۔ اور ظن کیا۔ کہ ہم انہیں کسی مشکل میں نہ ڈالیں گے۔"

اس آیت میں حضرت یونسؑ کا ظن کرنا ذکر کیا گیا ہے۔ اب کافر بھی ظن کرتے ہیں۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا (پ۱۱ع۹)

"اور اکثر ان کے ظن پر چلتے تھے۔"

غور کریں۔ کہ حضرت یونسؑ نے بھی ظن کیا۔ اور کافروں نے بھی ظن کیا۔ کیا دونوں جگہ ایک ہی معنے ہیں؟ نہیں! اسی طرح حدیث کو جب ظنی کہا جاتا ہے۔ تو ظن کے معنی شک، شبہ، اور وہم نہیں لئے جاتے بلکہ امکان غالب، احتمال راجح (STRONGE PRESUMPTION) اور قریب بہ یقین لئے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ ائمہ حدیث جب حدیث کو ظنی کہتے ہیں۔ تو ظن کے عرفی معنی لیتے ہیں۔ اور ظن کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اور شرعاً حجت مانتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظنِ حجت کو ایک دوسرے طریق سے سمجھیں۔ کہ ایک ظن علم کی قسم سے ہے۔ اور ایک عملی۔ پھر عملی ظن کے دو حصے ہیں۔ ایک حسنِ ظن۔ دوسرا سوئے ظن۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی پر یہ آیت آئی۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا۔ " جب تم نے (بہتان کی بات) کو سنا تھا۔ تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے کیوں نہ حسنِ ظن کیا۔" یہ مثال ہے حسنِ ظن کی، اور سوئے ظن یہ ہے۔ اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ " اجتناب کرو اکثر ظنوں سے۔" یعنی سوئے ظن سے۔ اور وہ ظن جو حجت' اور موجبِ عمل ہے۔ وہ حسنِ ظن اور سوئے ظن کے علاوہ ہے۔ اور وہ یقین کی نظیر (RESEMBLANCE) اور مثل۔ یہی وہ ظن ہے۔ جو آفاق و انفس پر چھایا ہوا ہے۔ جو سارے جہان پر مسلّط ہے۔ سب نظامِ عالم ظن پر چل رہا ہے۔ حافظ عزالدینؒ ظن کی ہمہ گیری کے متعلق لکھتے ہیں۔

دارین کے مصالح اور مفاسد کا دار و مدار ظن پر ہے، جو لوگ آخرت کے لئے عمل کرتے ہیں۔ وہ خاتمہ پر یقین نہیں رکھتے۔ بلکہ تمام نیک کام حسنِ ظن کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ یہ اعمال قبولیت کے لائق نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ
اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۴)

" اور مسلمان دیتے ہیں (راہ خدا میں) خدا کے دیئے ہوئے سے اور ان کے دل ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹنے والے ہیں"

دنیا والوں کا بھی یہی حال ہے۔ تاجر ظن کی بنا پر اپنا سرمایہ لگاتا ہے۔ کہ وہ حفاظت کے ساتھ اس سے نفع اٹھائے گا۔ اور پیشہ ور یہ ظن گھر سے لے کر نکلتا ہے۔ کہ اس کی محنت بارآور ہو گی۔ دہقان ظن پر ہی غلہ مٹی میں بکھیرتا ہے۔ (کہ کھیتی اُگے گی) خچروں اور گھوڑوں والے کرایہ کے ظن سے نکلتے ہیں۔ کہ ان کو مزدوری ملے گی۔ بادشاہ اسی ظن سے شہروں کی فصیلیں بناتے اور فوج اکٹھی کرتے ہیں کہ یہ اسباب انہیں سہارا دیں گے۔ فوج اسی ظنّ پر مسلح کی جاتی ہے۔ کہ (جنگ میں) سلامت رہ کر فتح پائے گی۔ سفارش اس ظن پر کی جاتی ہے۔ کہ مانی جائے گی۔ اہل علم کامیابی کی امید پر عمر صرف کرتے ہیں۔ مناظر اور مجتہد کامرانی کے ظن پر دلائل سے بحث کرتے ہیں۔ بیمار کا علاج صحت کے خیال اور ظن کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ اور عام طور پر یہ سب ظن سچ ثابت ہوتے ہیں۔ پس ان ظنوں سے صرف جاہل ہی لاپروا ہوتے ہیں"

(ترجمہ از قواعد الاحکام فی مصالح الانام)

معلوم ہوا۔ کہ جہان ظن کے سر پر آباد ہے۔ تمام امور ظن پر ہی چل رہے ہیں۔ اور کسی کو ظن سے مفر حاصل نہیں۔ منکرینِ حدیث کو صرف حدیث کے ساتھ ہی بغض، اور بیر ہے۔ کہ اسے بُرے معنیٰ میں ظنی کہہ کہہ کر عوام کی نگاہ سے گراتے، اور ناقابلِ عمل بتاتے ہیں۔

قرآن کے تواتر کی مانند حدیثوں کا تواتر عملی

منکرین حدیث کہتے ہیں۔ کہ قرآن بالکل وہی ہے جو حضور انورؐ پہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اترا تھا۔ اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں۔ کہ وہ تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے ہم کہتے ہیں۔ کہ پانچ نمازیں، ان نمازوں کے اوقات، اذان، اقامت، نماز کی ہیئت اور ترکیب، نمازیں اپنے اپنے موقع اور محل پر پڑھنے کی دعائیں۔ شروع سے اخیر تک ۔ پھر زکوٰۃ کا نصاب، شرح زکوٰۃ، اور اس کے مصارف، پورے مہینے کے روزے، سحور و افطار کے احکام، اور دیگر مسائل صیام، حج اور اس کے مناسک، مہینے کا تعین، قربانی، نماز عیدین، تراویح، تہجد، طریقۂ نکاح وغیرہ بھی پونے چودہ سو سال کے تواتر نے ہم تک پہنچایا ہے۔ اور جو کچھ جس صورت اور کیفیت میں پہنچایا ہے۔ بعینہٖ یہی صورت اور کیفیت حدیثوں میں موجود ہے۔ ثابت ہُوا۔ کہ حدیثیں عملاً محفوظ چلی آ رہی ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ بچہ پیدا ہو۔ تو اس کے کان میں اذان کہو۔ ساتویں دن اس کے سر کے بال اترواؤ۔ اور اس کا اچھا نام رکھو۔ اور عقیقہ کرو۔ اس کا ختنہ (CIRCUMCISION) کرو۔ تیرہ سو سال سے تواتر عملی نے یہ چیزیں ہم تک بعینہٖ پہنچا دی ہیں، ثابت ہُوا۔ حدیث عملاً محفوظ ہے۔

احرام، احرام باندھنے کی جگہیں۔ تلبیہ کہنا۔ حج مفرد، قران، تمتع، طواف میں رمل، استلام، طوافِ وداع۔ ھدی کے مسائل، عرفات اور مزدلفہ میں قیام، وقوفِ عرفات کی انتہا، حج میں نحر، رمی جمار، عورت محرم کے ہمراہ حج کو جائے۔ طوافِ زیارت، محرم کے کپڑے، حج کے مہینے، حج کی تاریخ کا تعین وغیرہ، یہ سب باتیں جس طرح حدیث میں آئی ہیں۔ بعینہٖ امت محمدیہ کا تواتر بھی اسی طرح ہے۔ ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہُوا۔ کہ حدیثیں عملاً محفوظ ہیں۔

مردہ کو نہلانا، کفن پہنانا، جنازہ پڑھنا، جنازہ کی تکبیرات، جنازہ کی دعائیں۔ قبر کھودنا، دفن کرنا وغیرہ جیسے حدیث میں لکھا ہُوا ہے، ساڑھے تیرہ سَو سال سے امت کا تواتر عملی بھی ایسے ہی ہے۔ ثابت ہُوا۔ کہ احادیث عملاً محفوظ ہیں۔

حدیث میں ہے۔ حضورؐ نے پانچ نمازیں پڑھیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاءؔ۔ امت کا تواتر عملی بھی پانچ ہی نمازوں پر ہے۔ ثابت ہُوا۔ حدیث عملاً محفوظ ہے۔

حدیث میں ہے۔ حضورؐ نے فجر کو دو فرض۔ ظہر کو چار فرض۔ عصر کو چار فرض۔ مغرب کو تین فرض۔ عشاء کو چار فرض پڑھے۔ بعینہٖ پُتو نے چودہ سَو سال سے امت کا تواتر عملی۔ فرائض کی اتنی ہی رکعات پر ہے۔ ثابت ہُوا۔ حدیث عملاً محفوظ ہے علاوہ کتابت کے۔

حدیث میں ہے۔ حضورؐ نے فرض نمازوں کے ساتھ بارہ رکعت نوافل ہمیشہ پڑھے ہیں۔ دو فجر کے فرضوں سے پہلے۔ چار ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو بعد۔ دو مغرب کے فرضوں کے بعد۔ اور دو عشاء کے فرضوں کے بعد۔ امت کا تواتر عملی بھی ان بارہ سنتوں پر چلا آرہا ہے۔ ثابت ہُوا۔ حدیث عملاً محفوظ ہے۔

حدیث میں ہے۔ کہ حضورؐ نے ابتدائے نماز میں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ ۔ یا ۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ ۔ پڑھا۔ پھر سورۃ فاتحہ۔ پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھی۔ پھر رکوع کیا۔ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ پڑھا۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوئے اور ساتھ ہی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ پڑھا۔ پھر سجدہ میں آئے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔ پھر اٹھ کر بیٹھے اور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ پڑھا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا۔ اور سجدہ کی تسبیح پڑھی۔ پھر آخری رکعت میں التحیات پڑھا۔ درود شریف پڑھا۔ اور دعا پڑھی۔ اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو گئے۔ یہ طریقِ نماز ساڑھے تیرہ سو سالہ امت کے تواترِ عملی نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور کروڑوں مسلمانوں کا آج اِسی طریقِ نماز پر عمل ہے۔ ثابت ہوا۔ کہ حدیث کی کتابوں میں جو یہ طریق لکھا ہوا ہے۔ درست اور حق ہے۔ اور حدیث عملاً محفوظ ہے۔

مثال کے طور پر ہم نے یہ چند امور گنائے ہیں۔ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال۔ یعنی حدیثیں تیرہ سو سال سے امت محمدیہ تواترِ عملی سے پہنچا رہی ہے۔ اور کتابتِ حدیث کے عین مطابق ہے۔

"خوب یاد رکھیں۔ کہ جس طرح قرآن کا الہامی ہونا ساڑھے تیرہ سو سال کے روایتی تواتر سے محفوظ ہے۔ ایسے ہی حدیث بھی ساڑھے تیرہ سو سال کے عملی تواتر سے محفوظ ہے۔ صحابہ سے لے کر آج تک ہر زمانے کے جن کروڑوں مسلمانوں نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کی ہے ان ہی مسلمانوں نے اپنے عمل اور مشق کے ساتھ حدیث کی حفاظت کا فرض پورا کیا ہے۔ اور دونوں ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہوئے ہیں۔ قرآن کو قولی تواتر اور حدیث کو عملی تواتر کے ساتھ ہر صدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے دوسری صدی والوں کو برابر پہنچاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کتنا حق ثابت ہوا ہے۔ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ۔ کہ قرآن کا جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

خدا نے قرآن حضورؐ کے سینہ اطہر میں جمع کیا۔ اور پھر صدہا صحابہؓ کے سینوں میں جمع کیا۔ اور اس وقت سے آج تک ہر زمانے میں ہزاروں مسلمانوں کے سینے میں جمع رکھتا ہے۔ اور اس طرح اس کی حفاظت کرنا ہے۔ پھر فرمایا۔ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ۔ قرآن کا بیان (تشریح، تبیین اور جزئیات) ہمارے ذمہ ہے۔

خدا نے قرآن کی تشریح کا ذمہ اس طرح پورا کیا۔ کہ اس نے وحی کے ذریعہ حضور انورؐ سے قرآن کی تشریح کرائی۔ جو حدیثیں ہیں۔ پھر ان احادیث کو امتِ محمدیہ کے عملی تواتر کا شرف بخشا۔ پس قرآن بھی امتِ محمدیہ کے تواتر سے پہنچا۔ اور احادیث بھی امت کے عملی تواتر سے پہنچیں۔ اور خدا کا ذِمّہ جمعِ قرآن، اور تشریحِ قرآن کا پورا ہو گیا۔ کہ دونوں محفوظ ہیں۔ اور امت کے عمل میں ہیں۔ ولنعم ما قیل۔ ؎

وَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰهُ اٰیَاتِهٖ
وَکَانَ الرَّسُوْلُ عَلَیْهِ دَلِیْلًا
وَاَوْضَحَ لِلْمُسْلِمِیْنَ السَّبِیْلَ
فَلَا تَتَّبِعَنَّ سِوَاهَا سَبِیْلًا

"یعنی خدا تعالیٰ نے اپنی آیات واضح طور پر بیان فرما دیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر دلیل ہو چکے، اور حضورؐ نے مسلمانوں کے لئے راستے کو واضح کر دیا۔ پس اس راہِ رسولؐ یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل بالحدیث) کے سوا کسی اور رستے پر نہ چل۔"

رسولِ خدا قرآن کیساتھ اس کی مثل بھی دیئے گئے

اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَ مَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَھْلِیُّ وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقْطَۃُ مُعَاھِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَّقْرُوْہُ فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْہُ فَلَہٗ اَنْ یُّعْقِبَھُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ ط (ابوداود)

"حضرت مقدام بن معدیکربؓ روایت کرتے ہوئے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! تم کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ بیشک میں قرآن دیا گیا ہوں۔ اور اس کے ساتھ اس کی مثل (اور چیز) بھی دیا گیا ہوں۔ خبردار رہو۔ کہ بعید نہیں کہ کوئی آسودہ حال آدمی اپنے مسند پر بیٹھ کر (بے نیازی سے) یہ کہے۔ لازم پکڑو اپنے اوپر (صرف) قرآن ہی کو۔ اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال جانو۔ اور اس میں جو حرام پاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو حرام جانو۔ اور تحقیق جو کچھ کہ حرام کیا (بوحی) رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، مانند اس کے ہے۔ جو حرام کیا اللہ تعالٰے نے۔ آگاہ رہو۔ کہ نہیں حلال تمہارے لئے گدھا خانگی۔ اور کچلی والا جانور درندوں سے۔ اور نہ کسی ذمّی کی گری پڑی چیز۔ جب تک کہ وہ اس کی ضرورت سے بے نیازی کا اظہار نہ کرے۔ اور جو شخص ایک قوم کا مہمان ہو۔ پس لازم ہے، ان پر مہمانی اس کی۔ اگر اس کی مہمانی نہ کریں۔ تو وہ ان سے اپنی مہمانی لے سکتا ہے۔"

اس حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں قرآن کے ساتھ اس کی مثل اور چیز بھی دیا گیا ہوں"۔ صاف ظاہر ہے کہ اس سے مراد صرف حدیث نبوی ہی ہے۔ اور کچھ نہیں اور حدیث کے متعلق آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ کہ وہ غیر کتابی وحی ہے۔ پس حضورؐ کو ایک قرآن ملا۔ اور دوسری قرآن کی مثل حدیث ملی۔ حدیث قرآن کی مثل اس لئے ہے کہ وہ بھی وحی ہے۔ اور قرآن بھی وحی۔ پس وحی، وحی کے مثل ہوئی۔

حضورؐ نے فرمایا۔ خبردار! بعید نہیں کہ کوئی آسودہ حال آدمی اپنے مسند پر بیٹھ کر یہ کہے۔ کہ لازم پکڑو اپنے اوپر قرآن کو۔

یعنی حضورؐ نے بذریعہ وحی یہ خبر دی ہے۔ کہ وقت آئے گا۔ کہ پیٹ بھرے آسودہ حال لوگ اپنے مسندوں پر براجمان ہو کر کہیں گے۔ کہ صرف قرآن ہی کو مانو۔ اس میں جو حلال ہے۔ وہی حلال مانو۔ اس میں جو حرام ہے۔ وہی حرام مانو۔ قرآن کے سوا کسی اور چیز کو مت مانو۔ دین صرف قرآن ہی ہے۔ قارئین کرام غور کریں۔ کہ حضورؐ کی حدیث کا یہ کتنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا معجزہ ہے۔ کہ ارشادِ خیرالوریٰ (حدیث) کے عین مطابق ایسے لوگ موجود ہو گئے۔ جو کہتے ہیں کہ دین صرف قرآن ہی ہے۔ صرف قرآن کے حلال کو حلال، اور حرام کو حرام مانو۔ حدیث دین نہیں۔ قابلِ عمل نہیں۔ اس سے حدیث کی صحت، ثقاہت، حفاظت صداقت اور حجیت بھی ثابت ہو گئی۔ اور یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ حدیث کے خلاف ایسا پراپیگنڈا کرنے والے لوگ غلط کار اور ابلہ فریب ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے، وہ بھی اللہ کے حرام کرنے کے مانند ہے:

یعنی قرآن بھی وحی ہے۔ اور حدیث بھی وحی ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو حرام کریں گے یا حلال کریں گے، یا جو کچھ بھی زبانِ اطہر سے فرمائیں گے۔ اس کی حیثیت خدا کے حکم کی طرح ہوگی۔ پس جو کچھ بھی صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ وہ قرآن کی مانند ہے۔

حضورؐ نے بطور مثال کے فرمایا۔ گدھا خانگی اور کچلی والا جانور قرآن میں حرام لکھا ہوا نہیں ہے۔ لیکن میں (محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ان کو (بوحی خفی) حرام کرتا ہوں۔ پس ان کی حرمت ایسے ہی ہے۔ جیسے قرآن میں کسی چیز کی حرمت بیان کی گئی ہو۔

ابوداؤد میں ایک اور حدیث عرباض بن ساریہؓ کی روایت سے آئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کیا کوئی شخص تم میں سے اپنی چھپرکٹ (مسند) پر تکیہ کئے ہوئے یہ خیال کرتا ہے۔ کہ خدا نے صرف ان چیزوں کو حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے. جو قرآن میں ذکر کی گئی ہیں۔ اَلَا وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَہَیْتُ عَنْ اَشْیَآءَ اِنَّہَا کَمِثْلِ الْقُرْاٰنِ ۔ خبردار رہو! ۔ اللہ کی قسم بیشک میں نے بھی حکم کیا ہے. اور نصیحت کی ہے اور منع کیا ہے کئی چیزوں سے، بیشک رہبری باتیں بھی، قرآن کی مانند ہیں"

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے متذکرۃ الصدر ارشادات سے ثابت ہوا. کہ دین اور شریعت تنہا قرآن ہی نہیں ہے. بلکہ قرآن اور حدیث دونوں کا نام دین ہے. اور دونوں حضورؐ کو منجانب اللہ ملے ہیں! ۔

روشن ہے شمع علم خدا کے کلام میں
نورِ عمل ہے اُسوۂ خیر الانام میں

قرآن اور حدیث دونوں مساوی ہیں

اوپر آپ پڑھ چکے. کہ حضورؐ نے فرمایا. کہ میں قرآن کی مثل اس کے ساتھ اور چیز بھی دیا گیا ہوں ۔ یعنی حدیث. جب قرآن بھی خدا نے دیا۔ اور حدیث بھی خدا نے دی ۔ تو دونوں من جانب اللہ ہونے کے سبب متساوی اور برابر ہوئے. پس صحیح حدیث کا منکر قرآن کے منکر کی مانند ہوا. خرج عن الاسلام ۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے ۔ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۔ "بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے" یہاں خدا نے قرآن کو حق کہا ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ! اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔ " میری حدیثیں لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میرے منہ سے حق ہی نکلتا ہے" یہاں حضورؐ نے حدیث کو حق فرمایا ہے، ثابت ہوا کہ قرآن بھی حق ہے اور حدیث بھی حق ہے۔ دونوں برابر ہوئے۔

سورۃ توبہ میں خدا نے فرمایا۔ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ۔ تاکہ یہ لوگ دین کو سمجھ لیں۔ اور دین منزل من اللہ ہے۔

حضرت انسؓ سے مستدرک حاکم میں مرفوعًا آیا ہے۔ اُنْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّهٗ دِيْنُكُمْ۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دیکھ لو۔ کہ تم حدیث کس سے لے رہے ہو۔ بیشک حدیث تمہارا دین ہے" یہاں حدیث کو دین کہا گیا ہے، ثابت ہوا۔ کہ حدیث بھی دین ہو کر منزل من اللہ ہوئی۔ پس قرآن اور حدیث دونوں تساوی ہوئے

حضرت امام شافعیؒ ارشاد فرماتے ہیں :۔

انہ لم یسن شیأً الا بامر وھو علے وجھین اما بوحی یتلی علی الناس او اما برسالۃ عن اللہ ان افعل کذا قول اللہ تعالیٰ " وَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ " فالکتاب ما یتلی والحکمۃ السنۃ وھو ما جآء عن اللہ بغیر تلاوتہ ویؤید ذالک فی قصۃ العسیف لاقضین بینکما بکتاب اللہ ای بوحیہ۔ (از فتح الباری)

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے امر کے شرعی فیصلہ صادر نہیں فرمایا۔ اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملا ہے۔ یا بذریعہ وحی کے جو لوگوں پر تلاوت کی جاتی ہے، (وحی متلو)۔ یا بذریعہ وحی غیر متلو۔ جیسا اللہ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے تم پر (اے میرے پیارے رسولؐ) کتاب اور حکمت اتاری ہے" کتاب سے مراد وحی متلو ہے۔ اور حکمت سے مراد وحی غیر متلو ہے۔ (یعنی حدیث پاک) اور اس بات، کی تائید وہ مزدور کا قصہ ہے۔ جس نے اپنے مالک کی بیوی سے زنا کیا تھا۔ اور حضورؐ نے فرمایا تھا۔ کہ میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ یعنی اس کی وحی سے"

پھر جو حضور انورؐ نے فیصلہ صادر فرمایا۔ وہ قرآن میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ حدیث میں ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ " کتاب اللہ سے حضورؐ کا مطلب وحی غیر متلو تھی" یعنی حدیث کے فیصلے کو کتاب اللہ کا فیصلہ کہا۔ معلوم ہوا۔ کہ قرآن اور حدیث دونوں ہم پلہ[1] ہیں۔ اس لئے کہ دونوں وحی ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت امام الدنیا فی الحدیث باب باندھتے ہیں:۔

باب ما کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یسئل مما لم ینزل علیہ الوحی فیقول لا ادری اولم یجب حتی ینزل علیہ الوحی

---

[1] اس سے یہ مغالطہ نہ کھائیں کہ خدا اور رسولؐ دونوں ہم پلہ۔ برابر یا متساوی ہیں۔ ہرگز نہیں، اللہ معبود برحق، خالق اور رب العالمین ہے اور حضورؐ اللہ کے بندے مخلوق، مربوب بے شک رحمۃ للعالمین ہیں، ہاں حضورؐ کی حدیث اس لئے قرآن کے برابر ہے کہ وہ خدا کی وحی۔ اور نے قرآن کو حکم ہے۔ ایک ہی سرچشمہ کی دو نہریں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولم یقل برأی وقیاس لِقَوْلِهٖ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ۔

" رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی دینی امر پوچھا جاتا تو آپ اس وقت تک اپنی رائے قیاس سے اس کا جواب نہ دیتے۔ جب تک اس کے بارے میں آپ پر وحی نہ اتر آتی۔ یا خاموش رہتے یا فرماتے میں نہیں جانتا "

اس جگہ وحی سے مراد دونوں قسم کی وحی ہے۔ وحی کتابی یعنی وحیِ قرآن۔ یا وحی غیر کتابی یعنی حدیث۔ معلوم ہوا۔ تمام احادیث صحیحہ خدا کی وحی ہے۔ لاکھوں درود و سلام رحمت عالم پر کہ ہر دینی اور شرعی بات کا جواب وحی سے دیتے تھے۔ آیت اترتی۔ یا قلب اطہر پر القا ہوتا۔ کتنا مرتبہ ہے حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ کہ زبانِ اقدس متحرک بالوحی تھی۔ ؎

اَمَّا الْحَدِیْثُ فَلَا یَخْفیٰ جَلَالَتُهٗ
فَاِنَّهٗ مِنْ عُلُوْمِ الدِّیْنِ عُمَانٗ

" حدیث پاک کی بزرگی اور عظمت پوشیدہ نہیں، بیشک حدیث علومِ دین کا دریائے اعظم ہے "

عُمَانُ فَیْضٍ طَوِیْلُ الْبَاعِ مُکْرَمَۃٌ
فِیْهِ جُمَانٌ وَّ یَاقُوْتٌ وَّ مَرْجَانٗ

" یہ فیض کا دریا بزرگی میں بازوئے دراز رکھتا ہے۔ اس میں بیش قیمت موتی اور یاقوت اور مرجان ہیں "

مسند احمد اور طبرانی میں ہے:۔

عن جبیر بن مطعم ان رجلاً قال یا رسول اللہ ای

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البلدان احب الی اللہ و ابغض الیہ قال لآ ادری حتی اسئال جبرائیل فاتاہ جبرائیل وعند الطبرانی فی الاوسط فعرج الی السماء ثم اتاہ فاخبرہ ان احب البقاع الی اللہ المساجد وابغض البقاع الی اللہ الاسواق۔

"جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تعالےٰ کے نزدیک کونسی جگہ محبوب اور کونسی جگہ مبغوض ہے، آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا تاوقتیکہ جبریل سے نہ دریافت کرلوں۔ پس جبریل علیہ السلام آگئے۔ اور حضورؐ نے ان سے پوچھا۔ تو جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ پھر اللہ ربُّ العزت سے دریافت کر آئے۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو مسجدیں محبوب ہیں۔ اور بازار ناپسند ہیں"

ثابت ہُوا۔ کہ حضورؐ کی حدیث منجانب اللہ ہے۔ ؎

مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرائیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

ساری اُمت حدیث پر ایمان رکھتی ہے

گذشتہ صفحات میں آپ سینکڑوں دلائل قرآنی ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جن سے حدیث کا دین، ماخذ دین، اور جزو دین ہونا ثابت ہُوا ہے۔ تمام صحابہؓ۔ تابعینؒ۔ تبع تابعینؒ۔ محدثینؒ۔ مجتہدینؒ، ائمہ اربعہؒ، اولیاء اللہ۔ بزرگانِ دین۔ صوفیائے کرام۔ اور صلحائے امت، سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب حدیث نبوی اور سنت مصطفوی کو دین مانتے، اور اس پر عمل کرتے اور مدار نجات جانتے تھے۔ زندگی بھر حدیث و سنت کے چشمۂ صافی سے پیتے اور پلاتے رہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں وحی خفی کی اشاعت کی۔ اسی کے نور میں چلے۔ اور اللہ کا قرب پایا غرض ساری امت اجماعی طور پر حدیث کی حجیت کی قائل اور عامل چلی آتی ہے۔ اور اس وقت بھی تمام دنیائے اسلام حدیث و سنت کو دین مانتی ہے۔

کتاب و سنّت کے متعلق حضورؐ انور کے ارشادات

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رواہ مسلم)

”حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک تمام باتوں سے بہتر بات (THE BEST DISCOURSE) اللہ کی کتاب ہے، اور (کتاب اللہ پر عمل کرنے کے لئے) تمام راستوں سے بہتر راستہ (THE BEST GUIDANCE) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین وہ کام ہیں۔ جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ اور یاد رکھو۔ ہر بدعت (INNOVATION) گمراہی ہے“

قارئین کرام! نوٹ کریں۔ کہ حضورؐ نے قرآن پر عمل کرنے کے لئے اپنے راستے کو بہترین راستہ فرمایا ہے۔ اور حضورؐ کا یہ راستہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین ہے۔ شریعت ہے۔ امت کو چاہیئے۔ کہ وہ سنت اور حدیث پر عمل کر کے راہِ رسول پکڑے۔

رسول خدا کی نافرمانی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔ (رواه البخاری)

"حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری سب امت بہشت میں داخل ہوگی۔ سوائے اس کے کہ جس نے قبول نہ کیا۔ پوچھا گیا اور کس نے قبول نہ کیا۔ فرمایا۔ جس نے اطاعت کی میری داخل ہُوا بہشت میں۔ اور جس نے نافرمانی کی میری۔ پس تحقیق قبول نہ کیا۔"

اس حدیث میں حضور انورؐ نے اپنی اطاعت کو موجب بہشت فرمایا۔ ہے۔ اور اپنی نافرمانی کو اپنا انکار بتایا ہے۔ منکرینِ حدیث اطاعتِ رسول کا انکار کرتے ہیں۔ جس کا انجام نہایت بُرا ہے۔ اور انکارِ حدیث سے رسول کو قبول نہ کرنا بھی لازم آتا ہے۔ امام وقت کو رسول کا بدل بنانے والے غور کریں۔

رسولِ خدا بارانِ ہدایت تھے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَیْثِ الْكَثِیْرِ۔ (بخاری۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابی موسٰی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مثال اس چیز کی کہ بھیجا مجھ کو اللہ نے ساتھ اس کے ہدایت اور علم سے مانند مثال مینہ کثیر ہے"

اس حدیث سے معلوم ہُوا۔ کہ حضور انور ؐ بارانِ علم و ہدایت تھے، یعنی جس طرح آسمان سے مینہ برستا ہے۔ بالکل اسی طرح ہدایتؐ خداوندی اور علم الٰہی کی بارش تھے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ جب آسمان سے بارش نہیں ہوتی۔ تو زمین خشک ہو جاتی ہے۔ کھیتی باڑی نہیں ہوتی۔ اور قحط پڑ جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر علم و ہدایت کا مینہ نہ برسے۔ تو دل کی زمین خشک، بنجر اور ویران ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دل کی کھیتی کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے انبیاء کو رشد و ہدایت کا مینہ بنا کر بھیجتا ہے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہدایت کا "غیث کثیر" (SHOWER OF RAIN) تھے۔ کہ سارا جہان سیراب ہو گیا اور سرزمینِ عرب بقعہ نور بن گئی۔ معلوم ہُوا۔ کہ قرآن سحابِ وحی (A CLOUD OF REVELATION.) ہے۔ اور رحمت للعالمین ؐ بارانِ ھدیٰ (RAIN OF GUIDANCE) ہیں۔ اگر حضور ؐ عمل کر کے نہ دکھاتے تو قرآنی احکام کا امتثال (COMPLIANCE WITH AN ORDER) کس طرح پورا ہوتا؟

سنّت کو زندہ کرنے کا ثواب

بلال بن حارث رضؓ مزنی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحْیٰ سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا ۔ (رواہ الترمذی)

"جس نے زندہ کیا (یعنی رواج دیا) میری سنت کو۔ ایسی سنت کہ چھوڑ دی گئی تھی میرے بعد۔ پس تحقیق اس کے لئے ثواب ہے مانند ان لوگوں کے کہ عمل کیا اس سنت پر"

حضورؐ کی سنت کو رواج دینے (TO REVIVE) کا اتنا ثواب اس لئے ہے۔ کہ سنت خدا کی وحی ہے۔ اور یہ وحی قرآنی وحی کی شارح ہے۔ سنت قرآن پر عمل کراتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرتِ انورؐ ارشاد فرماتے ہیں:۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

"جس نے دلیل پکڑی میری سنت کے ساتھ، نزدیک بگڑنے میری امت کے۔ پس اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔"

(مشکوٰۃ)

حضورِ انورؐ تو اپنی سنت اور حدیث کو زندہ کرنے، رواج دینے، اور محکم پکڑنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ لیکن افسوس منکرینِ حدیث سنت کو مٹانے اور اسے دین سے خارج کرنے کی تگ و دو کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ جب حدیث اور سنت نہ رہی۔ تو عمل بالقرآن کا نام و نشان نہ رہا۔

سنّت باعثِ جنّت ہے

حضرت ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ۔ (ترمذی)۔ "جس نے کھایا حلال اور عمل کیا میری سنت پر، اور اس میں رہے لوگ اس کی زیادتی سے۔ داخل ہو گا بہشت میں"

معلوم ہوا۔ کہ سنت پر عمل کرنا موجب بہشت ہے۔ اور حلال کھانا اور لوگوں کو ایذا نہ دینا۔ یہ بھی حضور انورؐ کی فرمانبرداری ہے۔

سرورِ عالم امت کو دو چیزیں دے گئے ہیں

وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ ط (رواہ فی الموطا)

"مالک بن انسؓ نے بطریق ارسال روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک ان دونوں کو پکڑے رہو گے۔ ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت"

قارئینِ کرام! یاد رکھیں۔ کہ رسولِ خدا امت کو دو چیزیں دے گئے ہیں۔ کتاب اور سنت۔ پس دونوں چیزوں کو دین اور شریعت جانو۔ اور قرآن پر سنت کے مطابق عمل کرو۔

جھوٹی حدیث بنانے کی سزا

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ط (بخاری شریف)

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بنائے مجھ پر اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل خدا کی وحی ہے حجت ہے۔ دین ہے۔ اس لئے جھوٹی بات حضورؐ کے ذمہ لگانی موجب جہنم قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ اس طرح غیر نبی کی بات حجت اور دین بن جاتی ہے۔ جو نہیں بننی چاہیئے۔

حضورؐ کی اس تخویف (THREAT) نے صحابہؓ۔ تابعینؒ۔ اور تبع تابعینؒ کو لرزہ براندام کر دیا۔ اور وہ حدیث بیان کرتے وقت پھونک پھونک کر قدم رکھتے تھے۔ ڈرتے۔ لرزتے۔ نہایت احتیاط۔ از حد ثقاہت۔ پختہ سند اور پوری ذمہ داری سے روایت کرتے تھے۔ رجال اور اسانید کے دفاتر راویوں ہی کی زندگیاں بننے اور چھاننے کے لئے مدوّن ہوئے۔ اور ہر روایت کی بال کی کھال اتار کر رکھ دی گئی۔ اور روایتوں کی درجہ بندی کر دی گئی۔ اور موضوعات کے جعلی سکوں کو "اشرفیوں" سے جدا کر کے پھینک دیا گیا۔ ہر راوی حدیث اور محدّث کے سامنے حضور انورؐ کا مذکورہ انتباہ ہمیشہ پیشِ نظر رہا۔ کہ جس نے مَن کی جعل سازی (FABRICATION) عمداً رحمتِ عالمؐ کے ذمہ لگائی۔ وہ اپنی جگہ آگ میں تلاش کرے۔

احادیث کی تبلیغ کا ارشاد

احادیث قرآن کی تشریح ہیں۔ قرآن پر عمل کرنا سکھاتی ہیں۔ اور قرآن کے علاوہ بیشمار مسائل دینیہ پر مشتمل ہیں۔ دین اور حجت ہیں۔ خدا کی غیر کتابی وحی ہیں اس لئے ان کی تبلیغ اور اشاعت نہایت اہم اور ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔" پہنچاؤ میری طرف سے۔ اگرچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ایک آیت " (بخاری شریف)

"CIRCULATE FROM ME THOUGH A SENTENCE."

ارشاد نبوی کی حجیت اور اہمیت اس وجہ سے ہے۔ کہ اگر کسی کو حضورؐ کی ایک حدیث بھی یاد ہو۔ تو اس کو آگے پہنچا دینا چاہیئے۔ تاکہ سننے والے اس پر عمل کریں۔ اور اس کی مزید اشاعت کریں۔ اور اس طرح رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی شمعیں فروزاں رہیں۔ حضورؐ نے احادیث کی تبلیغ کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا دی ہے۔

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْأً فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہرا بھرا رکھے اس شخص کو کہ سنا مجھ سے کچھ (حدیث شریف) پھر پہنچایا اس کو (دوسروں تک) جیسا کہ سنا ہے"

گویا حضور انورؐ نے حدیثوں کے سننے اور ان کی تبلیغ کرنے والوں کو تروتازہ اور ہرا بھرا رہنے کی دعا دی ہے۔

سنت سے محبت کریں

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:-

يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ وَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَ ذَالِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَ مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۔ (ترمذی شریف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت للعالمینؐ نے فرمایا

"اے میرے بیٹے! اگر قدرت رکھتا ہے تو اس کی۔ کہ صبح کرے اور شام کرے۔ اور نہ ہو تیرے دل میں کینہ کسی کے لئے۔ پس کر تو! پھر فرمایا۔ اے میرے بیٹے! اور یہ (جو) سنت ہے میری' اور جس نے دوست رکھا میری سنت کو، بیشک دوست رکھا مجھ کو، اور جس نے دوست رکھا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ بہشت میں۔"

قارئین کرام! حضور انورؐ کی سنتوں کو دوست رکھو۔ ان سے محبت کرو۔ اور ان کو دین اور حجت مان کر ان پر عمل کرو۔ قیامت کو رسولِ رحمتؐ کا ساتھ نصیب ہوگا۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلق مسلمان کے ساتھ ایمانیات سے ہے۔ اور یہ تعلق اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ مسلمان حضور انورؐ کی سیرت و کردار، اور اقوال و افعال کو اپنا کر زندگی بھر ان پر عمل کرتا رہے۔ اگر ہم حضورؐ کی باتوں، عادتوں، اور کاموں کو بھلا دیں تو آپؐ سے ہماری محبت اور اطاعت جاتی رہے گی۔ اور جب محبت اور اطاعت گئی۔ تو ایمان بھی رخصت ہو گیا۔ اسی لئے مذکورہ حدیث میں حضور انورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جس نے مجھ سے محبت کی۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اور محبت کے معنیٰ بھی حضورؐ نے بتا دیئے۔ کہ میری سنت سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص حضورؐ کی سنت اور حدیث کو دوست نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا۔ وہ حضورؐ سے محبت نہیں کرتا۔ اور جو سنت اور حدیث کو دین سے خارج قرار دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کو حدیث اور سنت سے متنفر کرتا ہے۔ اس کا انسانیت کے محسن اعظم محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق واسطہ رہا۔ پھر جو مسلمان ایسے شخص کا لیکچر سنیں گے۔ اس کی کتابیں پڑھیں گے انہیں حضور انورؐ سے بعد اور دوری ہی حاصل ہوگی۔ حضورؐ کی محبت، اطاعت، اور فرماں برداری نصیب نہیں ہوسکتی۔ قرآن نے بار بار حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، محبت، اور اتباع پر زور دیا ہے۔ بلکہ مسلمان لئے ایمان، اسلام اور نجات کا دار و مدار ہی پیروی رسولؐ پر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ احکام خداوندی کی تعمیل بھی طریقہ محمدی کے مطابق چاہی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ فَإِنَّهَا شَارِحَةٌ لِلْقُرْآنِ وَمُوضِحَةٌ لَهُ۔ سنت اور حدیث کو لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ قرآن کی شرح اور وضاحت کرنے والی ہے۔"

مقامِ سنت

حضرت امام شوکانیؒ سنت کا مقام بیان کرتے ہیں،

والحاصل ان ثبوت حجية السنة المطهرة واستقلالها بتشريع الاحكام ضرورية دينية ولا يخالف فى ذالك الا من لاحظ له فى دين الاسلام ۔

(ارشاد الفحول) "الحاصل سنت مطہرہ کا حجت ہونا اور احکام تشریعی میں اس کا مستقل مقام ہونا ضروری اور دینی امر ہے۔ اور اس سنت پاک کی وہی شخص مخالفت کریگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو دین اسلام سے کچھ حصہ نہ ملا ہو۔"

اعلم انه قد اتفق من یعتد به من اهل العلم علی ان السنة مستقلة بتشریع الاحکام وانها کالقرآن فی تحلیل الحلال والحرام ط (ارشاد الفحول)

"یاد رکھو۔ کہ علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب اس پر متفق ہیں۔ کہ تشریعی احکام میں سنت پاک کی مستقل حیثیت ہے۔ اور قرآن ہی کی مانند حلال اور حرام کرتی ہے۔"

مسلمان بھائیو! اس شخص سے بچو۔ جو آپ کو سنت رسولؐ سے نفرت دلائے۔ کیا وہ آپ کا خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ جو آپ کو دین سے برگشتہ کرتا ہے؟ سنت اور حدیث دین ہی تو ہے۔ دیکھئے! حضرت امام سیوطیؒ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل کی شرعی حیثیت کیسے بیان کرتے ہیں۔

فاعلموا ارحمکم الله ان من انکر کون حدیث النبی صلے الله علیه وسلم قولا کان او فعلا بشرط المعروف فی الاصول حجة کفر وخرج عن دائرة الاسلام وحشر مع الیهود والنصاری او مع من شاء الله من فرق الکفرة

(مفتاح الجنة فی الاحتجاج بالسنة)

"خوب جان لو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ کہ جو شخص حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی یا فعلی صحیح ثابت شدہ حدیث (سنت) کے حجت ہونے کا انکار کرے۔ وہ کافر ہو گیا۔ دائرہ اسلام سے نکل گیا۔ اور کافر و ضال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقوں اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔"

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد منکر سنت وحدیث کے حق میں بالکل بجا ہے۔ کیونکہ جو شخص ابن اسریٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو حجت نہیں مانتا۔ اس نے آپ کی رسالت کو کیا مانا؟

مفتاح الجنۃ میں حضرت امام شافعیؒ کا ایک نصیحت آموز واقعہ لکھا ہے۔ بغور ملاحظہ فرمائیں۔

روی الامام الشافعیؒ حدیثاً و قال انہ صحیح فقال قائل اتقول بہ یا ابا عبد اللہ فاضطرب وقال یا ھذا ارأیتنی نصرانیا ارأیتنی خارجا من کنیسۃ ارأیت فی وسطی زناراً اروی حدیثاً عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا اقول بہ (مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ)

"ایک دن مجلس میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی۔ تو سامعین میں سے ایک آدمی نے کہا۔ کیا آپ بھی اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت امام شافعیؒ لرز گئے اور ارشاد فرمایا۔ اے شخص! کیا تم مجھے عیسائی سمجھتے ہو۔ کیا میں کسی گرجے سے نکل کر آیا ہوں؟ کیا میں زنّاری ہوں؟۔ کہ حدیث بیان کروں میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ اور اس کے مطابق فتویٰ نہ دوں۔"

خدا بے شمار رحمتیں نازل کرے حضرت امام شافعیؒ پر۔ کہ کتنی قدر د

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزلت تھی۔ ان کے دل میں سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ایسے ہی ہر مسلمان کے دل میں حدیث مصطفوی کی محبت اور حجیت جاگزین ہونی چاہیئے۔ کہ ایمان بالرسالت کے یہی معنی ہیں۔ سہ

مُحمّدٌ عربی رحمتِ تمام و کمال
کہ شرق و غرب میں جاری ہے جن کا فیض عمیم
وہ رازدارِ عمل واقفِ رموزِ حیات
جھکا ہوا ہے خرد کا جدھر سرِ تسلیم

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔ آپ قرآن اور حدیث کو توام (A TWIN) بتاتے ہیں۔

وَالسَّلَامَةُ مَعَ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ الْهَلَاكُ مَعَ غَيْرِهِمَا بِهِمَا يَرْتَقِي الْعَبْدُ إِلَى حَالَةِ الْوَلَايَةِ وَالْبَدَلِيَّةِ ۔ (فتوح الغیب)

" خبردار! سلامتی (ایمان کی) صرف کتاب و سنت پر عمل کرنے میں ہے۔ اور ان دونوں کے سوا کسی اور چیز پر عمل کرنے میں بربادی اور ہلاکت ہے (یاد رکھو) اولیاء اللہ اور ابدال بننے کے مرتبے صرف کتاب و سنت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں "

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ إِمَامًا لَكَ وَانْظُرْ فِيهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَ تَدَبُّرٍ وَّ اعْمَلْ بِهِمَا ۔ (فتوح الغیب) ـــ" اور صرف کتاب و سنت کو اپنا امام بنا۔ اور غور اور تدبر سے ان دونوں کو پڑھا کر "

لَيْسَ لَنَا نَبِيٌّ غَيْرُهُ فَنَتَّبِعَهُ وَ لَا كِتَابٌ غَيْرُ الْقُرْآنِ نَعْمَلُ بِهِ فَلَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا فَتُهْلِكَ فَيُضِلُّكَ هَوَاكَ وَالشَّيْطَانُ ۔ (فتوح الغیب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمارا کوئی نبی نہیں۔ جس کی ہم اتّباع کریں۔ سوائے قرآن کے ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں۔ جس پر ہم عمل کریں۔ (خبردار!) اگر تو نے کتاب وسنت کے سوا کسی اور چیز کی طرف رخ کیا۔ تو برباد اور ہلاک ہو جائے گا۔ خواہش نفس اور شیطان تجھے ہلاک کر دیں گے۔"

ہزاروں رحمتیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر کہ انہوں نے مسلمانوں کو کیسی نورانی تعلیم دی ہے۔ آپ نے صرف اکیلے قرآن کا ذکر نہیں کیا بلکہ ہر بار قرآن کے ساتھ سنت کو لازم قرار دیا ہے۔ کیونکہ سنت کی روشنی کے بغیر مسلمان ایک قدم نہیں چل سکتا۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے فَنَتَّبِعَہٗ فرما کر رسول امی امین اسریٰ کے اتباع کو حجت ثابت کیا ہے بھلا کوئی مسلمان اتباع رسالت مآبؐ کے بغیر دین اسلام پر چل ہی کیسے سکتا ہے؟ آج تک ساری امت سنت کے نور ہی میں گام فرسا ہو کر منزل مقصود کو پہنچی ہے۔ جس نے بھی سنت سے بے اعتنائی برت کر سطر قرآن کو چلیپا بنایا۔ وہ خسران مبین کے گڑھے میں گر گیا۔ ولنعم ما قیل۔ ؎

وَمَا النُّوْرُ اِلَّا فِی الْحَدِیْثِ وَاَھْلِہٖ
اِذَا مَا دَجَی اللَّیْلُ الْبَھِیْمُ وَاَظْلَمَا

"اور نور تو بس سنت خیر الوریٰ میں اور سنت والوں پر ہے۔ باقی جہان میں ایسا اندھیرا ہے۔ جیسے شب یلدا کی ظلمت!"

وَ مَنْ تَرَکَ الْاٰثَارَ ضَلَّلَ سَعْیَہٗ ا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهَلْ يَتْرُكُ الْآثَارَ مَنْ كَانَ مُسْلِمًا

"اور جس نے احادیث کو چھوڑا۔ اس نے اپنے سب اعمال برباد کر دیئے۔ اور کیا کوئی حدیثوں کو چھوڑ سکتا ہے 'مسلمان' ہو کر"

حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:۔

اِتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلَى الْإِيمَانِ بِالْقُرْآنِ وَبِالْأَحَادِيثِ الَّتِي جَاءَ بِهَا الثِّقَاتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

"مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام علماء و فقہاء (یعنی روئے زمین کے ائمہ اسلام) قرآن مجید اور ثابت شدہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں"

قارئین کرام غور کریں۔ کہ حضورؐ کی سنت اور حدیث کے ماخذ دین ہونے پر ہر زمانے کے علماء اور ائمہ ایمان رکھتے آئے ہیں۔ اور سنت سے لاپروا ہو کر کسی نے قرآن کی نہ تشریح کی ہے۔ اور نہ اپنی اپنی رائے سے اس پر عمل کیا ہے۔ بلکہ سب نے سنت کی روشنی میں ہی کتاب اللہ کی تعمیل کی ہے۔ سہ

لَا تَرْغَبَنَّ عَنِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ
فَالرَّأْيُ لَيْلٌ وَالْحَدِيثُ نَهَارٌ

"حدیث اور حدیث والوں سے منہ نہ موڑ (منکر حدیث نہ بن) کیونکہ رائے رات ہے۔ اور حدیث دن ہے"

بے شک جو کوئی اپنی رائے سے قرآن کے معنی اور تفسیر کرتا ہے۔ اس کو ظلمت ہی ظلمت حاصل ہوتی ہے۔ اور سنت کی تشریح کتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتاب نصف النہار ہے۔ امتی کی بات اور رسولِ رب العالمین کی بات میں دن اور رات کا فرق ہے۔ اور امتی بھی وہ جس نے دنیا میں آنے کا واحد مقصد مخالفتِ سنت سمجھ رکھا ہو۔ جس کا محبوب مشغلہ شقاقِ حدیث ہو۔ سہ

جگا سکی نہ تجھے اے رہینِ خوابِ گراں ❊ چمن فروز بہاروں کی نغمہ پیرائی
مٹا سکی نہ تری روح کی جبیں کی شکن ❊ فروغِ ماہ میں لیلائے شب کی رعنائی

مسلمان بھائیو! ان مارِ آستینوں سے آگاہ رہو۔ کہ جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قرآن کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ تعلیماتِ اسلام سے ناواقف خالی الذہن سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اسلام کا سستا ایڈیشن پیش کرتے ہیں۔ جس کی فریب زا گیٹ اپ (GET UP) دیکھ کر نو تعلیم یافتہ مسلمان، اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پھر جب اس ماڈرن اور چیپ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اسلام اور قرآن کی قبا کو چاک شدہ، دہریت نوازی اور نفس پرستی کے بہت پر راست پاتے ہیں۔ تو سستے اسلام کو خرید کر قرآن کا مسلمان بن جاتے ہیں۔ سہ

حدیثِ دیں کو بازیچہ ادب نہ بنا ❊ کلامِ حق کو دلی جو مٹی کا سبب نہ بنا
وہیں و عقل سے انکار کے بت تراش ❊ ہوائے نفس کی لذت کو اپنا رب نہ بنا
ادب کی آڑ میں دے کر پیام گمراہی ❊ تمام دہر کو بوجہل و بولہب نہ بنا

رہا بھلا تقا ہوئی [illegible]

جب محبت، وارفتگی اور اطاعت کی جگہ راستی مصلحت کوشی اور حیلہ جوئی لے لیتی ہے، تو فریب خوردہ انسان اپنے باطل دعاوی کو ثابت کرنے کے لئے رکیک اور لا یعنی تاویلات سے قرآن کو پاژند بنا دیتا ہے [illegible] کی حقیقت عقل و فلسفہ کی بھول بھلیوں میں کھو جاتی [illegible] کی طرح نغمہ رفتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوائے نفس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ظاہری طور پر دین کا نام برائے نام رہ جاتا ہے، اندرونِ خانہ خواہش نفس کار فرما ہوتی ہے۔ بنی اسرائیل کی ذلت، مسکنت اور ہلاکت کا باعث بھی یہی بات تھی۔ کہ وحی الٰہی کی سنت موسویؑ سے ہٹ کر نفسانی خواہشات کی سطح پر لے آئے تھے۔ انہوں نے تورات کو ہوائے نفس کے قالب میں ڈھال کر دین کو محرف مبدل کر دیا تھا۔

از بس کہ دین اسلام ابدی دین ہے۔ اور اس کی حفاظت خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اس لئے اس نے سنت نبوی اور حدیثِ مصطفویؐ کی آہنی دیوار سے ان سب چور دروازوں کو بند کر دیا ہے۔ جو انکارِ حدیث کے فتنے نے نکالے ہیں۔

نسخۂ کیمیا

ہم قارئین کرام کو ایک بار پھر کتاب کے مقصد اور لب لباب، کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ ایک ہی بات کو بار بار دہرانا اچھا نہیں ہوتا۔ گزارش ہے کہ ہم نے اپنے دعوے (کہ حدیث اور سنت دین ہے۔ اور اس کے انکار سے نجات نہیں) کو ثابت کرنے کے لئے قرآن سے بہت سی آیات پیش کی ہیں۔ جن سے انکارِ حدیث کا بار بار قلع قمع ہوا ہے۔ اگر قارئین کرام کے خاطر عاطر پر کتاب کی طوالت وضخامت اور تکرار گراں گزرے تو وہ یہ سمجھیں، کہ خدا تعالیٰ کا قرآن میں ایک بار ہی اقیموا الصلوٰۃ (نماز قائم کرو) کا حکم دینا کافی تھا۔ لیکن علام الغیوب نے سات سو بار سے زیادہ مرتبہ اقیموا الصلوٰۃ کا تکرار کیا ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت صرف ایک ہی بار کے حکم اٰتوا الزکوٰۃ سے ثابت ہو جاتی ہے۔ لیکن ربّ العزت نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتو الزکوٰۃ بیاسی ۸۲ مرتبہ فرمایا ہے، غرض ہم نے سنت اور حدیث کو دین اسلام ثابت کرنے کے لئے قرآن ہی سے دلائل پیش کئے ہیں۔ اور بیشک بار بار پیش کئے ہیں۔ اس لئے کہ خدا نے بھی بار بار دہرائے ہیں۔ اطیعوا الرسول اطیعوا الرسول

اب کتاب کے حرف آخر سے یہ بات کالنقش فی الحجر کریں۔ کہ قرآن مجید نسخہ کیمیا ہے۔ جو مس خام کو کندن بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے رحمت عالم پر نازل فرمایا۔ جیساکہ مولانا حالی نے فرمایا ہے۔ ؎

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا ٭ اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا ٭ کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

حضور انورؐ نے یہ نسخہ کیمیا لوگوں پر استعمال کیا۔ اور ان کے اعمال کا مس خام سونا بن گیا۔ قرآن کہتا ہے:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ۴ ع ۸)

"بیشک خدا تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب بھیجا ان میں رسول ان (کی جنس) میں سے، پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور بیشک (وہ) اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔"

اس آیت میں نسخہ کیمیا کی ترکیب استعمال کا ہی ذکر ہے۔ کہ حضور اکرمؐ نے قرآنی اصولوں کو اپنے عمل کی جزئیات سے سمجھایا۔ اور ان پر عمل کرایا۔ غور کریں۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ۔ پڑھتا ہے ان پر کتاب۔ یعنی احکام الٰہی۔ یہ تلاوت قرآن ہے۔ آگے فرمایا۔ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ۔ رسول سکھاتا ہے ان کو کتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ تعلیم ہی نسخۂ کیمیا کی ترکیب استعمال ہے۔
وَالْحِكْمَةَ۔ اور رسول کتاب کی حکمت بھی سکھاتا ہے۔ یعنی اس کی فلاسفی
بتاتا ہے۔ وَيُزَكِّيهِمْ۔ اور رسول ان کو (عقائد و اعمال کی نجاست سے)
پاک کرتا ہے۔ یعنی کتاب پر عمل کرنے کا طریق بتاتا ہے۔ پھر جب وہ لوگ
بہ طریق رسول قرآن پر عمل کرتے ہیں۔ تو پاک ہو جاتے ہیں۔ ان کا دل
صیقل، روح مجلا اور سینہ منور ہو جاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ كُنْتُمْ عَلٰى
شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ وہ لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، فَاَنْقَذَكُمْ
مِّنْهَا۔ پھر وہ (تعلیم رسول پر عمل کر کے) نجات پا گئے۔

آپ جانتے ہیں۔ کہ جسم انسانی کی صحت کے لئے انٹی بائیوٹک ڈرگز ہیں۔
مثلاً پینی سلین۔ آریومائی سین۔ ٹیرامائی سین۔ سٹرپٹومائی سین وغیرہ۔
ان کا استعمال موجد کی ہدایات کے مطابق کرتے ہیں۔ تو فائدہ ہوتا ہے۔ ہر
کہ و مہ اپنی مرضی سے بغیر ہدایاتِ موجد، ان کا استعمال نہیں کر سکتا۔
اگر کرے گا۔ تو نقصان اٹھائے گا۔

انجکشن ہی کو لیجئے۔ کہ یہ تین طرح لگایا جاتا ہے۔ وریدی۔ عضلی، اور
جلدی۔ اب اگر جلدی کو وریدی یا وریدی کو عضلی لگایا جائے۔ تو روٹ
(ROUT) کے بدلنے سے خطرناک جانی نقصان ہوگا۔ کیونکہ موجد کی ہدایات کی
پابندی سے لاپروا ہو کر اپنی مرضی کی ہے۔ اسی طرح عام جادو اثر ادویہ —
مینتھول۔ تھائی مول۔ مارفیا۔ سٹرکنیا۔ کونین۔ کیفین۔ ایسپا ٹرین، انٹی
پائیرین۔ کلورل۔ کوکین۔ سینٹونین۔ کالوسینتھ۔ سکھونیم۔ ایسڈ آرسنک۔
فاسفورس۔ پوٹاشیم برومائیڈ وغیرہ۔ ہزاروں تیر بہدف ادویہ کو اگر مقررہ مقدار
سے حسب ہدایت استعمال نہ کیا جائے۔ تو یہ شفائیات مرگ مفاجات ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی۔ ایسے ہی سلفاتی علاج کی ادویہ اور انٹی بائیوٹک ڈرگز کے کامیاب نتائج اہل فن کی ہدایت پر موقوف ہیں۔

پھر آج اگر کوئی منکرِ حدیث و سنت یہ کہتا ہے۔ کہ نسخۂ کیمیا کی ترکیب استعمال صاحبِ نسخہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ لو۔ بلکہ مجھ سے لو۔ یا مرکز ملت سے لو۔ تو اس کو کہئیے۔ کہ قرآن پر طبع آزمائی کرنے سے پہلے۔ انسانوں کے علموں، فنوں، طبوں۔ اور بے شمار تحقیقوں، دریافتوں، اور ایجادوں میں داخل دو۔ اور کہو کہ سنکھیا بڑی طاقتور چیز ہے۔ بدنی طاقت کے لئے ۶ ماشہ باریک پیس کر صبح نہار منہ آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھایا کرو۔ (کہ آنتیں کٹ جائیں)

تقویت اعصاب کے لئے اذاراقی (کچلہ) نو ماشہ برادہ کر کے چینی میں ملا کر سوتے وقت استعمال کیا کرو۔ (کہ رات قبر میں آئے)۔

www.KitaboSunnat.com

جوڑوں کے درد کے لئے بیش (میٹھا تیلیہ) چھ ماشے پیس کر حلوے میں ملا کر کھاؤ۔ (کہ خودکشی کی موت مرو)۔

مارفیا انجکشن زیر جلد لگانے کی بجائے ورید میں لگاؤ۔ (کہ دوسرا سانس نہ آئے)۔

N.A.B. کا انجکشن ورید کی بجائے زیر جلد لگاؤ۔ (کہ موت کا مزا چکھو)۔

قارئین کرام! خبردار رہیں۔ کہ اگر بالفرض کوئی منکرِ حدیث ائمہ تحقیق و دریافت کی ہدایات سے لاپروا ہو کر مذکورہ نسخوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی رائے سے استعمال کرائے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ تو آپ ہرگز اس کے کہنے پر عمل نہ کریں۔ کہ ہلاکت جان یقینی ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی یاد رکھیں۔ کہ نسخۂ کیمیا قرآن مجید جو منزّل من اللہ ہے۔ اس کا طریق استعمال حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی خدا کے بتانے سے جانتے ہیں۔ اور حضورؐ نے وہ طریقہ امت کو بتا دیا ہے۔ اب جو شخص حضور انورؐ کا طریقۂ عمل چھوڑ کر منکرِ حدیث کا طریقہ استعمال کریگا وہ ضرور ضرور "ہلاک" ہو جائے گا۔

بر عیارِ مصطفٰےؐ خود را زند

آپ اس کتاب میں حدیثِ مصطفٰےؐ کی حجیت، اہمیت اور اس کی استجابت کے متعلق قرآنی دلائل کثرت سے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ہماری پُر خلوص گزارش ہے۔ کہ فتنۂ انکارِ حدیث کے بلا ہل سے اپنے ایمان کو بچائیں۔ حدیث کو حجت اور دین مانیں۔ فرمانِ مصطفٰےؐ کو زندگی کا معیار بنائیں۔ احکام قرآنی اسوۂ رسولؐ کی روشنی میں بجا لائیں اور محبتِ خیر الوریٰؐ اور اطاعتِ مصطفٰےؐ کو زادِ راہ بنائیں ؎

ہر کہ عشقِ مصطفٰےؐ سامانِ اوست ❊ بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ رَبُّنَا ... مرکِتَابِہٖ وَ اَمَرَ اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ وَیُسَلِّمْ ... وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ ... ہِمْ وَ مَا جَرَتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالُ الْکَرَمِ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَ شَرَّفَ وَ کَرَّمَ ۝

06968

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیفات جن کا ہر گھر میں ہونا از حد ضروری ہے

ناشر نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور (۲) فون ۲۲۱۸۶۵

صلوٰۃ الرسول — جمال مصطفٰے — انوار التوحید — ریاض الاخلاق

سبیل المؤمنین — خطبہ رحمۃ للعالمین — ضرب حدیث — اعجاز حدیث

قرآنی شمعیں — اصلاح معاشرہ — سفر آخرت — عالم مجتبٰے

سبیل الرسول — ضرب الرسول — حج مسنون — رحمت عالم

انوار الزکوٰۃ — صد احادیث — تجلیات رمضان — تجلیات مصطفٰے

سرور دو عالم کا — شان المؤمنین — ساقی کوثر — نماز جنازہ

بستان الاربعین — مقام والدین — بیاض الاربعین — قندیل حج

ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی — نماز مقبول — مرآۃ النساء — قرآنی احکام

اپنے شہر کے ہر تاجر کتب سے طلب فرمائیں۔

NUMANI KUTAB KHANA

URDU BAZAR LAHORE

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ